

U.0443

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ

الْبَيِّنَات

اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کے واضح احکام

کے باوجود اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے

قرآن حکیم ۳ : ۱۱

(الف)

فہرست مضامین

شمارہ	مضمون	صفحہ	شمارہ	مضمون	صفحہ
۱۰۱	غیر مسلم اقوام			اَلْ-اِصْبَاح	
۱۰۲	طریق عبادت کا اختلاف	۹		۱	
۱۰۵	انبیاء مختلف اقوام میں	۱۰		مذہبیات	
۱۰۶	انبیاء دنیا دار تھے	۱۱	۳۰	قرآن	۲
۱۰۷	عالم کون ہے؟	۱۲	۴۰	اللہ	۳
"	متقی کون ہے؟	۱۳	۶۳	قرآنی دعائیں	۴
۱۰۹	نقلی عالم - علمائے سوء	۱۴	۸۳	امثال قرآنی	۵
۱۱۰	تبلیغ	۱۵	۹۵	اسلام	۶
۱۱۱	توحید	۱۶	۹۸	مسلم	۷
"	اولیاء اللہ	۱۷	۱۰۱	مذہب عالم	۸

(ب)

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۱۳۱	ہر بات کے لئے ایک وقت	۲۷	۱۱۲	محبت الہی	۱۸
۱۳۲	صرف اللہ سے ڈرو	۲۸	۱۱۵	دنیا و آخرت	۱۹
"	غیر اللہ سے استمداد یا	۲۹	۱۱۸	دنیا و آخرت کی خوش حالی	۲۰
	اللہ کے سوا دوسرے مڑچاہنا		۱۲۰	دنیا و آخرت کا پیش خمیہ	۲۱
۱۳۴	منت	۳۰	۱۲۱	انسانی ذمہ داری	۲۲
"	تذرو نیاز		۱۲۲	اختیار انسانی	۲۳
۱۳۶	نجات	۳۱	۱۲۳	حوادث	۲۴
۱۳۷	مذہب میں سجدہ بالغہ	۳۲	"	مصائب	
"	نماز	۳۳	"	نفع و نقصان	
۱۳۸	صدقہ و خیرات	۳۴	۱۲۶	جبر	۲۵
۱۴۲	کس مسجد میں نہ جانا چاہئے	۳۵	"	تقدیر	
۱۴۳	عبرت و بصیرت	۳۶	۱۳۰	قانون الہی	۲۶

(ج)

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۱۷۰	کھانا پینا	۲	۱۵۴	نیک علی	۳۷
۱۷۵	قوتِ جمائی	۳	۱۵۶	بد عملی	۳۸
۱۷۸	نیند	۴	۱۵۸	موت	۳۹
"	لباس	۵	۱۵۹	عذابِ قبر	۴۰
۱۸۰	سویرے اٹھنا	۶	۱۶۱	دوبارہ پیدائش یا	۴۱
۱۸۱	معاشرت	۳	۱۶۲	قیامت	۴۲
۱۸۲	والدین	۱	"	شفاعت	۴۳
۱۸۳	اولاد	۲	"	پاداشِ عمل یا	۴۴
۱۸۸	عورت	۳	"	اچھے اور بُرے کام کا بدلہ	۴۵
"	میاں بیوی	۴	"	جسمانیات	۴۶
۱۹۳	رضاعت (بچے کو دودھ پلانا)	۴	۱۶۸	صفائی	۴۷

شماره	مضمون	صفحہ	شماره	مضمون	صفحہ
۵	زنا	۱۹۵	۷	خیانت	۲۲۱
۶	طلاق	۲۰۱	۸	امانت	۲۲۲
۷	عدت	۲۰۳	۹	نفع و نقصان	"
۸	پردہ	۲۰۶	۱۰	محنت و مشقت	۲۲۳
معاشیات			۵ اخلاقیات		
۱	مال و دولت	۲۱۰	۱	اعطائت حق	۲۲۵
۲	دولتمند	۲۱۳	۲	آزادی	"
۳	ہنگامی و فراخی	۲۱۴	۳	سچائی	۲۲۹
۴	تجارت - لین دین	۲۱۶	۴	اضاف	۲۳۰
۵	سود (بیاج)	۲۱۹	۵	ایفائے وعدہ	۲۳۲
۶	رشوت	۲۲۱	۶	بیعت	"

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۲۳۷	پیش بینی	۱۸	۲۳۳	درگزر	۷
"	امید و یاس	۱۹	۲۳۴	دشمن سے برتاؤ	۸
۲۳۹	احسابِ نفس	۲۰	۲۳۵	انکاری	۹
۲۵۰	الزام - بہتان	۲۱	۲۳۶	سادات	۱۰
"	جھوٹ	۲۲	۲۳۸	ایثار	۱۱
"	تذلیل	۲۳	"	توکل	۱۲
۲۵۲	جہالت	۲۴	۲۳۹	اطمینان - تسلی	۱۳
۲۵۴	نقصتِ بلاعل	۲۵	۲۴۰	سلام	۱۴
"	ہوادہوس	۲۶	۲۴۱	گنگو	۱۵
۲۵۶	کفرانِ نعت	۲۷	"	شیریں کلامی	
"	ناشکری		۲۴۳	چلنا پھرنا	۱۶
۲۵۸	چوری	۲۸	"	استقبال	۱۷

شماره	مضمون	صفحہ	شماره	مضمون	صفحہ
۲۹	تکبر	۲۶۰	۳۹	اخلاص	۲۶۰
	شیخی	"		جھگڑا	"
۳۰	عیب کی تلاش	۲۶۱	۶	اجتماعیات	
۳۱	بدگمانی	"		انسان کی پیدائش	۲۶۵
۳۲	غیبت	۲۶۲	۱	خاندانی شرافت	۲۶۷
۳۳	ظاہر خلاف باطن	"	۲	قوتِ انسانی	۲۶۸
۳۴	قناعتِ قلبِ رنگِ دل	۲۶۳	۳	انسانی کمزوری	۲۸۰
۳۵	ریا	۲۵۶	۴	تسلیم	۲۸۲
۳۶	خودکشی	۲۶۸	۵	علم و حکمت	۲۸۳
۳۷	حد سے بڑھ جانا	"	۶	شعر و شاعر	۲۸۸
۳۸	انصراف	"	۷	اتفاق و اتحاد	۲۶۹
	بخل		۸		

(نما)

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۳۰۰	باپ دادا کی پروردی	۲۱	۲۹۰	کس مجلس میں نہ جانا چاہئے	۹
۳۰۲	قومی تباہی	۲۲	۲۹۱	صُلحِ کل	۱۰
"	قومی ہلاکت	۲۳	"	اچھے کام میں مدد کرنا	۱۱
۳۰۴	سیاست	۲۴	۲۹۲	برے کام میں مدد کرنا	۱۲
"	سلطنت	۲۵	"	کامیابی	۱۳
۳۱۲	مشورہ	۲۶	۲۹۵	ناکامی	۱۴
۳۱۳	اپنی حفاظت	۲۷	۲۹۶	آدابِ مجلس	۱۵
"	تحقیقات	۲۸	۲۹۸	جادو	۱۶
۳۱۴	قوموں سے دوستی و دشمنی	۲۹	۲۹۹	غزت و ذلت	۱۷
۳۱۶	فتنہ و فساد	۳۰	"	نوکر	۱۸
۳۱۷	قصاص	۳۱	"	نوکر کی	۱۹
۳۱۹	خونِ ناحق	۳۲	۳۰۰	بُری رسم کی پابندی	۲۰

تفصیل
۱۹۵۹

۳۱۵

الْإِصْبَاحُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مسلمانوں کی شخصی و اجتماعی پستی اور کمزوری کے اسباب و
علل مدبرین عالم کے نزدیک جو کچھ ہیں ان کا حصر مجبلاً چند ہی
لفظوں میں کیا جاسکتا ہے اور وہ ”عالم آرا کتاب ہدایت“ کا
ترک ہے سلطنت عباسیہ کی تباہی، حکومت امویہ اندلس

کی بربادی ان کے علاوہ فاطمیہ، سلجوقیہ، ترکیہ، غزنویہ اور
 تیموریہ حکومتوں کا بساطِ عالم سے ایک ایک کر کے اٹھ جانا نتیجہ
 ہے اسی کتاب الہی کو معنادار عملاً چھوڑ دینے کا۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا
 اور رسول کہیں گے کہ اے پروردگار
 میری قوم نے اس قرآن کو
 ترک کر دیا۔

یہ موقع نہیں کہ تاریخی شواہد اس حقیقت کے اثبات میں
 پیش کئے جاسکیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء کا
 دقیقہ رس اور حقائق آشنا طبقہ، جو گوچند ہی نفوس پر مشتمل
 ہے، اس کا معترف کر چکا ہے۔ اور اس نے اپنی علمی کوششوں
 کا مرکز معارفِ قرآنی کی نشر و اشاعت کو قرار دے لیا ہے۔

اسلام کا عظیم اُشان نظریہ عالم گیر وحدت اور جہان آرا

یگانگت ہے۔ مرکزِ اجتماعی کی تعین اور ملتِ انسانیت کی تشکیل کے لئے جس طرح وحدتِ ایمانی اور وحدتِ علمی کے عناصر ضروری ہیں۔ اُسی طرح وحدتِ لسانی بھی لازمی ہے۔ ایک عالمگیر مذہب تھے لئے جس کے افراد ترک، ایرانی، المانی، یورپی، امریکی اور ہندی مختلف زبان اور ملک کے ہوں، کیا اس کی ضرورت نہیں کہ عقائد و اعمال میں وحدت و یکسانیت کے علاوہ زبان میں بھی ہو؟ تاکہ دنیا کے مختلف رنگ، نسل اور مرز و بوم کے باشندے رسمی وطنیت کے اعتبار سے کسی زبان کے بولنے والے ہوں، ایک مشترک زبان بھی جانتے ہوں جس کی بدولت وہ ایک عالمگیر انسانی قبیلہ میں رکنِ مفید کی حیثیت سے شرکت کر سکیں۔

فرض کیجئے کہ آج دنیا کے مسلمانوں کا ایک مرکزی اجتماع ہو، اس میں چینی، ترک، ایرانی، ہندی، عرب، افریقی، المانی غرضِ سطحِ ارضی کے مختلف خطوں کے مسلمان جمع ہوں۔

وہاں اصلاحِ تمدن و معاشرت کے مسائل درپیش ہوں، وقتی، ضروریات سے سب کو روشناس کرنا ہو، زمانہ کے حوادث اور خطرات کے مردانہ وار مقابلہ کے لئے تحریض و تحریک مقصود ہو، دل کی بیماریوں کے اسباب و علاج بتانے ہوں، تو ان مختلف زبان جاننے والے مسلمانوں کی اس مرکزی انجمن میں کون سی زبان استعمال کی جائے کہ سب سمجھ سکیں؟ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سچ بھی ایک رکن ہے، جس سے مقصدِ اعظمِ دنیا کے مسلمانوں کا سال میں ایک مرتبہ ایک مرکز پر جمع ہو کر وحدت، موافقہ، مساوات اور عالمگیر قومیت کے مظاہرہ کے علاوہ نظامِ عمل اور انضباطِ کار سے متعلق مشاورت بھی ہے اس کی تکمیل نہیں ہو سکتی جب تک وحدتِ لسانی کی روح افراد میں نہ ہو۔

حدیثِ پاک **كَلِّبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**

وَمُسْلِمَةٍ مِّنَ الْعِلْمِ كَ مَعْنٰی امتدادِ زمانہ سے آج بدل گئے ہوں تو اور بات ہے ورنہ العلم میں ال تعریفی و تخصیصی سے واضح طور پر مستنبط ہوتا ہے کہ یہ وہی العلم ہے جو قرآن حکیم میں کئی مقامات پر وارد ہوا ہے مثلاً

۱ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ
اَوْتُوْا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَاءَهُمْ الْعِلْمُ نَعْيًا
بَلٰیغُهُمْ (آل عمران - ع)

۲ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا
عَرَبِيًّا وَلَئِنْ اَتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ
هُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
مَا لِكَ مِنْ وَّلٰیٍّ وَّلَا دَیْقٍ
(الرعد - ع)

۱۔ اہل کتاب نے جو علم و حکمت ملنے کے باوجود اختلاف کیا اس کی وجہ ان کے آپس کی ضد اور سرکشی تھی۔

۲۔ اور اس طرح ہم نے عربی زبان میں علم و حکمت کی کتاب نازل کی، اگر تو نے اس علم کی موجودگی میں ان (گمراہوں) کی خواہشات کا خیال کیا تو یاد رکھنا کوئی مددگار اور بچانے والا نہ ہوگا۔

۳ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ | ۳۔ بلکہ وہ آیات بینات ہیں ان لوگوں
فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔

پس اَلْعِلْمُ سے مراد قرآن پاک کا علم ہے سنتہ اللہ
کا علم ہے، قانونِ فطرت کا بقدرِ ضرورت علم ہے عالمگیر تمدن و
توسیت کی بقا و تحفظ کا علم ہے۔ اور یہ اُس وقت تک حاصل نہیں
ہو سکتا جب تک عربی زبان نہ سیکھی جائے۔ اس کا سیکھنا کتاب اللہ
یعنی العلم سے باخبر ہونے کے لئے ہر فردِ مسلم پر فرض ہے
وہ عورت ہو خواہ مرد۔ نہ یہ کہ ریاضی، منطق، فلسفہ، نجوم، طبیعیات
کیمیا، نفسیات، فلاحات اور عمارت جیسے علوم کی تحصیل ”خیر
ضروری حد تک“ مرد و عورت پر فرض ہو۔ عورت اور مرد کے دو
مختلف الخواص عناصر سے پیکر انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ ایک
دل ہے دوسرا دماغ۔ دل اور دماغ دونوں کا ایک ہی قسم کے
کام پر متعین ہو جانا قانونِ فطرت کے منافی ہے۔ اور اگر ہو جائیں

تو کیا کمالات انسانی کی تکمیل ہو سکے گی؟ عورت اپنا کام کرے
 اور مرد اپنے فرائض ادا کرے مگر دونوں العلم یعنی قانونِ
 الہی، کتابِ الہی، قرآنِ مقدس اور عالمِ آراء اصولِ قدرت کا
 علم ضرور حاصل کریں کہ اسی سے انسانیت کی تکمیل ہوگی، شخصی و
 تمدنی زندگی بنے گی، اور حسن معاشرت کی ضیاء پاشی سے گھر روشن
 رہے گا، اور یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک عربی زبان
 کم از کم بقدر ضرورت نہ سیکھی جائے۔ جس طرح کسی مقدس فرض اور
 عظیم المرتبت مہم سرانجام دینے کے لئے اس کے وسائل و ابواب
 جو اختیار کرنے ہوتے ہیں، ان کا تقدس اور ان کی برتری
 بھی مسلم ہو جاتی ہے اسی طرح عربی زبان اس وجہ سے کہ اس میں
 اللہ کی کتاب نہ صرف عرب بلکہ دنیا کی عام ہدایت کے لئے
 نازل ہوئی ہے برتر اور مقدس ہے۔

پس اسلام میں عربی کی تحصیل ہر مسلم پر فرضِ اولین ہے۔

اسی کے ذریعہ سے وہ کتاب الہی کی مقدس تشریحات، توضیحات اور مطالب عالیہ تک پہنچ سکتا ہے اسی کے وسیلہ سے عالمگیر وحدت کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے قرآن ہی سے نماز و عبادت میں روحانی لذت و کیف کا حصول ممکن ہے۔ قرآن ہی سے ایمان و ایقان کی باطل شکن روح پیدا ہوتی ہے قرآن ہی سے طمانیت و مسرت کی جان فرما جو جس دل میں لہراتی ہیں۔ اس کے دل نشین طرزِ ادا و جد آفریں اسلوب بیان، کثیر المعنی اشارات، جامعیت مطالب، اعجازی توضیحات، تاریخی شواہد و نظائر اور جابجا مظاہرِ فطرت کی سحر شکن تضمین سے ذہن میں وسعت، خیالات میں رفعت، فکر میں تعمق، عقل میں پرواز، جذبات میں مہجان، بصارت میں حدت اور بصیرت میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔

ہماری بے بسی اور جمود کی یہ کیفیت ہے کہ سرکاری مدارس

سے قطع نظر آج وہ تعلیمی ادارے جہاں دینیات کا درس ہوتا ہے اور جہاں حدیث، فقہ، معانی اور منطق کی کتابیں پڑھا کر فضیلت و مولویت کی سند عطا کی جاتی ہے، وہاں بھی قرآن حکیم کی صحیح اور مکمل تعلیم کا کوئی مستقل اور قابل ذکر نظام نہیں۔ اور اگر کسی جگہ ہے تو ایسی شکل میں کہ قرآنی تعلیم کی حیثیت ضمنی اور فرعی ہو کر رہ گئی ہے۔

قریب قریب تمام مذاہب میں دنیا و آخرت دو جدا گانہ چیزیں قرار دی گئی ہیں۔ اس لئے ان کے افراد تحصیل علوم میں مذہبیات کو دنیاوی علوم سے ماورا کرکے چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں انسان کا ہر فعل و عمل خواہ وہ نفس و قویٰ سے متعلق ہو خواہ آفاق سے مذہب میں شامل ہے۔ اس لئے ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ کتاب الہی کو نصاب تعلیم میں مقدم رکھا جاتا اور دوسرے علوم کو موخر۔

ہمارے ملک میں پہلے یہ عام رسم تھی کہ بچے کی ابتدائی تعلیم مکتب میں تہران کریم سے ہوتی۔ ناظرہ خوانی کے بعد یا تو خط کراتے یا فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھائی جاتیں یا درس نظامی کے نصاب کی تکمیل کرائی جاتی۔ مگر جب سے سرکاری درس گاہیں کھل گئی ہیں تب سے ان مکاتب کو بھی زوال ہو گیا ہے۔ ان روز کے حقیقت ان مکاتب کا عدم اور وجود برابر ہے، کیونکہ اُس وقت جو کچھ پڑایا جاتا تھا اور اب بھی بعض مقامات پر جس طرح پڑھایا جاتا ہے شاید یہ کہنا بعید از حقیقت نہ ہو کہ غیر منہج یا زیادہ سے زیادہ بہت ہی کم نفع بخش ہے۔ کیونکہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالغنی مجددی، شاہ عبدالحق، شاہ عبدالحی علیم الرحمۃ جیسے متبحر، پاک طینت باخلاص اور روشن فہم علماء کی مسند درس خالی ہو گئی اور آج ان کے سچے جانشین اور صحیح قائم مقام چراغ تحقیق لے کر ڈھونڈنے سے بھی کسی گوشہ ملک میں نہیں

ملتے۔ اب بالعموم جس طرح قرآن پڑھایا جاتا ہے، اس سے کیا حاصل جبکہ پورا قرآن پڑھ چکنے کے بعد بھی پڑھنے والا یہ نہیں جانتا کہ زمین و آسمان کے با عظمت شہنشاہ کا یہ قانون کن احکام پر مشتمل ہے، اس میں ترقی کی کون سی شاہراہ دکھائی گئی ہے، اقبال داد بار دولت و مکت، غرت و ذلت اور رنج و مسرت کے اسباب کیا ہیں۔

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ	ان لوگوں کی مثال جن کو توریت پڑھائی
كُتِبَ لَهُمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْجَمَّارِ	لکھی ہے۔ اور وہ اس پر عمل نہیں کرتے
يَحْمِلُ اَسْفَارًا (جمہ - ع)	اس گدھے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں

قرآن کو فاتحہ کی مجلس اور نماز و وظائف میں پڑھ دینے سے ملن ہے حسن اعتماد کی بنا پر کچھ اجرت مل جائے۔ مگر حسن عمل کا ہنگامہ آفریں جذبہ اور حیاتِ طیبہ کی معشر خیز تڑپ تو قرآنِ مقدس کی معنی خیز تریل و تلاوت ہی سے متعلق ہے۔

خرقہ از مصحف اگر سازم مسلمان نیستم

جب تک نظام تعلیم تاثر حکومت کے قبضہ اختیار میں رہا ہمارے علمائے کرام اور جدید تعلیم یافتہ حضرات بھی یہی کہتے آئے کہ ”ہم کیا کر سکتے ہیں؟“ مگر اب جبکہ دس بارہ سال سے ابتدائی مدارس سے لے کر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے اداروں تک میں ہندوستان کے روشن خیال تعلیم یافتہ اصحاب کا دخل ہو گیا ہے اور نصاب کی ترتیب و تشکیل ان کے ذہن و دماغ کی مرہون منت ہو رہی ہے کیا حال ہے؟ اور تو اور بد قسمتی سے آج جن مرکزی حیثیت رکھنے والے شہروں میں مسلمانوں کی اعلیٰ درس گاہیں ہیں وہاں کے پراپکٹس اٹھا کر دیکھ جائیے نصاب میں کہیں قرآن حکیم کی کوئی سورت بھی ہے؟ بیضادی اور جلالین کے بعض حصے اگر کسی شعبہ امتحان میں شامل ہوں، تو

اس سے یہ اعتراض رفع نہیں ہوتا
 پس جب صورتِ حالات یہ ہو تو کھوئی ہوئی عظمتِ طاقت
 کا حصول ایک خواب ہے اور فلاح و کامیابی سدا ب -
 تفوق و استیلا فریب ہے اور خوش حالی و سرسبزی وہم و خیال -
 پشتِ پازن برہوس آنکھ ہوائے عشق کن
 ثابت خود نشکند کا فرسماں کے شود
 دورِ حاضر کے مسماں اپنی ہستی کی بقا و تمکین کے لئے قرآن
 حکیم کو معنوی و علی حیثیت سے طاق میں رکھ کر لاکھ جد و جہد کریں
 آئے دن ”صدائے احتجاج“ بلند کریں، تمدنی و آئینی مجالس
 میں علمی شان و شکوہ کی دلفریب نمائش سے ماحول میں چمکتے رہیں
 ادبی مخلوق میں اپنی آتش بیانی سے آگ لگا کر پروانوں کی خاکستر
 سے لاکھوں قلیں و فرہاد پیدا کرتے رہیں، جادو اثر و تہا یہ اور جگردوز
 مواعظ سے قوم کے اخلاقی و اجتماعی امراض و اسقام کے دقعیہ

کی لاکھ تدبیریں کریں فاطر فطرت کا یہ غیر متبدل قانون ہے کہ جو سعی و عمل سنتہ اللہ، فطرت اللہ یعنی قرآن حکیم کے مطابق نہ ہو وہ لایقینی اور غیر ثمر ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا ۚ الَّذِينَ ضَلَّ
سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ
يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۚ

پوچھ! کیا ہم تم کو بتائیں کہ عمل کی رو سے بدترین خسارہ میں کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی محنت دنیاوی زندگی ہی میں بیکار محض ہوتی ہے مگر وہ خیال یہی کرتے ہیں کہ ہم بہت اچھا اور مفید کام کر رہے ہیں۔

جس طرح پانی کا پانی ہو کر سیال نہ ہونا، اور بُو کا بُو ہو کر ہوا سے اختلاط نہ کرنا فطرت کے منافی ہے اسی طرح سعی و عمل کا خالص ہو کر ہنگامہ آفرین اور ظلمت شکن نتائج پیدا نہ کرنا ایک ایسا نظریہ ہے جسے قطرب زدہ دماغ ہی کا تراشیدہ

کہا جاسکتا ہے۔

بابل اور نینوا میں عظیم الشان حکومت کرنے والی قوم فنا ہو گئی
عاد و ثمود کی توانا اور طاقت ور قوموں کو قتا کے ہاتھ نے گہری نیند
میں ہمیشہ کے لئے سلا دیا۔ نماردہ و فراعنہ جیسی ہزاروں ہستیاں
معدوم ہو گئیں۔ اور نہ معلوم اس سطح ارضی کے جہات اربعہ میں کتنی
قومیں آسمان ترقی پر پہنچ کر خاکِ مذلت پر گریں اور خاک ہو گئیں۔

وَكَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ
قَرْنٍ مَّكَّنَّا هُمْ فِي الْأَرْضِ
مَا لَمْ يُمَكِّنْ لَكُمْ

اُن سے پہلے کئی زمانوں میں ایسی
قومیں ہو چکی ہیں جن کو ہم نے زمین پر
ایسا جایا تھا کہ دیا تم کو نہیں جایا۔ پھر

(انعام - غ) ان کی بجلی سے ہم نے ہلاک کر دیا۔

ایسا کیوں ہوا؟ ہاں! عاقل ہوتے ہوئے مجنونانہ حرکات سے
ہو فرقہ آرائی اور اختلافِ باہمی سے ہوا، اللہ کے واضح احکام

اور آیاتِ بینات کے علی الرغم خود ساختہ آئین و قوانین اور ذہنی
پیداوار کی اتباع سے ہوا۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوَاتِ - فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غِيَاثًا
(مریم - ۷۷)

اُن کے بعد اُن کی جانشین ایسی
نسل ہوئی جس نے نماز و عبادت کو
منافع کر دیا اور خواہشاتِ نفسانی
کے پیچھے پڑ گئی۔ اب وہ عنقریب
ہلاکت میں گر جائے گی۔

اور ہاں! علم و یقین کے مقابلہ میں قیاس آرائی سے ہوا
برہمنی، ہستی، غیر مستقل فراہمی، کم حوصلگی اور بے ایمانی
سے ہوا۔

وَالْعَصْرَ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ خَسِيرٌ
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یعنی زمانہ یا تاریخِ قرونِ ماضیہ شاہد ہے کہ انسان خارہ میں
ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان و یقین کی دولت سے
بہرہ مند اور اعمالِ نیک سے متمتع ہیں۔ ایک دوسرے کو سچائی
اور آزادی کی صبر و استقلال کی محنت و مشقت کی اور شدائد
و تکالیف کے برداشت کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ ہم اس دورِ فلاکت میں اپنے ایمان و عمل
کا احتساب قرآن کی روشنی میں کریں۔ کیونکہ جو ایمان و عمل ذلت و
مسکنت اور ادبار و فلاکت کو مستلزم ہو وہ کسی طرح کتابِ ہدایت
کے موافق تو نہیں ہو سکتا۔

زایماں گردِ دولتِ آسیب می یابد بدیرش بر
کہ بر بندہ حرزِ کفر بر بازوئے ایمانش

اس تطویل کا ماحصل یہ ہے کہ شخصی حیات و اجتماعی بقا
کے لئے جو جدوجہد اور جو سعی و عمل قرآنِ حکیم کے اصول و ضوابط

کے تحت میں نہ ہوگی وہ غنیمت مٹاؤ اور غیر نتیجہ ہوگی، یا اس انگیز اور حسرت خیز ہوگی، قوائے علمیہ و قلبیہ کو مفلوج کر دے گی۔ جس کا نتیجہ لازماً فلاکت و ادبار کی مہیب اور ہلاکت آفریں صورت میں نمودار ہوگا۔

عہد حاضر کے بعض اکابر علماء نے اپنی پیش میں نگاہوں سے اس تاریک مستقبل کے آثار دیکھ لئے اور فکر و تدبیر سے، مقام مسرت ہے، وہ بھی اس قطعی و آخری نتیجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ اسی کتاب مقدس کے وسیلہ سے گمراہوں کی ہدایت اور روحانی و اجتماعی امراض کی شفا ممکن ہے۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا | کہ دے کہ قرآن ایمان و یقین والوں
هُدًى وَ شِفَاءً | کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

چنانچہ اردو زبان میں اس کے کئی ترجمے اور کئی تفسیریں اس قلیل عرصہ میں شائع ہوئیں۔ اس کی تعلیمات و مطالب پر مختلف

رسالوں اور کتابوں کی اشاعت کا غیر مختتم سلسلہ جاری ہو گیا۔
 بعض بعض جگہ اس کی اشاعت و تبلیغ کے لئے انجمن و ادارے
 بھی قائم ہو گئے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ، گوان میں سے
 ہر ایک مہتمم بالشان حیثیت کا حامل سہی، بلند نظر مسلم کے
 نزدیک عرش مقصود کی منزل میں ایک قدم بھی نہیں۔ اس مقدس
 فرض کی ادا کے لئے اولین ضرورت اس امر کی تھی کہ کم از کم
 ہندوستان کے مختلف فرقوں کے اکابر علماء کا ایک مرکزی
 اجتماع ہوتا۔ اور اس میں باہمی مشورہ سے اس کی پالیسی و
 تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کا لائحہ عمل مرتب کیا جاتا۔ قرآن مجید
 کے صحیح نسخہ کی طباعت و اشاعت کا ایک مشترکہ ادارہ قائم
 کیا جاتا۔ مختلف زبانوں میں صحیح تراجم و تفاسیر کا نظام بالاتفاق
 منضبط کیا جاتا، اتنے بڑے ملک میں کم سے کم ایک مہتمم بالشان
 درس گاہ قرآن حکیم کی خالص تعلیم کے لئے قائم کی جاتی۔

جو فرقت وارانہ اختلاف اور مابہ التزاع مسائل سے یکسر
خالی ہوتی۔ یہ اس لئے کہ نزاع و اختلاف اور ان سے فرقہ آرائی
ہی ہماری ہرسم کی کمزوریوں کا سبب ہے اور اس کے دور کرنے
اور متحد ہو جانے کا واحد ذریعہ قرآن ہی ہے۔

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً
وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ
فَاتَّقُونِ

یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت
ہے، اور میں تمہارا پروردگار
ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے ڈرو۔

(مومنوں - ع)

ہم بے شمار فرقوں میں متفرق و منقسم سی مگر یہ مشترکہ خصوصیت
کہ ہم میں کا ہر فرقہ اس کتاب کے منزل من اللہ اور صحیح
ہونے کا یقین رکھتا ہے، سب میں پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار
سے ہم میں ابھی وحدتِ ملیہ کا مبارک منظر دنیا کو دکھا دینے
کی فطری استعداد و صلاحیت موجود ہے۔

مدت سے یہ خیال میرے دل میں مضطربانہ کیفیت پیدا
 کر رہا تھا کہ فلسفہ الہی اور فلسفہ انسانی کے اس پُر آشوب ہنگامہ
 میں تعلیماتِ قرآنیہ کا ایک مختصر نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا
 جائے تاکہ ہر شخص (خواہ وہ کسی مذہب کا پیرو ہو) جس کی عقل
 فطری طور پر صحیح ہو اور جس کی آنکھوں میں تعصب کا پانی نہ اتر ہو
 قرآنِ حکیم کی محکم تعلیم کا مطالعہ کر کے فیصلہ کر سکے کہ انسانیت کی
 تکمیل کے لئے کیا اس سے بہتر تعلیم ہو سکتی ہے؟ دنیا میں اجتماعی
 امن اور شخصی خوش حالی قرآنی قوانین کے بغیر ممکن بھی ہیں؟ میں نے
 بہت تلاش کی مگر اس قسم کی کوئی مختصر اور جامع کتاب نہیں ملی
 ارادہ کیا کہ خود جمع کر کے کیوں نہ شائع کروں۔ مگر ایک طرف میری
 علمی کم مائی اور زبانِ عربی سے محدود واقفیت تھی اور دوسری
 طرف زمین و آسمان کی گردوں و دنیاؤں کے خالق اور مالک کے
 کلام کا نا پیدا کنار سمندر عقل کہتی تھی تو تیراک نہیں، تیرے

بازوں میں اتنی قوت نہیں جو اس سمندر کی سطحی ہواؤں کا بھی مقابلہ کر کے گر عشق کہتا تھا اس میں فنا ہو جانا ہی ”منہائی مقصود“ ہے فیصلہ عشق کے حق میں رہا۔

ذره را تا بنود ہمت عالی حافظ۔

طالب چشمہ خورشید درخشاں نشود

اس کتاب میں کیا ہے؟ اس سے متعلق مجھے کچھ بھی لکھنے

کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہے آئندہ اوراق میں ہے۔ ہاں اس قدر

ضرور کہوں گا کہ اس کی اشاعت سے مقصد دنیوی تجارت اور

مالی منفعت نہیں اور نہ ہونی چاہئے۔

لَا تَشْكُرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ | میری آیات قلیل رسم کے معاوضہ

قَلِيلًا (لقہ - ع) | میں نہ بچو۔

حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر اسے شائع کر رہا ہوں۔

۱۔ دنیا کے سامنے ”تعلیمات قرآنیہ“ کا مختصر نمونہ ہو۔

۲۔ ہر مسلمان اُردو خواں کے پاس بطور دستور العمل ہمیشہ رہے تاکہ فرصت کے اوقات میں وہ پڑھا کرے اور اُسے قرآن پاک کی تعلیم کا کچھ کچھ علم ہو جائے۔

۳۔ مدارس کے طلبہ جب کچھ اُردو کی کتابیں پڑھنے لگیں اور قرآن کے دو چار پارے ناظرہ پڑھ چکیں تو ان کو بطور درس یہ کتاب پڑھائی جائے۔ اور حفظ کرائی جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔

۴۔ مدارسِ دینیات کے نصاب میں شامل کر دی جائے۔

۵۔ تبریک، اتہیت، تعزیت، کامیابی، ناکامی، حوصلہ افزائی اور استقلال غرض ہر پیش افتادہ امر سے متعلق جب کسی کو خط لکھنے کی ضرورت ہو تو بجاتے اور مضمون لکھنے کے کوئی مناسب آیت مع ترجمہ لکھ دیا کریں تاکہ تعلیماتِ قرآنیہ کی نشر و اشاعت عوام میں ہوتی رہے۔

۶۔ نو آموز مقررین اور انشا پرداز اپنے مضمون کو مدلل اور

متین بنانے کے لئے قرآنِ حکیم کی آیات باسانی دیکھ سکیں۔

میں حقیقتاً اس کتاب کا مرتب نہیں کیونکہ قرآن پہلے ہی سے مرتب ہے۔ اور اس کا مرتب اللہ ہے۔ جامع بھی نہیں، کہ یہ منتشر اور پراگندہ کب تھا۔ اسی لئے سرورق پر کچھ بھی لکھنے کی جرات نہیں کی۔ ترجمہ سے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اس موقع پر مختلف مستند تراجم و تفاسیر اور عربی لغت کی کتابیں پیش نظر رہی ہیں۔ کہیں کہیں ترجمہ کی توضیح کے لئے اشارات کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ چونکہ میں عربی کا ادیب نہیں اور نہ سند یافتہ عالم، اس لئے ممکن ہے علمائے کرام کی نظر میں کہیں خطا اور کہیں فروگزاشت ہو، جس کے رفع و ازالہ کے لئے میں نے یہ سوچا ہے کہ چھپنے کے بعد اس کی ایک ایک جلد ملک کے اکابر علماء کے پاس بھیج کر ان سے درخواست

کردوں کہ وہ از روئے خدمت قرآنی جلد سے جلد اس کا مطالعہ
 کر کے مجھے متنبہ فرمائیں۔ تاکہ بطور ضمیمہ علیحدہ شائع کر دوں اور
 طبع ثانی کے موقع پر صحیح نسخہ کی اشاعت ہو سکے۔

وَمَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

دفتر "البینات" امراتی (برار)

محمد سلیم

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ نزول قرآنی

م ۲۲ جولائی ۱۹۴۳ء

پہلا حصہ

مذہبیات

مَنْ أَحْسَنَ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

بلحاظ مذہب اُس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے

جو صرف اللہ ہی کے آگے جھکتا اور نیک عمل کرتا ہے

قرآن کریم ۴ : ۱۸

۱۔ قرآن

۱ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ

(بقرہ - غ)

یہ وہ خاص کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

۲ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝

(بقرہ - غ)

۲ یہ رہنمائی (کا ذریعہ) ہے متقی لوگوں کے لئے۔

۳ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوا

بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ وَادْعُوا

شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

(بقرہ - ع)

۳ اگر تم کو اس قرآن کے متعلق جبکو

ہمنے اپنے بندے پر نازل کیا ہو،

شک ہو۔ تو اس کی سی ایک سورت

ہی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے

دوسرے حمایتی لوگوں کو بھی اس کے

لئے بلاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

۴ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ

۴ اور ہم نے تجھ پر صاف صاف اور

واضح قرآنی آیات نازل کیں جن سے
انکار صرف فاسق ہی کو ہو گا۔

بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا
إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝

(لقمہ - ع)

یہ دُنیا کے تمام انسانوں کے لئے
ایک وضاحت اور تشریح ہے۔ اِنتہی
لوگوں کے لئے ہدایت اور نصیحت۔

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَ
هُدًى وَ مَوْعِظَةٌ
لِّلْمُتَّقِينَ ۝ (آل عمران ع)

۶ پھر کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں
کرتے؟ کہ اگر یہ اللہ کے سوا
دوسرے کا کلام ہوتا تو وہ اس میں
بہت سے اختلافات پاتے۔

۶ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنُ
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ
اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ
اِخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝

(النساء - ع)

۷ لوگو! تمہارے آفاقی طرز سے
تمہارے پاس یہ سراسر واضح

۷ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا
 فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
 وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسُيِّدْ لَهُمْ
 فِي رَحْمَةِ مِّنْهُ وَفَضْلٍ
 يَّعْبُدُ يَهُمُ إِلَهِ صِرَاطًا
 مُسْتَقِيمًا (نساء - ۴)

۸ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ
 اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
 سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ
 الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ
 وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 (مائدہ - ۴)

آیا۔ یعنی ہم نے تمہاری طرف
 بہت صاف روشنی بھیجی۔ تو جو
 اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے
 اس کتاب کو مضبوط پکڑ لیا وہ غریب
 اس کے فضل و رحمت میں داخل ہو گئے
 اور سید راستہ کی طرف اٹکی رہنمائی ہو گئی
 تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
 یہ کتاب اُضحی ہو آئی ہے، ایک نور
 ہے جس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں
 کو سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے جو اسکی
 خوشنودی کا خیال رکھتے ہیں اور
 ان کو اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی
 میں لے آتا ہے اور سید ہی راہ پر لگا دیتا ہے

۹ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ ۹ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

(مائدہ - ع)

کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کرے گا وہ کافر ہے۔

۱۰ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ ۱۰ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(مائدہ - ع)

کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

۱۱ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ ۱۱ اور جو کوئی اللہ کی نازل کی ہوئی

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(مائدہ - ع)

کتاب (یعنی قرآن) کے مطابق کسی بات کا فیصلہ نہ کرے وہ فاسق ہے۔

۱۲ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا ۱۲ اور جو یقین رکھنے والے ہیں ان کے

لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

(مائدہ - ع)

لئے اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے۔

۱۳ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۱۳ قرآن اس کے سوا کچھ نہیں کہ

(انعام - غ)

۱۴ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا

(انعام - غ)

۱۵ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ

فَمَنْ أَبْكَرَ فَلَا فَسْفَہَ وَمَنْ

عَمِيَ فَعَلَيْهَا

(انعام - غ)

۱۶ هَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُونَ (انعام - غ)

تمام دنیا کے لئے نصیحت ہے۔

۱۴ اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کیا ہے بک

والی ہے۔ یہ تصدیق کرنی جو ان کتابوں

کی جو اس پہلے آچکی ہیں۔ یہ اسلئے نازل

ہوتی کہ تم اس شرک کے باندوں کو انکرم

جو اسکے چاند نظر تریں (مگر اسی نتائج میں)

۱۵ تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے

عقل کی باتیں آچکی ہیں۔ تو اب مجھ کوئی

ان سے عاقل اور صائب بصیرت بیگا اپنی

لہو بیگا اور جو اندھا بیگا اسکا وبال لے کر

۱۶ یہ بکرت الی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کی

ہو پس تم اسی کی پیروی کرو اور پرہیزگاری

اختیار کرو۔ بہت ممکن کہ تم پر تم کیا جا

۱۷ وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(یونس - ع)

۱۸ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
(یونس - ع)

۱۹ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ شَفَاءٌ

۱۷ اور یہ ممکن نہیں ہو کہ یہ قرآن کسی غیر اللہ کا دل سے گڑھا ہوا کلام ہو۔ بلکہ یہ تو گزشتہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور تمام جہانوں کے مالک کی ایک مفصل کتاب ہے، جن میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

۱۸ کیا وہ لوگ قرآن کو من گھڑت کہتے ہیں؟ کہہ دے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم جن کو مدد کے لئے بلا سکو اللہ کے سوا سب کو بلاؤ اور اس جیسی ایک ہی سچو پیش کر دو۔

۱۹ اے دنیا کے انسانو! (یہ قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے جو آیا ہے۔

لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَ
رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (یونس - ع)

۲۰ اِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي

هِيَ اَقْوَمُ (نبی اسرائیل - ع)

۲۱ وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ

شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ اِلَّا خَسَارًا

(نبی اسرائیل - ع)

۲۲ قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ

الْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاتُوْا بِمِثْلِ

هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهِ

وَلَوْ كَانُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

(نبی اسرائیل - ع)

پند نصیحت ہے۔ تمہارے دل کی بیماریوں
نسخہ شفا ہے اور یقین رکھو والوں کیلئے رحمت ہے

۲۰ یقیناً یہ قرآن نہایت سیدھا راستہ

کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۲۱ اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جس میں

ایمان یقین رکھنے والوں کیلئے سراسر

شفاف رحمت ہے۔ اور ظالموں کو کچھ

فائدہ نہیں ہوا سوائے نقصان کے۔

۲۲ کہہ دے کہ اگر اس قرآن کی نظیر پیدا

کرنے کیلئے سب انسان اور جن ایک جگہ

جمع ہوں تب بھی ناکام رہیں۔ خواہ وہ

آپس میں متفق ہو کہ ایک دوسرے کے

کھتے ہیں دن و مددگار ہو کر کوشش کریں

۲۳ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا
لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ (حجر - ۷)
۲۳ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم
ہی اس کے محافظ ہیں۔

اللہ اکبر! کتنا سچا وعدہ ہے لفظی و ظاہری حفاظت کا یہ عالم ہے کہ اب تک
کہیں ایک نقطہ اور اعراب میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور معنوی حفاظت کی کیفیت
کہ ترقی کی منزلیں طو کر نیوالی قومیں کیلئے اس کی تعلیمات پر عمل ناگزیر ہے یہ
ضروری نہیں کہ قرآن ہی پڑھ کر وہ ہدایت یافتہ ہوں۔ وہ اس زمانہ میں کسی
زبان میں تعلیم حاصل کریں، قرآن کی روشنی انہیں ملے گی۔ اور خبر بھی نہو گی کہ یہ
قرآن کی تعلیم ہے اسکا سبب یہ ہے کہ قرآن کی برکت سے ذہنی ارتقاء کا شباب ہے
جو علماء و صاحبینِ سلف کے ذریعہ اطرافِ عالم میں مدت ہوئی پھیل چکی ہے۔

چراغِ اہلِ عشق از کلبہ من مشود روشن
نشینِ ذرہ گر بر روزِ خم پروانہ می خیزد

۲۴ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لِتَشْقٰی اِلَّا تَذِكْرًا لِّمَنْ
يَخْشٰی تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ جَلَّتْ
۲۴ ہم نے تیرے پاس قرآن اسلئے نہیں بھیجا
کہ تو مشقت و رنج میں پڑ جائے۔ بلکہ یہ
نصیحت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔

یہ اس کی طرف نازل ہوا ہے جو زمین
اور بلند آسمانوں کا خالق ہے۔

۲۵ اس قرآن کو ربیع امین نے تیرے
دل میں اتارا تاکہ تو ڈرانے والا (پیغمبر)
بن سکے۔ یہ واضح عربی زبان میں
ہے۔ اس قرآن کا ذکر اگلی آسمانی
کتابوں میں بھی ہے۔

۲۶ یہ ایک مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے
تیری طرف بھیجا اس لئے کہ لوگ
اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں
اور صاحب عقل نصیحت حاصل کریں۔
۲۷ (قرآن کیا ہے؟) وہ صرف نصیحت کی
کتاب ہے ساری دین کے لئے تھوڑی

الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى
(طہ - ع)

۲۵ نَزَّلَ بِهِ الرُّوحَ الْأَمْرُ
عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ
الْمُنذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
مُبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ
الْأَوَّلِينَ ۝ (شعراء - ع)

۲۶ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ
لِّهِ زُورَاتٍ وَلِيَتَذَكَّرَ
أُولُو الْأَلْبَابِ ۝
(ص - ع)

۲۷ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ
وَلِتَعْلَمَنَّ نَبَأَ الْبَعْدِ حِينٍ

(ص - ع)

۲۸ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ
وَفِي الْأَنْفُسِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

(حم سجدہ - ع)

۲۹ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ
إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ
تُسْأَلُونَ ۝

(زخرف - ع)

۳۰ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ

ہی نوں کے بدلے خبروں کی حقیقت تم جان لو گے
۲۸ ہم اپنی نشانیاں خود ان میں اور کائنات
میں دکھاتے رہیں گے حتیٰ کہ ان پر یہ
واضح ہو جائیگا کہ واقعی قرآن ایک
حقیقت ہے۔

۲۹ اس قرآن پر جو وحی کیا گیا ہے مضبوطی
سے قائم رہو یقیناً تو سیدھے راستہ
پر ہے یہ قرآن تیرے لئے اور تیری قوم
کے لئے عبرت و نصیحت ہے۔ اور وہ زمانہ
قریب ہے جبکہ تم (اس کے متعلق)
پوچھے جاؤ گے (کہ کہاں تک اس کے
احکام کی تعمیل کی)

۳۰ کیا یہ لوگ قرآن میں غور و تدبیر نہیں کرتے

یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں۔
(دل کے احاسات مردہ ہو چکے ہیں)

أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا
(محمد - ع)

۲- اللہ

۱ اللہ اپنے وعدے کے خلاف
نہیں کرتا۔

۱ لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ
(لقمرہ - ع)

۲ اللہ اچھی طرح دیکھتا ہے جو
کچھ وہ کرتے ہیں۔

۲ اللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
(لقمرہ - ع)

۳ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری
پوری قدرت رکھتا ہے۔

۳ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(لقمرہ - ع)

۴ تمہارا مبود ایک ہی مبود ہے۔

۴ إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ
(لقمرہ - ع)

کوئی مبود نہیں صرف ہی ایک ہی چوت

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

(بقرہ - ع^۱)

۵ إِنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَبِينًا

(بقرہ - ع^۲)

۶ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

فَأِنِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ دَعْوَةَ

الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ط

(بقرہ - ع^۳)

۷ اللَّهُ رَعُوفٌ رَّحِيمٌ بِالْعِبَادِ ط

(بقرہ - ع^۴)

۸ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

(بقرہ - ع^۵)

۹ وَلَئِنَّ اللَّهَ لَفَاعِلٌ مَا يُؤْتِيهِ ط

(بقرہ - ع^۶)

ط بڑی رحمت والا اور تم کو اپنا پرچم کرنا والا ہے۔

۵ ہر طرح کی قوت پوری پوری اللہ

ہی کو ہے۔

۶ جب میرے بند میرے متعلق تجھ

سے پوچھیں تو کہہ دے میں قریب ہی

ہوں۔ جب پکارنے والا مجھے پکارتا

ہے تو میں سنتا ہوں۔

۷ اللہ اپنے بندوں پر بہت شفقت

رکھتا ہے۔

۸ بے شک اللہ تمام انسانوں پر

فضل و بخشش کرنے والا ہے۔

۹ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا

ہے۔

۱۰ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(آل عمران - ع)

۱۰ وہ ہمیشہ رہنے کیلئے زندہ ہی (اس کو

نواں و فانیں اکائیات ہی کی ہر

چیز کا قیام اُسی کی بدولت ہے۔ وہ

اپنے قیام کیلئے کسی اور کا محتاج نہیں۔

۱۱ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

(آل عمران - ع)

۱۱ اللہ بہت ہی سخت سزا دینے

والا ہے۔

۱۲ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

(آل عمران - ع)

۱۲ اللہ کرتا ہے جو بھی چاہتا

ہے۔

۱۳ لَهُ أَسْكَمَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا

إِلَىٰ يَرْجِعُونَ

(آل عمران - ع)

۱۳ تمام آسمانوں میں ارض میں جو بھی ہے

اسکی جانب میں خوشی سے یا مجبور ہو کر

بُھٹکا ہوا ہے اور اسی کی طرف آخر کا

سب رجوع ہوتے ہیں۔

۱۴ إِلَيْهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

۱۴ تمام آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ

بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

۱۵ اللہ ہی تمہارا آقا ہے۔ اور وہی

بہترین مددگار ہے۔

۱۶ ساری باتیں اللہ ہی کے اختیار

میں ہیں۔

۱۷ اللہ سینے میں چھپے ہوئے خیالات

کو خوب جانتا ہے۔

۱۸ اللہ ہی زندہ رکھتا اور

ماتا ہے۔

۱۹ تمام آسمانوں کی اور زمین کی

بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔

۲۰ سب قسم کی عزت اور ہر قسم کا

غلبہ اللہ کے لئے ہے۔

الْأَرْضِ ط (آل عمران - ع)

۱۵ اللَّهُ مُوَلِّكُمْ ه وَهُوَ خَيْرُ

النَّاصِرِينَ ه (آل عمران - ع)

۱۶ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ط

(آل عمران - ع)

۱۷ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ ط

(آل عمران - ع)

۱۸ اللَّهُ يَحْيِي وَيُمِيتُ ط

(آل عمران - ع)

۱۹ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

(آل عمران - ع)

۲۰ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ط

(النساء - ع)

۲۱ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

(مائدہ - غ)

۲۲ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ

(مائدہ - غ)

۲۳ اللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو نِقَامٍ ۝

(مائدہ - غ)

۲۴ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُوْنَ وَمَا

تَكْتُمُوْنَ ۝ (مائدہ - غ)

۲۵ هُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي

الْاَرْضِ ۝ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ

وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا

تَكْسِبُوْنَ ۝

(انعام - غ)

۲۱ یَقِیْنًا اللہ جیسا کہ چاہتا ہے حکم

دیتا ہے۔

۲۲ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا

کرتا ہے۔

۲۳ اللہ غالب ہے (اور ہر عمل کے

لئے) جزا و سزا رکھنے والا ہے۔

۲۴ جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ

چھپا کر کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔

۲۵ وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی

اور زمین میں بھی۔ تمہاری چھپی اور

کھلی باتوں کو وہ جانتا ہے اور تم جو

کچھ (اچھی بُری) کماٹی کرتے ہو

اس کا بھی علم رکھتا ہے۔

۲۴ هُوَ الْفَاهِي فَوَقَّ عِبَادَهُ ۝

(انعام - ع)

۲۶ اِنَّ الْحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ ۝

۲۸ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا

يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا

فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا سَقَطُ

مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا

حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ

وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا

فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

(انعام - ع)

۲۹ هُوَ الْفَادِرُ عَلٰی اَنْ يَّبْعَثَ

عَلَيْكُمْ عَدَاۤءًا مِّنْ نَّفْسِكُمْ

۲۶ وہی اپنے تمام بندوں پر غالب

ہے۔

۲۶ حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے۔

۲۸ اسی کے پاس غیب کی کھیاں ہیں (یعنی

وہی ہر شے کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے)

اسے کوئی نہیں جانتا، مگر صرف وہی وہ

جانتا ہے جو کچھ بھی زمین اور مہند میں ہو۔ جو

پتہ نہ گزرا ہو اس سے بھی وہ باخبر ہے۔

زمین کی تارکیوں میں جو بھی دانہ ہے، اور

کائنات کی ہر شے کی خشک و تر چیز اس کے

کتابِ علم میں واضح طور پر موجود ہے۔

۲۹ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تم پر

تمہارے اوپر سے (یعنی تمہارا آسانی سے)

أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَذْ
يَلْبِسْكُمْ سُتُوعًا وَيُدْثِقِ
بَعْضُكُم بَأْسَ بَعْضٍ
(انعام - ع)

کوئی عذاب پہنچے یا تمہارے پیروں تلے
سو یعنی زمین ہی کوئی عذاب پیدا کرے
یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ ہو کر لٹھیں
لڑ پڑو اور ایک دوسرے کی سختی کا مار چکھاؤ

اس آیت کو غور سے پڑھو اور یورپ کی جنگ عظیم، زلزلے،
اور وبائی امراض وغیرہ حوادث کا خیال کرو۔ تو
اسکی عالمگیر قدرت کا یقین دل میں پیدا ہو جائیگا

۳۰ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا
(انعام - ع)

۳۰ میرا پروردگار اپنے علم سے تمام
چیزوں کا احاطے کئے ہوئے ہے۔

۳۱ إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْغَيْبِ وَاللَّوْئِي
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
ذَلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ

۳۱ بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو
(جو زمین سے ڈال دی جاتی ہے)
شق کر دیتا ہے مردہ زندہ کر دیتا ہے
اور سبھی مرد کو زندہ سے نکال دیتا ہے۔

(انعام - ۱۳)

۳۲ فَاَلْقِ الْاِصْبَاحَ وَجَعَلَ لَّيْلٌ

سَكَنًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

حُسْبَانًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

الْعَلِيمِ

(انعام - ۱۴)

۳۳ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

النَّجْمَ لِتَهْتَدُوا بِهَا

فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

(انعام - ۱۵)

۳۴ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ

وہی اللہ ہے پھر تم کہاں بھٹک ہو؟

۳۲ وہی رات کی سیاہ چادر کو پھاڑ کر صبح

نمودار کر دیا ہے۔ اسی نے رات کو

راحت و سکون کے لئے بنادیا۔ اور سورج

اور چاند کو وقت زمانہ کے حساب ذریعہ

بنائے (جن میں ایک سیکنڈ کی کمی بیشی

نہیں ہوتی) یہ اسی زبردست عالم

اور رب پر غالب مقرر کیا ہوا قانون ہے۔

۳۳ وہی جس نے تمہارے لئے ستارے

بنائے کہ تم ان سے زمین اور مین

میں راستہ پاؤ۔

۳۴ وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا

بیٹا کوئی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اسکی
 بیوی نہیں اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں
 وہی ہر چیز کا بہتر علم رکھتا ہے یہی ”اللہ“
 تمہارا پالنے والا اور تمہاری تربیت
 کرنے والا ہے۔

۳۵ تمام قسم کی آنکھیں اس کا دراک نہیں
 کر سکتیں مگر وہی ہے کہ ہر قسم کی
 بصارت دیکھتا رہتا ہے۔

أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَدٌ وَلَمْ
 تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً وَخَلَقَ
 كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عَلِيمٌ ۝ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
 (انعام - ع ۱۳)

۳۵ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
 وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
 (انعام - ع ۱۳)

بصارت یا آنکھیں کسی قسم کی ہیں۔ خیال کی آنکھ۔ عقل کی آنکھ
 دل کی آنکھ۔ ظاہری آنکھ۔ خواب میں اشارہ کا مشاہدہ کرنے والی
 آنکھ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کی آنکھ سے اللہ کا دراک
 نہیں ہو سکتا مگر وہ ہر ایک مخلوق کی ہر قسم کی آنکھ کی کیفیت کو
 اچھی طرح دیکھتا رہتا ہے۔ اور یہ چاہئے بھی کیونکہ وہی خالق ہے۔

۳۶ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

(انفال - ع)

۳۷ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ

وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

(توبہ - ع)

۳۸ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ

ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ

مَنَازِلَ لِّيَعْلَمُوا

عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِجَابِ

(یونس - ع)

۳۹ قُلْ مَنْ يَرْفَعُ قَلَمٌ مِّنَ السَّمَاءِ

۳۶ اور جان لو کہ اللہ انسان اور

اس کے قلب کے درمیان حائل ہے۔

۳۷ کیا وہ نہیں جانتے؟ کہ یقیناً اللہ

انکے دلی راز اور خفیہ شوروں کو جانتا

ہو اور یہ کہ اللہ تمام پوشیدہ باتوں کو

خوب جانتا ہے۔

۳۸ وہ اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو

مجموعہ روشنی اور چاند کو منور پیدا کیا۔

اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم

برسوں کی گنتی اور حساب کر سکو۔

۳۹ پوچھو تم کو آسمان اور زمین سے کون بڑی

وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَعْلِكُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
مَنْ يُدْبِرُ الْأَمْرَ فَسَيُؤْتُونَ
اللَّهُ نَقْلًا أَفَلَا تَتَّقُونَ -
فَذَاكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَيُّ
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَيِّ إِلَّا الضَّلَالُ
قَالِي تُصْرَفُونَ ۝

(یونس - ع)

دیتا ہے؟ یا کون ایک ہے تمہارے
کان اور تمہاری آنکھ کا؟ اور کون
بے جان چیزوں سے جاندار پیدا
کرتا اور جاندار سے بے جان چیزیں
بکالتا ہے۔ جواب میں وہ کہیں گے
”اللہ“ پھر کہہ دے تو کیا تم اس سے
منہیں ڈرتے؟ یہی اللہ تمہاری تربیت
کرنے والا ایک ہے۔ یہی سراسر حقیقت
ہے۔ اور حقیقت کے سوا جو بھی ہو
گمراہی ہے۔ پھر کہاں بیکے جاری ہو؟

اشارہ = آسمان سے روزی دینے سے مراد ابر سے پانی برسانا ہے۔

۴۰ قُلْ هَلْ مِنْ شَرِّكُمْ
مَنْ يَدْبِرُ الْخَلْقَ ثُمَّ

۴۰ پوچھ۔ کیا تم جن کو اللہ جیسی قدرت
والے کہتے ہو ان میں کوئی ہے جو بغیر اجازت

لُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يُبْدِئُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَلَيْ

تَوْفَلُكُونَ ۝ (یونس - ع)

۳۱ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ

أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

أَحَقُّ أَنْ يَتَّبَعَ أَمَّنْ لَا

يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي

فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

(یونس - ع)

۳۲ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى

النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

و ابابک کوئی مخلوق پیدا کر دی پھر فنا کر

دوبارہ اسے پیدا کرے؟ کہہ دے یہ قدرت

مراشہی کو جو پھر تم کہاں ٹھکا جائے ہو؟

۳۱ پوچھ کیا تم جن کو اللہ جیسی قدرت دے

کہتے ہو ان میں سے کوئی جو حقیقت

کی راہ دکھاسکے؟ کہہ دے اللہ ہی

حقیقت کا راستہ دکھاتا ہے و فرما بنواری

کا مستحق وہ ہے جو رہنمائے حقیقت

ہے یا وہ جو خود ہدایت نہیں پاتا

جب تک ہدایت نہ کی جائے؟ نہیں

کیا ہو گیا ہے تم کیا فیصلہ کر رہے ہو؟

۳۲ بے شک اللہ ان پر بہت فضل کرتا

ہے مگر ان میں سے اکثر شکر نہیں

لَا يَشْكُرُونَ ۝

(یونس - غ)

۴۳ إِنَّ رَبَّكَ مَعَالِ لَمَائِرِئِكَ

(ہود - غ)

۴۴ إِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهُ

(ہود - غ)

۴۵ اللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ

(یوسف - غ)

۴۶ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ

أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

۴۷ اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ

اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ

کرتے۔

۴۳ بے شک تیرا پروردگار جو ارادہ کرتا

ہے اچھی طرح پورا کر سکتا ہے۔

۴۴ سارا کام اور ساری باتیں

اسی کی جانب میں پیش ہوتی ہیں اور ہر گئی

۴۵ اللہ اپنے کام پر اپنی حکومت پرورد

اپنی بات پر ہر طرح قادر ہے۔

۴۶ کئی مختلف خدا اور مجبور اچھے یا

ایک اللہ جو بہت بڑا اور ہر طرح غالب ہے

۴۷ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو اونچا

کھڑا کیا جنہیں تم بے ستون دیکھ رہے

ہو اور سوچو چاند کو مستحضر رکھا۔ ہر ایک

وقت مقررہ تک چل رہا ہے (وہی)
 ہر کام کا خوبی سے انتظام کرتا ہے۔
 دلائل اور نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ
 ان کی روشنی میں تم اپنے پروردگار
 کی جناب میں پیش ہونے پر یقین
 کرو۔

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
 كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى
 يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ
 الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ
 رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ۔
 (رعد - ع)

اشارہ۔ کیونکہ جو ایسی عظیم شان قدرت کا مالک ہو اس کے لئے قیامت کا برپا کرنا
 اور اس میں مردوں کو زندہ کر کے جزا و سزا دینا کچھ مشکل نہیں۔

۴۸ ہر عورت کے حل میں جو کچھ ہوتا ہے
 اور پیٹ کے بچہ دانی میں جو کی بیشی
 ہوتی ہے وہی اللہ سب جانتا ہے۔
 اس کی جناب میں ہر چیز کی ایک
 خاص معین مقدار ہے۔

۴۸ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ
 أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ
 وَمَا تَنْزِلُ الْوَدَّ وَكُلِّ شَيْءٍ
 عِنْدَكَ بِمِقْدَارٍ۔
 (رعد - ع)

۴۹ يَتَحَوَّلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ فَإِذَا
يُتَذَكَّرُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ

(رعد - ع)

۵۰ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

اللَّهِ وَقَدْ هَدانا سُبُلَنَا

(ابراہیم - ع)

۵۱ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ

شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا

فِي السَّمَاءِ (ابراہیم - ع)

۵۲ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَ

هُمْ يُخْلَقُونَ ۝

(غل - ع)

۴۹ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دے۔ اور جو چاہتا ہے

لکھتا اور نقش کرتا ہے۔ اسکی پاس اصلی

کتاب ہے۔ (دیکھو عنوان ”جبر“ ۲)

۵۰ ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں جبکہ اسی

نے ہماری رکابیائی اور خوش حالی کی

راہوں کی طرف رہنمائی کی۔

۵۱ زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ

سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

۵۲ جو اللہ کے سوا دوسرے مانگتے ہیں

وہ دوسرے تو ایسے ہیں کہ کوئی چیز

بہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق

ہیں۔

۵۳ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ تَابَةٍ
وَالْمَلٰئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ قُوَّتِهِمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
(نمل - ۶)

۵۲ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہوں اذیم
جاہلہ ادا دی یا روحانی فرشتے سب
اللہ کی جناب میں سجدہ کرتے ہیں۔
اور کرسی نہیں کرتے۔ وہ سب اپنے
پروردگار سے ڈرتے ہیں جو ان پر نازل
ہو۔ اور جن کا وہ پروردگار میں کرتے ہیں

اشارہ :- یہاں سجدہ سے مراد تعمیل حکم ربانی ہے اللہ نے جس جس بن میں
جو خائیت رکھی ہے اس کا پروردگار ظہور تعمیل حکم ربانی "یا اطاعت الہی کے

مترادف ہے

۵۴ اَللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنٍ
اُمِّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا
وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْئِدَةَ لَا تَعْلَمُوْنَ

۵۴ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کو پیٹ
سے نکالا تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔
تمہارے سننے کے لئے کان، دیکھنے
کے لئے آنکھیں اور غور و فکر کے لئے

(غل - غ)

۵۵ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا
اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔

(انبیا - غ)

۵۶ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝

(حج - غ)

۵۷ إِنَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا بَابًا وَ

لَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ

الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَفِذُوهُ

مِنْهُ ضَعْفَ الطَّالِبِ وَ

الْمَطْلُوبِ ۝ (حج - غ)

دل بنا دیے تاکہ تم احسان مانو۔

۵۵ اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا

کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور خرابی، فساد

اور بدمعنی دونوں جگہ پیدا ہو جاتی۔

۵۶ بیشک اللہ کرتا ہے جو کچھ ارادہ

کرتا ہے۔

۵۷ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں،

اُن دوسروں کا حال یہ ہو کہ وہ ایک کٹی بھی

تو نہیں پیدا کر سکتے۔ حتیٰ کہ اس کے لئے سب کے

سب جمع ہو کر کتنی ہی کوشش کریں اور اگر

کٹی اُن کو کوئی چیز چھین لے جائے۔ تو اسے

وہ چھڑ بھی نہ پس لب و مطلب نہ کر سکتے

طالب سے مراد مشرک اور مطلوب سے مراد غیر خدا ہے۔

۵۸ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا
كَانَ مَعَهُ مِنْ آلٍ إِذْ لَازَبَ
كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَّ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَانَ
اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

(مومنوں - ع)

۵۹ اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
مِثْلُ نَوْرِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي
زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ
شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ
لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ

۵۸ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ
اس کے ساتھ کوئی معبود ہے، اگر ایسا ہوتا
تو ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے کے
چلتا اور ان میں سے ایک دوسرے پر
چڑھائی کر کے غالب آتا۔ اللہ ان باتوں سے
پاک ہے جو جن یہ لوگ اُسکو توصیف کرتے ہیں۔

۵۹ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے
نور کی مثال کے لئے یہ فرض کرو کہ ایک طاق
ہے جس میں ایک شمع ہے اور وہ شمع ایک
فانوس کے اندر ہے، فانوس صفائی میں
روشن ستار کے مانند ہے۔ وہ شمع زیتون کے
بارک درخت کے تیل سے روشن کی جاتی ہے
اس کا رخ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی

يَكَادُرُ بِهَا يَضِيءُ وَلَوْلَا
تَمَسُّسُهُ نَارٌ نَارًا عَلَى النُّورِ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ
(نور - ع)

۶۰ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَانٍ ۝ (رحمن - ع)
۶۱ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ
بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝
(روم - ع)

۶۲ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَنْزُلًا حَا

طرف (بیکہ ہر طرف ہو)۔ روغن نہ تون بھی
منافقا ہو کہ دیکھو سے معلوم ہو کہ بے سنگا
ہی چلا اور چلا۔ اور جب ہی سنگا دیں تو کہنا
نور ہی نور۔ اللہ پر اس نور کی طرح جو کہ چاہتا ہے
۶۰ آسمانوں و زمین میں بھی ہر اسی سوال کرنا
اللہ اسی کا متعلق ہو۔ ہم ہر روز کسی کسی
عظیم الشان کام میں مصروف ہو۔
۶۱ اس اللہ کی ہستی کے دلائل میں سے
ایک یہ ہو کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا،
پھر تم آدمی بن کر (ہر طرف) منتشر ہو گئے۔

۶۲ اس کی ہستی کے دلائل میں ایک یہ کہ اس نے
تماری لئے تم میں ہی سے جوڑی پیدا کئے

لَتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلْ
بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً

(روم - ع)

۶۳ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ

السِّنِينَ وَالْوَأْنِ

(روم - ع)

۶۴ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ

بَالَيْلٍ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

مِنْ فَضْلِهِ (روم - ع)

۶۵ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمْ الْبَرْقَ

خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْزِلُ مِنَ

السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ

تاکہ تم کو ان کے پاس آرام و سکون
ملے۔ اور تمہارے درمیان محبت و

ہمدردی پیدا کی۔

۶۳ اس کی ہستی کی دلائل میں سوزین

اور آسمان کی پیدائش اور تمہاری باطن

کا اور رنگوں کا اختلاف ہے۔

۶۴ اس کی ہستی کی دلائل میں سے۔ ات

اور دن میں تمہاری نیند اور معاش

کی تلاش ہے۔

۶۵ اسکی ہستی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے

کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے در

بھی لگتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے۔ اور

بَعْدَ مَوْتِهِمَا

(روم- ۷۶)

۶۶ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ

(روم- ۷۷)

۶۷ اللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ

فَتُثِيرُ سَحَابًا فُسْفَنَاهُ

إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝

(فاطر- ۷۸)

۶۸ دیکھو عبرت و بصیرت کا عنوان

۶۹ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ

وہی اپنے پانی برساتا ہے اور اس کو فتنہ

زمین میں جان ڈالتا ہے۔

۶۶ اس کی سچی کی ایک دلیل یہ ہے کہ آسمان

اور زمین اُسی کے حکم سے قائم ہیں۔

۶۷ اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھینچتا ہے جو

بادل کو اٹھاتی ہیں۔ پھر ہم اس کو

مردہ زمین کی طرف ہکالے جاتے ہیں

اور اس کو زندہ کر دیتے ہیں (قیامت)

میں) اسی طرح مردوں کا بھی اٹھنا

ہے۔

۶۹ ہم انسان کی رگ جان سے

جَبَلٍ أَوْرِيْدُه (ن-ع)

۱۰ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا

تَصَدَّقُوْنَ (واقعہ-ع)

۱۱ اَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُوْنَ ط

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَہٗ اَمْ

نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ ۝

(واقعہ-ع)

۱۲ نَحْنُ قَدْ زَاٰنٰ بِكُمْ الْمَوْتَ

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝

عَلٰی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

وَنُنَشِّعَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط

(واقعہ-ع)

۱۳ اَفَرَأَيْتُمْ مَا خَرُّوْنَ ۝

بھی قریب تہیں۔

۱۰ ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم کیوں

نقدیق نہیں کرتے۔

۱۱ تم جو (رحم میں) سنی چٹکتے ہو اس

پر کبھی غور کیا؟ اُسے تم بناتے ہو!

ہم بناتے ہیں؟

۱۲ ہم نے موت کو تمہارے لئے مقدر کر دیا

اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تم جیسے

تمہاری جگہ اور پیدا کریں اور تم کو

ایسی صورت میں پیدا کر دیں جس کا

تم کو علم نہیں۔

۱۳ جو کچھ تم زمین میں بونے ہو اس پر غور

أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ حَسِبْتُمْ
الزَّارِعُونَ هُمْ لَنْ يَنْشَأَ لِحَبْلِكُمُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ

(واقعہ - ع)

۴۴ اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي
تَشْرَبُونَ ؕ اَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوهُ مِنْ الْمُزْنِ
اَمْ حَسِبْتُمُ الْمَزْلُوتُونَ ؕ لَوْ
نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اُجَاجًا فَلَوْ
لَا تَشْكُرُونَ ؕ

(واقعہ - ع)

۴۵ اَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ
ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا

بھی کیا؟ اُسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے
ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اس کو چور چور
کر دیں اور تم جو اس باختہ ہو جاؤ۔

۴۴ تم نے اس پانی پر بھی خیال کیا ہے
تم پینے ہو؟ تم نے اُسے ابر سے برسیا یا
یا ہم نے؟ اگر ہم چاہیں تو اس پانی
کو تلخ کھادی بنادیں۔ پھر تم شکر
کیوں نہیں کرتے۔

۴۵ کیا تم نے اس آگ کو دیکھا ہے
تم سگاتے ہو؟ کیا تم نے اس کے

أَمْ نَحْنُ الْمُنْشَوْنَ ۝

(واقعہ - غ)

دُخت کو پیدا کیا؟ یا ہم پیدا کرنے

والے ہیں؟

۳۔ قرآنی دعائیں

۱ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّينَ ۝

(فاتحہ - غ)

۱ اللہ! تو ہم کو سیدہ راستہ دکھا۔

اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام

ہوا۔ اُن کا نہیں جن پر غضب ہو۔

اور نہ اُن کا جو گمراہ ہوئے۔

۲ اَعُوذُ بِاللَّهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

الْجَاهِلِيْنَ ۝

(لقمہ - غ)

۲ اللہ مجھے جاہل ہونے سے بچائے۔

۳ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ

۳ اے پروردگار! اس جگہ کو ٹھوکان بناد

اٰمِنًا وَاَرْزُقْ اَهْلَهُ مِنْ
الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(بقرہ - ۱۷)

۴ رَبَّنَا اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ

(بقرہ - ۱۷)

۵ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

(بقرہ - ۲۰)

۶ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِْنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا (بقرہ - ۲۰)

اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ
اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں - عمدہ
پھل اور نافع روزی کر

۴ اے ہمارے پالنے والے ہماری
محنت قبول فرما۔ بیشک تو سمیع اور
علیم ہے۔

۵ اے ہمارے مالک! تو دنیا میں بھی
ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں
بھی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب
سے بچا۔

۶ اے مالک! اگر (کام کرنے میں)
ہم نے بھول چوک ہو جائے تو گرفت نہ کر

۷ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِنَا (لقمہ - غ)

۸ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَتَ
لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ
لَنَا وَارْحَمْنَا - أَنْتَ مَوْلَانَا
فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
(لقمہ - غ)

۹ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ

(لقمہ - غ)

۷ اے مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال
جو ہم سے پہلوں پر تو نے ڈالا تھا۔

۸ اے پروردگار! وہ ذمہ داری ہم پر
نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔
ہمیں معاف کر۔ ہمیں بخش دے۔ ہم پر
رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہموں کا درویش
مقابلہ میں غالب رکھ۔

۹ اے ہمارے پالنے والے! سیدھا
راستہ دکھانے کے بعد ہمارے دل کو ڈانوا
ڈول نہ کر۔ اپنی جناب سے ہمیں رحمت
عطا کر۔ بیشک تو بہت انعام بخش

والا ہے۔

۱۰ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

(آل عمران ۷)

۱۱ رَبَّنَا إِنَّنا أَمْتًا فَاعْفُ رُنا
ذُنُوبنا وَ قِناعذاب النارِ
(آل عمران ۸)

۱۲ اَللّٰهُمَّ مَا لِكَ الْمَلِكِ يُؤْتِي
الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءٍ وَ تَنْزِعُ
الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءٍ وَ تُولِعُ
مَنْ تَشَاءُ وَ تُدِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ تُوَجَّهِ السَّلَامُ

۱۰ اے مالک! یقیناً تو قیامت کے دن
سب انسانوں کو جمع کرے گا۔ اللہ
وعدہ مقررہ کے خلاف کبھی نہیں
کرتا۔

۱۱ اے ہمارے پالنے والے! ہم ایمان
لائے۔ اس لئے ہمارے گناہ بخشتے
اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔

۱۲ اے اللہ! تو ہی شہنشاہی کا مالک ہو۔
جس کو چاہتا ہو بادشاہی دیتا ہو۔ اور
جس سے چاہتا ہو چھین لیتا ہو۔ جسے
چاہتا ہو عزت دیتا ہو اور جسے چاہتا
ہو ذلت دیتا ہو۔ تیرے ہی دست قدرت
میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ یقیناً تو

فِي النَّهَارِ وَلَوْ لَجَّ النَّهَارُ فِي
الَّيْلِ وَمُخْرَجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَمُخْرَجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ وَ
تَرْكُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝

(آل عمران - ع)

۱۳ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۝

(آل عمران - ع)

۱۴ رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَ
اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتَبْنَا
مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝

(آل عمران - ع)

ہر ایک چیز پر قادر ہو تو ہی رات کو دن میں
اور دن کو رات میں داخل کرتا ہو تو ہی
بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہو تو ہی جاندار
کو بے جان کرتا ہو جس کو چاہتا ہے
بے اندازہ روزی عطا فرماتا ہے۔

۱۳ اے رب! اپنی جناب سے مجھے
ایک پاک اولاد عطا فرما۔

۱۴ اے ہمارے مالک! جو کچھ تو نے نازل
کیا اس پر ہم ایمان لائے اور ہم نے
رسول کی تقلید کی۔ پس ہمارا نام شاہدین
کی فہرست میں لکھ لے۔

۱۵ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا

فِي أَمْرِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا أَلَمْ نَكُنْ

وَالصِّرَافَ عَلَىٰ قَوْمٍ نَكُفِّرِينَ

(آل عمران - ۱۵)

۱۶ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ

فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ أَنْصَارٍ

(آل عمران - ۱۶)

۱۷ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي

لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ

فَأَمْنًا بِرَبَّنَا فَاعْفُ لَنَا

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا

وَوَفِّقْنَا مَعَ الْآبِرَارِ

۱۵ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے

اور ہم نے اپنے کام میں جو بے اعتدالی

کیں انہیں معاف فرما اور ہمارے قدم حاد

(سقطہ) عطا فرما اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد

۱۶ اے ہمارے مالک! جس کو تو نے دوزخ میں

داخل کیا اسکو رسوا کر دیا۔ اور ظالم کا

کو کوئی مددگار نہیں۔

۱۷ اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے

والے کو سنا وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے اور

کہتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان

اسے ہمارے رب ہیں بخش دے۔ ہمارے

برائیوں کو دور کر دے اور نیکوں کے

(آل عمران - ع)

۱۸ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدُتُنَا

عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِعَادَ

(آل عمران - ع)

۱۹ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ

الَّتِي لِمِ أَهْلِهَا ۖ وَاجْعَلْ لَّنَا

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ

لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا ۝

(النساء - ع)

۲۰ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ

السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا

وَاخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۝

کے ساتھ موت دے۔

۱۸ اے ہمارے رب! تو نے اپنے پیغمبروں

جو وعدہ فرمایا ہے عطا کر۔ اور قیامت کے دن

ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے

خلاف نہیں کرتا۔

۱۹ اے ہمارے رب! ہم کو اس جگہ سے

نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔ اپنی

جگہ سے ہمارے لئے معاون و

مددگار پیدا کر۔

۲۰ اے ہمارے رب! پروردگار! ہمارے لئے آسمان

سے خوانِ نعمت اتار جو ہمارے زمانے

والوں کے لئے اور ہمارے بعد آنے والوں کے

وَارْزُقْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ
الْرَازِقِينَ ط

(مائدہ - ۱۵)

۲۱ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا
أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝

(مائدہ - ۱۶)

۲۲ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

(اعراف - ۹)

۲۳ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ ۝ (اعراف - ۱۲)

لے باعثِ مسرت رہے اور تیری
طرح میں نشانِ امتیازی ہو یعنی ہمیں

نصیب کی بیشک تو ہی بہترین دے رہی ہیں

۲۱ اے اللہ! میرے دلیں جو کچھ ہو جانتا

ہے اور جو کچھ تیرا ارادہ ہو اسے میں نہیں

جانتا بیشک تو ہی سب پوشیدہ باتوں

کا خوب جاننے والا ہے۔

۲۲ اے ہمارے پالنے والے! ہم نے خود

ہی اپنے آپ پر ظلم کیا اگر تو نے ہمیں نہ

بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً بہت

نقصان اٹھائیں گے۔

۲۳ اے ہمارے رب تو ہمیں ظالم قوم

کے ساتھ نہ کر۔

۲۳ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط

(توبہ - غ)

۲۵ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

الظَّالِمِينَ وَبِحَنَانِ رَحْمَتِكَ

مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ط

۲۶ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ

الْفَاتِحِينَ ۝ (اعراف - غ)

۲۷ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِإِحْيٰى وَ

ادْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ

ارْحَمُ الرَّاحِمِينَ ط

۲۳ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ صرف وہی

ایک معبود ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

اور وہی عظیم الشان تخت حکومت کا

مالک ہے۔

۲۵ اے ہمارے مالک تو ہم کو ظالموں کا تختہ

مشق سے نہ بنا اور اپنی رحمت سے

کافروں سے نجات دے۔

۲۶ اے ہمارے پروردگار! ہماری اور قوم

کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے۔

کیونکہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۷ اے مالک! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے

اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔

کیونکہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

(اعراف - ۱۸)

۲۸ اَنْتَ وَلِيْنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝
وَ اَلْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ اِنَّا
هٰدِنَا اِلَيْكَ ط

(اعراف - ۱۹)

۲۹ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ
اَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ
(ہود - ۸)

۳۰ رَبِّ قَدْ اَتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ
وَعَلَّمَتْنِي مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
فَاَطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

۲۸ اے اللہ! تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں
بخشنے سے ہم پر رحم فرما۔ تو ہی بہترین
بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے اس دنیا
میں اور آخرت میں خوش حالی دے دی
کر۔ ہم تیری جناب میں رجوع ہو گئے
ہیں۔

۲۹ اے پروردگار! تو مجھے اس بات سے
بچا کہ میں تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا
مجھے علم نہ ہو۔

۳۰ اے پروردگار! تو نے مجھے حکومت دی اور
خواب کی تفسیر کا علم سکھایا۔ تو ہی زمین و
آسمان کی فطرت کا خالق ہے۔ تو ہی دینا

أَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالحَقِّقْنِي
بِالصَّالِحِينَ ط

(یوسف - ع)

۳۱ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا
وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ
الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّونَ
كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ يَّبْعِدْ
فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي
فَإِنَّكَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

(ابراہیم - ع)

۳۲ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذَمِيرِي
بُؤَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَنِيكَ

و آخرت میں میرا کار ساز ہے۔ مجھے
ایک مسلم کی موت دے اور نیک
بندوں میں مجھے شامل کر۔

۳۱ اے مالک! اس سرزمین کو یا شہر کو
پر امن بنا رکھ۔ اور مجھے اور میری
اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ اے رب!
ان بتوں بہتوں کو بھلایا تو جو میری
پیروی کرے وہ میرا ہی اور جو میرا کٹنا
نہ مانے تو ہی رجم اور بخشش کرنے
والا ہے۔

۳۲ اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیرے
حرم و اٹھ (کعبہ) کے پاس غیر

الْحَرَمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ
(ابراہیم - ج)

۳۳ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا خَفِيَ وَمَا
نُوعِنُ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ
مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
وَهَبَ لِي عَلَى الصَّبْرِ
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ
رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ
(ابراہیم - ج)

نزو عہ سرزمین میں بایا۔ اس لئے
لے پروردگار کہ وہ نماز و عبادت کے
پابند رہیں پس تو لوگوں کے دل انکی
طرف مائل کر دے اور ان کو پھل اور انج
روزی کو تاکہ وہ شکر کریں۔

۳۳ لے ہمارے پروردگار! بیشک تو جانتا
ہے جو کچھ ہم غیبی طور پر کرتے ہیں اور جو
کچھ بر ملا کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی
جناب میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی
بہترین حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہو
جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل
اور اسحق دو بیٹے عطا فرمائے یقیناً
میرا مالک دعا کا سننے والا ہے۔

۳۳ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِي - رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ

دُعَاءُ ۵ (ابراہیم - ع)

۳۵ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ

الْحِسَابُ ۵ (ابراہیم - ع)

۳۶ رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ

وَاَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ

وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ

سُلْطٰنًا نَصِيْرًا ۵

(نبی اسرائیل - ع)

۳۷ رَبَّنَا اِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةٌ

وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

۳۳ اے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز

کا پابند رکھ۔ اے پروردگار دعا

قبول فرما۔

۳۵ اے میرے والد! مجھے، میری والدین

کو اور ایمان والوں کو قیامت کے

دن بخش دینا۔

۳۶ اے پروردگار! تو مجھے جہاں داخل

کرے اور لے جائے وہ سچائی کی جگہ

ہو اور جہاں نکال لائے وہ بھی سچائی

ہی کا مقام ہو۔ اور اپنی جناب سے ایسا طبع

عطا فرما جس میں تیری غیر فانی نصرت ہو۔

۳۷ اے ہمارے والد! لے اپنی جناب سے

ہمیں اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے

رَشَدًا۔ (کف۔ غ)

۳۸ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنْ الْعَظْمُ مِنِّیْ

وَاسْتَعَلَ الرَّاسُ شَيْبًا

وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَاكَ رَبِّ

شَقِيًّا وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ

مِنْ وَّرَائِیْ وَ كَانَتْ اُمْرًا لِّیْ

عَاقِرًا فَهَبْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ

وَلِیًّا یَرْتَضِیْ وَ یَرِثُ مِنِّیْ

اِلٰی یَعْقُوبَ ج وَ اجْعَلْهُ رَبِّ

رَضِیًّا ۝ (مریم۔ غ)

۳۹ رَبِّ اسْخَرْ لِّیْ صَدْرِیْ وَ

یَسِّرْ لِّیْ اُمْرِیْ وَ احْلِلْ عَلَیَّ

مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُ قَوْلِیْ ۝

کام میں کامیابی کے اباب مٹا کر دے۔

۳۸ اے مالک! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی

ہیں اور سر کے بال سفید ہو گئے ہیں۔

میں تیری جانب میں دعا کر کے کبھی مراد

نہیں ہا میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں

سے ڈرتا ہوں (کہ نہ معلوم وہ میرے

پچھے جا نیشن ہوں نہ ہوں) اور میری

بیوی! بچھڑے پس اپنی جانب ایک

عطا فرما جو میرا اور اولاد یعقوب کا وارث

ہو اور اسے پروردگار! اُسی پر گزیدہ اور پسند

۳۹ اے رب! میرا سینہ کھول دے (میں نے مجھے

بہت ذہن اور طبع بنا دے) میرا کام میرے

لئے آسان کر دے اور میری زبان کی

گڑ کھول کر لوگ میری باپھی طرح سمجھ گئیں۔

۴۰۔ اے تربیت کنیو الے مالک میرے علم کو بڑھاتا رہ۔

۴۱۔ کوئی مجھ کو نہیں مگر صرف تُو۔ تو ہر طرح

کے عیب نقص سے پاک ہے۔ واقعی

میں ہی ظالم گنہگار ہوں۔

۴۲۔ اے پروردگار! مجھے تنہا نہ رکھ

(کوئی اولاد عطا کر جو وارث ہو) گو تو

ہی سب سے بہتر وارث ہے (کیونکہ غیر فانی ہے)

۴۳۔ اے پالتے والے! مجھے ایک مبارک

مقام پر اتار دے! کیونکہ تو ہی بہتر

اتارنے والا ہے۔

۴۴۔ اے پروردگار! میں تیری جناب میں

شیاطین کے دوسرے اور تکلیف سے

۴۰۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ - ع)

۴۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(انبیاء - ع)

۴۲۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّ

أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

(انبیاء - ع)

۴۳۔ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا

وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ

(المومنون - ع)

۴۴۔ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ

الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ

أَنْ يَحْضُرُونَ ۝

(المؤمنون - ع)

۳۵- رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

(مؤمنون - ع)

۳۶- رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

وَذُرِّيَّتِنَا قِسْرَةً آغْنِنِي

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

(الفرقان - ع)

۳۷- رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ

الْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝

وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ

فِي الْآخِرِينَ - وَاجْعَلْنِي

پناہ چاہتا ہوں۔ اور اے مالک!

بھی پناہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس میں

۳۵- اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان

لائے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم

کر کہ تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔

۳۶- اے ہمارے پروردگار! ہماری بیوی

اور اولاد کی خوشحالی سے ہماری آنکھیں

ٹھنڈی رکھ اور ہم کو نیک اور پرہیزگار

لوگوں کا سر دار بنادے۔

۳۷- اے میرے مالک! مجھے علم و حکمت

عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں

شامل کر اور متاخرین میں میرا ذکر

نیک جاری رکھ اور جنتِ نعیم کے

مِنْ وَرَثَةِ حَبَّةِ النَّعِيمِ
وَاعْفُرْ لَابْنِي إِنَّهُ كَانَ
مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَا تُخْزِنِي
يَوْمَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ
آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝
(الشعراء)

۳۸- رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ
فَأَفْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا
وَسَجِّتْ لِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ - (الشعراء)
۳۹- رَبِّ هَجِّنِي وَاهْلِي مِمَّا
يَعْمَلُونَ ۝

مستحقین میں مجھے رکھ - اور میرے
باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہ ہو۔
اور جس دن سب زندہ ہو کر اٹھیں
اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔ وہ ایسا
دن ہوگا کہ مال و اولاد نفع نہ دیں گے
مگر ماں جو اللہ کے پاس قلب سلیم
(صحیح دل) لے کر آئے گا۔

۳۸- اے پروردگار میری قوم نے مجھے
بھٹلایا۔ اس لئے میرے اور ان کے
درمیان فیصلہ کر دے۔ اور مجھ اور
میرے ساتھیوں کو نجات دے۔
۳۹- اے پروردگار! مجھے اور میرے
مستحقین کو خالصین کے اعمال سے

(الشعراء - ع)

۵۰۔ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَذِلِّ لِي
يَسْرَتَكَ فِي عِبَادِكَ
الصَّالِحِينَ۔

(النمل - ع)

۵۱۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ
شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ
الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا
يَمَسُّنَا فِيهَا نُصَبٌ وَلَا

(دجال و عذاب سے) نجات دے۔

۵۰۔ اے پروردگار! مجھے توفیق دے

کہ میں تیری نعمت کا شکر کر دوں جو

تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا

فرمائی۔ اور میں نیک عمل کر دوں جو

تو پسند کرتا ہو۔ اور مجھے اپنی نیک

بندوں میں اپنی رحمت سے داخل

فرما۔

۵۱۔ حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے

ہم سے غم و اندوہ دور کر دیا۔ یقیناً

ہمارا مالک بخشنے والا اور قد شانس

ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں غیر

فانی جگہ میں اتارا جہاں نہ ہم کو

يَمْسُنَانِيهَا لُغُوبٌ -

(فاطر - ع)

۵۲- رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ

(صافات - ع)

۵۳- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي

مُلْكًا لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ

مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ

الْوَهَّابُ - (ص - ع)

۵۴- رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

کوئی تکلیف ہے اور نہ تکمان -

۵۲- اے پروردگار! مجھے نیک اولاد

عطا فرما -

۵۳- اے رب! مجھے بخش دے - اور

مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے

بعد کسی سے ویسی نہ ہو سکے بیشک

تو بہت بڑا فیاض ہے -

۵۴- اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے

اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے

پہلے ایمان لائے تھے اور ہمارے دلیں

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا

ہونے دے - بے شک تو بہت

(المحشر - ع)

۵۵- رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝

(الدخان - ع)

۵۶- رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ
اَنْبَتْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

(ممتحنہ - ع)

۵۷- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا

رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ۝

(ممتحنہ - ع)

شفقت اور رحمت والا ہے۔

۵۵- اے ہمارے رب! ہم پر سے یہ

عذاب و تکلیف ہٹا دے۔ کیونکہ ہم

دین ہیں۔

۵۶- اے ہمارے رب! تیرے دین پر تکیہ کرتے ہیں! ہم تجھ ہی

پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تیری ہی طرف رجوع کرتے

ہیں۔ تیرے ہی پاس ہیں پناہ دل سکتی ہیں۔

۵۷- اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کا

تختہ مشق نہ بنا۔ اے ہمارے

رب! ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو بڑی

زبردست حکمت والا ہے۔

۴۔ امثالِ قرآنی

مذہبین، دوولے۔ غیر مستقل مزاج اور کمزور عقیدہ والوں کی مثال

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْ

۱۔ اُن کی مثال اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے

آگ لگائی اور جب اُس نے گرد پیش

کو روشن کر دیا مگر اللہ نے روشنی

پھین لی اور ان کو تاریکی میں چھوڑ دیا

جس میں کچھ نہیں دیکھتے۔

قَدَنَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا

حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ

وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ

لَا يَبْصُرُونَ ۝

(بقرہ - ع)

۲۔ یا یہ مثال ہے کہ آسمان خوب بارش

ہو رہی ہو اس میں تاریکی ہو اور کبھی

کی چکا در کو لک۔ ایسے موقع پر وہ موت

کے خون سے اپنے کانوں میں انگلیاں

۲۔ اَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ

ظُلُمَاتٌ وَّرَعْدٌ وَهْبٌ ۝

يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ فِي

اُذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ
 مُخِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ يَكَادُ
 الْبَرْقُ يَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ
 كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْفِيهِ
 وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا
 وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ
 وَأَبْصَارَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(بقرة - ۲۰)

۳- إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ
 كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ
 تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ
 فَيَكُونُ ۝

ٹھونس رہے ہوں۔ حالانکہ اللہ کا فرشتہ
 پر ہر طرح حادی ہو۔ کبھی ایسی چلتی
 ہے کہ معلوم ہوتا ہے ان کی بینائی
 زائل کر دے گی۔ جب (اس چمکے)
 روشنی ہوتی ہے تو راستہ دیکھ لیتے ہیں اور
 تھوڑی دور چلتے ہیں اور جب بندھیرا
 ہو جاتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اگر
 اللہ چاہے تو انکی سماعت اور بصارت دونوں

چھین لے کہ بیشک وہ ہر بات پر کامل قدرت رکھتا ہے
 ۳- اللہ کی جناب میں عیسیٰ کا بے باپ کے
 پیدا ہو جانے کی مثال آدم کی پیدائش
 ہے، جس کو اس نے مٹی سے بنایا
 اور حکم دیا کہ ہو جا (بس اس کے

(آل عمران - ع) | ارادہ کے مطابق) وہ ہو گیا۔
 اشارہ۔ کُنْ فَيَكُونُ کسی مخلوق یا کائنات کی تخلیق کے ذکر میں

جایا الفاظ وارد ہوئے ہیں ان سے مراد ”ارادہ خداوندی“
 یا ”مشیتِ اسی“ ہے چنانچہ ایک جگہ ”ان پاک ہیں
 اس کی تفسیر ہے۔

”إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَا أَن نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ“ (یس - رکوع آخر)
 یعنی جب ہم کسی چیز کو جو دیں لانے کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ
 ارادہ ہی بمثل ”کن“ ہے اور اسی سے وہ چیز وجود میں
 آجاتی ہے۔

الغرض اللہ کے سوا سب کسی چیز کے بنانے میں ”اسباب“ کے
 محتاج ہوتے ہیں مگر اس کو اسباب اور سامان کی ضرورت نہیں،
 صرف ارادہ ہی کافی ہے۔ ارادے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ وہ

چیز اُسی دقتِ عالمِ وجود میں آجائے یا برسوں میں۔ وہ مصلحتِ عالم
کا بہترین علیم ہے اس کا فعل حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ کائنات
یا اس کے کسی حصّہ کے لئے جب کسی چیز کی ضرورت دیکھتا ہے
یا مصلحت سمجھتا ہے عین اُسی دقت وہ چیز موجود، مخلوق
اور مشہود ہو جاتی ہے۔

۴۔ زمین پر چلنے والے حیوان اور ہوا
میں بازوؤں سے اُڑنے والے
پرندے تمہاری ہی طرح اُمیتیں اور
جامعیتیں ہیں۔

۳۔ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ
إِلَّا أُمَّةٌ أَمْثَلَكُمْ
(مائدہ - ع)

۵۔ کیا وہ آدمی جو مُردہ تھا، ہم نے اُسے
زندہ کیا اور اُسے ایک روشنی دیدی
جس سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا
پھرتا ہے، اُس آدمی جیسا ہو سکتا

۵۔ أَوْ مِنْ كَانَ مَيِّتًا فَاحْيَيْنَاهُ
وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ
فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلَهُ فِي
الْظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

سَمَاء (انعام - ۱۵) | ہی؟ جو ایک یونین اور اس سے باہر نہیں نکلتا
 اشارہ - یہ مومن اور کافر کی مثال ہے۔

۶ - هُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ
 بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
 حَتَّىٰ إِذَا أَقْلَّتْ سَحَابًا
 ثِقَالًا سَقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ
 فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا
 بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
 كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ
 تَذَكَّرُونَ

۶ - وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے
 ہواؤں کو خوش خبری کے طور پر بھیجتا
 ہے۔ پھر وہ دقت آتا ہے کہ وہ
 بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی
 ہیں۔ جن کو ہم مردہ زمین کی طرف
 دوڑ جانے کا حکم دیتے ہیں۔ اور
 پانی برساتے ہیں پھر اس سے انواع
 و اقسام کے اناج اور پھل پیدا کرتے
 ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو (ایک دن)
 بکالینگے۔ اس بارے میں ہم نصیحت حاصل کرتے

(اعراف - ۵۷)

اشارہ - بارش سے پہلے آفتاب کی شدت سے زمین مردہ ہو جاتی ہے، اس پر سبزہ اور

رُئیدگی کا کہیں نشان نہیں آتا۔ مگر چند ہی روز کی بارش سے ہر طرح سرسبزی نظر آتی ہے پس جو خالق مژدہ زمین کو اندر نو سرسبز کرنے پر قادر ہے تو زمین مرد کو بھی دوبارہ اُبھا سکتا ہے۔

۷۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرِجُ نَبَاتَهُ

۷۔ جو اچھی زمین ہوتی ہے، اللہ کے حکم سے

بِأَذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ

اُس میں پیداوار بھی خوب ہوتی ہے اور

لَا يَخْرِجُ إِلَّا نَجَسًا

جو بُری ہوتی ہے اُس میں بہت

بہی کم۔

(اعراف - غ)

اشارہ۔ فطرت اور استعداد کے مطابق ہی فیض پہنچتا ہے۔

۸۔ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

۸۔ دُنیاوی زندگی کی مثال یہ ہے کہ جیسے

كَمَاءٍ أُنزِلْنَا مِنْ السَّمَاءِ

آسمان سے پانی برسیا جس سے زمین

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ

کی پیداوار خوب گھنی نکل آئی جس کو

مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ

انسان اور چوپائے کھاتے ہیں جیسے

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ

نے اپنی پوری زینت اور سرسبزی

زُخْرُفَهَا وَاتَّزَيْنَتْ وَ

چل کر لی اور اسکے مالک نے خیال

ظَنُّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ
عَلَيْهَا أَنَّهُ أَمْرٌ نَالِيلاً
أَوْ هَارَاجَجَ لَهَا حَصِيدًا
كَأَنَّ لَمْ تَغْنِ بِالْأَمْسِ
(رولنس - ع)

۹- أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا
فَاخْتَمَلَ السِّلْطُ نَزْدًا
سَرَابِيَاءَ وَمِمَّا يُوقِدُونَ
عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ
حُلِيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ نَزْدًا
مِثْلُهُ ط كَذَلِكَ يَضْرِبُ
اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ط

کر لیا کہ اب کیا اب تو اس پیداوار
پر قابض ہیں تو یکایک ہمارے
حکم سے ایک حادثہ رات یا دن
میں آپڑا اور ہم نے اس کو ایسا
صاف کر دیا گویا کھل کچھ تھا ہی نہیں
۹- اللہ نے آسمان سے پانی برسیا جس سے
دریا اور ندیاں اپنی مقدار کے مطابق
بہنے لگیں۔ اور سیلاب اوپر اوپر جھاگ
پیدا کی۔ ایسی جھاگ زیور اور دوسری
چیزیں بنانے کے لئے جب حاتوں
کو آگ میں گھلاتے ہیں تب پیدا ہوتی
ہے اللہ حق و باطل کی ایسی ہی
مثال دیتا ہے۔ دیکھو جھاگ تو

بخیر اور ناکارہ ہو کر معدوم ہو جاتی
ہے اور جو چیز انسان کے کار آمد
ہے اور نفع پہنچاتی ہے وہ دنیا میں
باقی رہتی ہے۔ اللہ ایسی مثالیں
بیان فرماتا ہے۔

فَاَمَّا التَّرْبَدُ فَيَذْهَبُ
جُفَاءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْاَمْثَالَ - (رعد - ۷)

تفسیر - ۱۔ پانی، سونا، چاندی اور دوسری قسم کی دھاتیں انسان کے نفع کے لئے

ہیں نیک آدمی اور عمل صالح ایسی ہی چیزوں کے مثل ہیں۔

۲۔ جھاگ جو پانی اور پگھلی ہوئی دھاتوں پر اٹھتی ہے حقیر اور ناپائیدار

شے ہے۔ بُرا آدمی اور بد عملی اسی کے مشابہ ہے۔

۳۔ دنیا میں پائیداری اُسی وجود کو ہوتی ہے جو انسان کے لئے نفع بخش ہو

۴۔ دنیا میں وہ وجود بہت حقیر اور ناپائیدار ہے جس سے انسان کو فائدہ

نہیں پہنچتا۔

اس آیت میں سلسلہ بقائے اصلح کی معجزانہ تشریح ہے کہ جو دنیا میں

جس قدر مفید و نفع بخش ہوگا اُسے اسی قدر پامرداری ہوگی۔

۱۰- مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا ابْرِيْعُمْ
اَعْمَالَهُمْ كَزَمَادٍ اشْتَدَّتْ
بِهَ الرَّيْحِ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ
لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى
شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ
الْبَعِيدُ۔

(ابراہیم - ع)

۱۱- اَلْمُرْكِبُ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ
فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۚ تُؤْتِي
اُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ يَّادِّنِ

۱۰۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے انکار

کرتے ہیں یا اس کی کسی قسم کی ناشکری

کرتے ہیں۔ ان کے اعمال کی مثال

یہ ہے کہ راکھ ہو اور آندھی کے دن

اس پر زور کی ہوا چلے اور اڑا لیا

ایسے لوگ اپنی محنت و کسب پر کچھ بھی

قدرت نہیں رکھتے۔ یہی بہت دور کی گمراہی

۱۱۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے اچھی

بات کی مثال کس طرح دی ہے۔ اسکی

مثال ایک عمدہ اور پاکیزہ درخت

کی ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوط ہو۔

اور اسکی شاخیں اوپر بھی اوپر بھی پھیلی

رَبِّهَا وَيُضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

(ابراہیم - ع)

جاری ہوں اور اپنے پیدا کرنے والے کے حکم سے ہر فصل میں وہ میوہ دیتا رہے اللہ انسان کے لئے مثالیں سلے گیا فرماتا ہو کہ وہ اس بصیرت حاصل کریں۔

اشارہ - کلمہ طیبہ (اچھی بات) بہت وسیع معنی میں ہے۔ اس سے مراد پاکیزہ

کلام - عمل نیک اور نیک آدمی ہیں کہ ان کے اثرات و نقوش غیر فانی ہیں۔

۱۲- مَثَلُ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنْ شَجَرَةٍ

خَيْرَةٍ ۝ اجْتَنِبْتُ مِنَ فَوْقِ
الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

(ابراہیم - ع)

۱۲- بُرَىٰ بَاتِ كِي مَالِ اُس ناپاک اور خراب درخت کی ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر کھو کھلا سا ہو اور ذرا بھی قوت نہ رکھتا ہو (ہوائی ایک دانی جیسے گرا دے)

اشارہ - کلمہ خبیثہ کا مفہوم کلمہ طیبہ کے تضاد و متخالف ہے۔

۱۳- وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ

كَسْرٌ بِبَقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ

۱۳- جو کافر ہیں ان کے اعمال مثل چھوڑ کر تھک ہیں جس کو پیاسا دور سے

الْظَّمَانِ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا
جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا
جَدَّ اللَّهُ عِنْدَهُ فَوْقَهُ
حِسَابُهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ
الْحِسَابِ - اَوْكَظَلُمْتُ فِي
بَحْرِ لَحْيٍ يَتَّشَاهُ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهِ سَكَابُ طُلُمَاتٍ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا
اُخْرِجَ يَدُهُ لَمْ يَكَدْ يَرِيهَا
وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ
نُورًا فَلَهُ مِن نُّورٍ

(نور - ع)

پانی سمجھتا ہے مگر جب اُس کے قریب
آتا ہے تو کچھ نہیں پاتا ایسا کہ فرشتہ کے
پاس جیٹ ٹھہرے گا تو پورا پورا احباب کے
دیکھا اور اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے
یا ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے بہت
عمیق سمندر میں تاریکی ہو جس کے اوپر
میں در موج چھائی ہو۔ اور اس کے
اوپر ابھر ہو اور اس طرح تاریکی پر تاریکی
چھائی ہو، حتیٰ کہ جب اپنا ہاتھ نکالے
تو ذرا بھی نہ دیکھ سکے۔ ہاں اللہ جس کو
نور ہدایت نہ دے اسے کہیں سے
کوئی نور نہیں مل سکتا۔

۱۴- مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ
وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ
وَلَا الْأَمْوَاتُ
(فاطر - ع)

عالم اور جاں، مسلم اور کافر کی مثال ہے

۱۵- تَصَرَّبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا
فِيهِ شَرٌّ كَأَنَّ مُتَشَابِهِينَ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ
هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا
(زمر - ع)

۱۴- نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ
تاریکی اور روشنی سایہ اور دھوپ برابر
ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح زندے اور
مردے بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۵- اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی
کہ ایک شخص غلام ہے جس میں کمی بیشی
(ساجھی) ہیں یہ شرکار اس غلام کی لکیت
سے متعلق جھگڑا کر رہے ہیں۔ کیا ایک شرکار
آدمی ہو جو پورا ایک ہی آدمی کا غلام
تو کیا ان دونوں غلاموں کی مثالیں ہو سکتی ہیں؟

اشارہ :- یہ شریک اور موصد کی شال ہے۔

۵-۱ سلام

۱- اللہ کے نزدیک سب سے بہتر طریق یا مذہب اسلام ہے۔

۲- بلحاظ مذہب اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ ہی کے آگے جھکتا ہے نیک عمل کرتا ہے اور نہایت اخلاص سے ملت ابراہیم کی پیروی کرتا ہے۔

۳- اللہ نے تمہارے لئے دین (اسلام) کوئی ٹھکی نہیں رکھی (یعنی اسلام آسان مذہب ہے) پھر ہم نے تجھے اپنے حکم سے ایک خاص طریقہ پر رکھا۔ تو اُسی پر چل۔ اور جاہلوں

۱ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (پ۔ ع)

۲ مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاَتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا (نساء ع)

۳ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج ع)

۴ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا

کی خواہشات کی پیروی
نہ کر۔

تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ۝

(المائدہ - ع)

۵۔ اسلام تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب

۵۔ مِلَّةَ آبَائِكُمْ اِبْرَاهِيمَ هُوَ

ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے

سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ

”مسلم“ رکھا۔ اور اس باب میں رسول

قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ

تمہارے سامنے ایک کامل نمونہ مسلم

الرَّسُولَ شَهِيدًا

رہیں اور تم دنیا کے لوگوں کے

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ

سامنے نمونے رہو

عَلَى النَّاسِ (ج - ع)

اشارہ (۱) سلام کے معنی ”گردن جھکانا“ اور ”فرماں برداری کرنا“ ہیں۔

(۲) مسلم وہ ہے جو احکام الہی کے سامنے اپنی گردن جھکا دے۔

(۳) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک کامل نمونہ مسلم تھے۔

(۴) تمام مسلمانوں کو دنیا کے سامنے اللہ کے فرماں بردار ہو کر نمونہ پیش کرنا چاہئے

۶ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ
حَنِيفًا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ
الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ صُنِّبَيْنِ
إِلَيْهِ وَالْقُوَّةُ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْرِكِينَ
مِنَ الَّذِينَ فَسَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا ابْتِيعَاءَ كُلِّ حِزْبٍ
بِمَالِدَيْهِمْ فِرْعَوْنَ ۝

(روم - ع)

۶ تو صرف دینِ خالص ہی پر قائم رہ
(جو صرف اللہ کی عبادت و اطاعت
کا حکم دیتا ہے) یہ اللہ کا وہ قانون
طبعی جو جس پر اُس نے انسان کو پیدا
کیا (یعنی انسان کی فطرت اسی دین کے
موافق ہے) اور اس قانون میں تبدیلی
مکن نہیں۔ اسی لئے یہ مذہب بہت سیدھا
ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ دیکھو اسی
اللہ کی طرف متوجہ رہو، اس کی نافرمانی
سے بچو، نماز کی پابندی کرو، شرک نہیں چاہو
جنہوں نے مذہب میں پھوٹ ڈال دی اور
کئی گروہ میں بٹ گئے۔ اب ہر گروہ کے
پاس جو کچھ ہے اسی پر اترا رہا ہے۔

۴۔ م

- ۱۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ (پ۔ ۳۔ ع۔ ۳۴)
- ۱۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔
ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی
میں لے آتا ہے۔

اشارہ۔ (۱) تاریکی سے مراد مصیبت اور جہالت ہے اور روشنی سے مراد راحت اور علم۔
مومن اور مسلم کو اللہ روشنی میں رکھتا ہے۔

- ۲۔ اِذْلَیْلَہٗ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْرَافَہٗ
عَلٰی الْکٰفِرِيْنَ۔
(مائدہ۔ ۵)
- ۲۔ مسلم، مومنوں کے سامنے عاجزی
اور انکساری والا اور کافروں کے مقابلہ
میں نہایت سخت ہو گا۔

- ۳۔ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ
(مائدہ۔ ۵)
- ۳۔ مسلم، لامت گر کی لامت سے
نہیں ڈرتے ہیں۔

- ۴۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا
- ۴۔ بیک مومن وہی ہیں کہ جب ان کے

ذِكْرَ اللَّهِ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
وَإِذَا أُتِلَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ
زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَعَلَىٰ
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
(انفال - ع)

سانے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے
دل کانپ جائیں اور جب ان کے
سانے اسکی آیتیں پڑھی جائیں تو
ان کا ایمان اور یقین بڑھ جائے۔ جو
اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں۔ جو
نماز کے پابند ہوں اور ہماری دی
ہوئی روزی میں سے مناسب موقع پر
خرچ کریں۔ ایسے ہلکے درجیت مومن ہیں۔

اس طرح مومن میں پانچ صفتیں ہوتی ہیں۔

- ۱۔ اللہ سے ڈرتا ہے۔
- ۲۔ قرآن پاک سے اُسے شغف ہوتا ہے۔
- ۳۔ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہے۔
- ۴۔ نماز کا پابند ہوتا ہے۔

۵۔ اپنی کمائی مناسب اور جائز موقع پر خرچ کرنا رہتا ہے۔

۵ وَإِذَا مَرُّوا بِالْعُومَرُو
کِرَامًا۔

(الفرقان۔ ع)

۵ (مسلمان کا) جب کسی غوبات کی طرف

گزر رہا ہو تو وہ اُس کے پاس نہایت متاثر

بھیجی گئی سیرگاز، گزر جائیں (شریک نہیں تھے)

۶ مسلمان وہیں کہ جہان کے پالنے والے کی

قدرت اور آیات کا ذکر کیا جاتا ہو تو وہ ہر

اور اندھی ہو کر گریں پڑتے اندھا دھند انسان

عمل نہیں کرتے (بلکہ غور و فکر کے عاقلانہ عمل کرتے ہیں)

۶ الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ
رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا
صُمًّا وَعُمُيَانًا

(الفرقان۔ ع)

۷۔ یاد رکھو اللہ کی جماعت (مسلم) ہی

فلاح و کامیابی پائی والی ہے۔

۸۔ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار

ہیں۔

۷ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ۝ (المجادلہ۔ ع)
۸ مَخْنُ الضَّامِرُ لِلَّهِ۔

(صف۔ ع)

۱۔ یہ جملہ حضرت عیسیٰ سے خدایوں نے کہا تھا جبکہ وہ اسلام لائے تھے۔

۲- ہر مسلم کو کھانا چاہئے۔ اور بروقت اس پر عمل کرنا چاہئے۔

۹ دیکھو عنوان "اسلام" ۵

۱۰ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا
بِمَاؤَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ ۝

۱۰ مومن صرف یہی ہیں جو اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان و یقین رکھتے ہیں ایسے
جو کسی طرح کا شک نہ نہیں کہتے اور
اللہ کے فرمائے ہوئے طریقہ پر مال اور
جان کے ذریعہ جہاد کرتے ہیں۔ یہی
لوگ سچے ہیں۔

۷۔ مذاہب عالم غیر مسلم اقوام

۱- لَا تَسْبُو الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُو اللَّهَ عَدُوًّا
بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام - ۱۳)

۱ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے
ہیں۔ ان معبودوں کو تم دشنام دو کہ وہ
پھر خدا پر کہے سمجھو جو اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں گے

۲ اِنَّ هٰذِهِ اُمّتُكُمْ اُمَّةٌ
وَاحِدَةٌ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ
فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطُّ اَمْرٌ
هُم بَيْنَهُمْ رُبُّ اَكْلِ حَرْبٍ
بِمَالَدِيهِمْ فِرْخُونِ ۝
(المنون - ع)

۳- لَا تَجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ
اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَ
قُولُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ
اِلَهُنَا وَ اِلَهُكُمْ وَاحِدٌ وَ
نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

۲ (یہ ارشاد تھا کہ دیکھو) یہ تمہاری امت
در اصل ایک ہی جماعت ہے اور میں تم کا
پروردگار ہوں اس لئے صرف مجھ سے
ڈرو۔ مگر لوگ ایک دوسرے سے کٹ کر
الگ ہو گئے اور انہوں نے نئے نئے مذہب
بنائے۔ اب تو کی پاس کچھ ہی اسی میں لگن ہے۔
۳- جن قوم کے پاس آسمانی کتاب ہو اُس
جھگڑانہ کرو مگر یاں بہت اچھے طریقے سے
اس قوم میں وہ لوگ مشتعل ہیں جو ظالم ہیں
اور ان سے کہو کہ جو احکام ہمارے اور تمہارے
لئے نازل ہوئے ان پر ہمارا یقین ہے۔
ہمارا اور تمہارا مبود ایک ہی ہے۔ ہم
اسی کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

(عنکبوت - ع)

۴- وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً

وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

(یونس - ع)

۵- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا

قَوْمٍ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ

يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْكُمْ وَلَا نِسَاءُ

مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ

خَيْرًا مِّنْهُنَّ - (الحجرات - ع)

۶- قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ

إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

۴- سب لوگ ایک ہی مذہب و طرقتی

پر تھے بعد میں اختلاف

پیدا کر لیا۔

۵- اے ایمان والو! کسی قوم پر نہ ہنسو ممکن

ہے اس میں نیک آدمی ہوں۔ اسی

طرح عورتوں پر بھی نہ ہنسو ممکن ہے

ان میں بھی نیک ہوں۔

۶- کہو! ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور

ہماری طرف جو قرآن نازل ہوا اس

اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب

اور ماوراء اللہ یعقوب پر نازل ہوا ہے

وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ
مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
(لقمر - ع)

اس پر یقین رکھتے ہیں اور موسیٰ، عیسیٰ
اور دوسرے تمام پیغمبروں کے پاس حج احکام
انکے پروردگار کی طرف سے آئے ان پر
بھی یقین ہے ہم انہیں کسی ایک کو جدا نہیں
کرتے تو اللہ کے مسلم ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہے کہ ہر مسلم کو ان تمام انبیاء و کتابوں پر بھی یقین رکھنا چاہیے جن کا ذکر قرآن پائین ہے
فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
فَأَسْتَقِمْوَالَهُمْ (توبہ - ع)
۴۔ غیر فروعی جب تک تم سے سید ہی ہیں
تم بھی ان سے سید ہے رہو۔

۸۔ طریق عبادت کا اختلاف

۱۔ لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَمِنْهَا حَاجَةٌ (مائدہ - ع)
۱۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک
خاص طور طریقہ اور دستور العمل بنادیا۔

۲	ہر قوم اور ہر جماعت کے لئے ہننے ایک خاص طریق عبادت مقرر کر دیا ہے جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں پس لوگ اس امر خاص میں تجھ سے متزعج نہ کریں۔ اور تو اپنے پروردگار کی شان بظاہرہ بیشک تو بہت سیدہ راستہ پر ہو۔	۲	لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُبَايِعُ عَنْكَ فِي الْأُمُورِ أَذًى إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ - (الحج - ۱۷)
		۳	دیکھو منتہی

۹۔ ہر قوم میں پیغمبر آئے ہیں

۱	ہر ایک قوم کے لئے رہنما ہوتا رہا ہے۔	۱	لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد - ۱۷)
۲	کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرائیو والا پیغمبر نہ آیا ہو۔	۲	إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر - ۲۵)
۳	ہننے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ (احکام الہی) ابھی	۳	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ

لَهُمْ (ابراہیم - ع)

۴- وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ

اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ -

(نحل ۳۶)

۵- وَرُسُلًا تَدْعُ

قَصَصْنَا لَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ

قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ

عَلَيْكَ (نساء ۳۳)

۶- دیکھو ”مذہب عالم“ ۵

طرح بیان کرے۔

۴- اور بیشک ہم نے ہر قوم یا ہر جماعت میں

ایک رسول بھیجا اور اس کے ذریعہ یہی حکم

دیا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور

مشرکوں اور شیطانی قوتوں سے بچو۔

۵- اور کئی رسول ہیں جن کے

حالات ہم نے تجھے پہلے ہی سنائے

اور کئی رسول ہیں جن کے حالات ہمیں

سنائے (کیونکہ ضرورت نہیں تھی)

۱۔ انبیاء دنیا دار تھے

۱۔ تجھ سے پہلے جنے رسول ہیں

۱- وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ

بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور بانڈوں
میں چلتے پھرتے تھے (یعنی وہ بھی
انسانی ضروریات رکھتے تھے) اور
دنیاوی کاموں کا روبرو کرتے تھے۔

الرُّسُلَیْنِ إِلَّا أَنْتُمْ
لَيَا كُونَنَّ الطَّعَامَ وَمِشْوَنَ
فِي الْأَسْوَاقِ (زمرہ ۷۰)

۱۱۔ عالم کون ہے؟

۱۔ اللہ سے اس کے وہی بندے
ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔

۱۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ (فاطر ۷۷)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ حقیقی معنی میں عالم ہے
محض بہت سی کتابوں کے پڑھ لینے اور صرف مسائل جاننے سے اللہ کے
تذریک عالم نہیں۔

۱۲۔ مشقی کون ہے؟

۱۔ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ
۱۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم (عبادت کو)

قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ
لَكِنَّ الْبَشَرَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى
الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَ
ابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ
وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ
بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا
وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ
أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَ

وقت) اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف
کرو۔ بلکہ نیک آدمی وہ ہے جو اللہ
آخرت۔ فرشتے۔ کتاب الہی اور
تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے۔ اللہ
کی محبت میں اپنا مال اقارب، یتیم،
مسکین، مسافر اور سائل کو اور غلام
کو آزاد کرنے میں دیتا ہے۔ نماز کی
پابندی کرتا ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے اور
جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے اور عہد
و تکالیف میں سختیوں کا استقلال
سے مقابلہ کرتا ہے۔ ایسے
ہی لوگ سچے ہیں اور یہی مشقی
ہیں۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

(لقمہ - ع)

اشارہ - اس روشنی میں، ظاہری طریق عبادت کا اختلاف جو مختلف پیروان مذاہب میں

کوئی حیر نہیں۔ اصل ہی دس امور ہیں جن میں جس قدر موجود ہونگے اسی قدر وہ

صدقہ و انفاق کے درجہ پر ہوں گے۔

۱۳۔ علمائی سو، نقلی عالم

۱ مولویوں اور پیر فقیروں میں سے بہت

سے ایسے ہیں جو جھوٹ اور کمرے

لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور دین الہی

میں دھڑے اٹکاتے ہیں۔

۲ کیا تم، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور

خود (جب نیکی کا موقع آتا ہے) بول

جاتے ہو؟ حالانکہ تم اللہ کے کتاب کی

۱- إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ

الرُّهْبَانِ لِيَآكُلُونَ أَمْوَالَ

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيُصَدِّقُونَ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (توبہ - ع)

۲- أَتَاْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ

وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ

تَتْلُونَ الْكِتَابَ

(پ۔ ع ۱)

۳۔ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ

ثُمَّ لَمْ يُحْمِلُوها كَمَثَلِ

الْحَمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَالًا

(ع۔ ع ۱)

تفاوت کرتے ہو۔

۳۔ ان لوگوں کی مثال جن کو توریت پڑھایا

گیا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔

اس گدھے کی سی جو جس پر کتابیں

لادی ہوں۔

(۱) یہ آیت بے عمل یہودی علماء کے حال میں نازل ہوئی۔

(۲) ہر بے عمل عالم پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ تبلیغ

۱۔ وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ

إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْعُرْ

وَيْهَوُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

۱۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہوئی

چاہئے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائے

پسندیدہ امور کا حکم دے اور

ناپسندیدہ امور سے باز رکھے یہی

(آل عمران - ع) وہ ہیں جو ظالم پانے والے ہیں۔

۱۵- توحید

- ۱- دیکھو عنوان ”اللہ“
- ۲- دیکھو عنوان ”صرف اللہ سے ڈرو“
- ۳- دیکھو عنوان ”غیر اللہ سے استمداد“
- ۴- دیکھو عنوان ”اسلام“
- ۵- دیکھو عنوان ”اطاعت حق (آزادی)“

۱۶- اولیاء اللہ

- | | |
|--|---|
| <p>۱- اے قوم یہود اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اولیاء اللہ ہو اور دوسرے لوگ نہیں ہیں تو موت کی آزد کرو۔ اگر</p> | <p>۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا
إِنْ زَعَمْتُمْ أَنْكُمْ أَوْلِيَاءُ
لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ</p> |
|--|---|

تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔

فَتَمْنُوا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ

صَادِقِينَ ط (الجمہ غ)

اشارہ - اولیاء اللہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرتے۔

۱۔ محبت الہی

۱۔ جو ایمان و یقین والے ہوتے ہیں

اُن میں سب زیادہ محبت اللہ

کی ہوتی ہے۔

۱- الَّذِينَ آمَنُوا شَدِيدًا

بِاللَّهِ ط (تقریب غ)

اللہ کی محبت کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں :-

۱۔ کائناتِ ارضی و سماوی کے نظام میں غور و فکر سے اللہ کی مالگیر قدرت، خالقیت و

ربوبیت کا دل میں یقین ہو جائے۔

۲۔ دنیا میں مختلف قسم کے حوادث، متضاد کیفیات و واقعات اور اُن میں انسانی پجاری اور

مجبوری کا خیال اللہ کی ہمہ گیر قدرت کا یقین پیدا کرے۔

۳۔ کسی چیز کے حُن کی دلکشی، متنازعِ حقیقی کی بے مثل مسرت اور بے نظیر خالقیت کا یقین دل میں پیدا کر دے۔

۴۔ خود اپنی ہی جسمانی ساخت، ظاہری و باطنی اعضاء و قوے کی تحیر العقول و ظائف میں نہ کر و تدبیر اس بے مثل ہستی کا ناقابلِ محو نقشِ یقین دل میں ثبت کر دیں۔

اسی لئے ارشادِ ربّانی ہے۔

سَرَّيْهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (حم السجده - ۶)

یعنی ہم انسان کو اپنی قدرت کی نشانیاں کائناتِ ارضی و سماوی میں اور خود ان کے وجود میں دکھاتے ہیں گے، حتیٰ کہ ان پر ابھی طبعِ ظاہر ہو جائے کہ بے شک اللہ اور اس کا قانونِ قدرت حقیقت ہے جس کا انکار مراسرِ جہل و نادانی ہے۔

۲۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ | ۲ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

آل عمران - ع

میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے
محبت کرے گا۔

۱۔ جس کو اللہ سے محبت ہوگی۔ اُس کو اللہ کے محبوب و برگزیدہ بندوں سے

بھی محبت ہوگی۔ ان میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محبوب ترین اور

برگزیدہ ترین بندے اور رسول ہیں۔ اس لئے کہ آپ قرآنی آیات کی رو سے

”انبیاء کے خاتم“ اور ”ساری دنیا کے لئے رحمت“ ہیں۔ پس آپ کی محبت

ہر عاقل انسان میں ہونی چاہئے۔

۲۔ جس سے محبت ہوتی ہے، اس کی خوشی و ناخوشی کا خیال ہر وقت پیش نظر رہنا

ہے۔ پس اللہ اور رسول کی محبت کے معنی بھی یہی ہیں کہ جن امور میں اللہ

کی خوش و خودی ہو ان میں شب و روز جدوجہد کی جائے اور جن سے وہ ناخوش

ہو ناہوائے سے پرہیز کیا جائے۔ اور انہی باتوں کی رہنمائی کے لئے

”قرآن حکیم“ موجود ہے۔ جو ہر ”عاقل انسان“ کے لئے ایک مکمل

دستور العمل ہے۔

إِنَّ هَذِهِ تَذَكُّرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ
سَبِيلًا ۚ

(مزل - غ)

یعنی یہ قرآن، عبرت ہے، بصیرت ہے، رہنما ہے اور نصیحت ہے
جس کا بھی چاہے (اس کے ذریعہ) اپنے پروردگار کی خوش نودی حاصل کرنے
کا طریقہ اختیار کر لے۔

<p>۳</p> <p>بیشک میری نماز، میرا حج میرا جینا اور میرا مناسب کچھ اللہ (کی خوشنودی) کے لئے ہے جو تمام دنیاؤں کا پروردگار ہے۔</p>	<p>۳</p> <p>إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَ حَيَاتِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝</p> <p>(انعام - غ)</p>
---	--

۱۸۔ دُنْیَا وَآخِرَت

<p>۱</p> <p>دُنْیَا کا ساز و سامان حقیر ہے اللہ آخِرَتِ متقی کے لئے بہتر ہے۔</p>	<p>۱</p> <p>مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۖ وَ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ</p>
--	--

(نسا - ع)

۲- مَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ
وَلَهْوٌ وَلِلْآخِرَةِ
خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

(انعام - ع)

۳- وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلٌ

الْحَيَوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ

أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْاَرْضِ

فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ

الْبَرْيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا

(کف - ع)

۲- دنیا کی زندگی کچھ ہنر ہے۔

صرف کھیل نما شاہے جو متقی

ہیں ان کے لئے آخرت کا

مقام بہتر ہے۔

۳- ان کے سامنے دنیاوی زندگی

کی مثال یہ بیان کر دے کہ وہ

اس بات کے مثل ہے کہ ہم آسمان

سے پانی برساتے ہیں جس کے

سبب زمین پر نباتات اُگ

آتی ہے۔ پھر وہ (چند روزیں) سوکھ

چور چور ہو جاتی ہے۔ ہوا اُٹکواڑا دیتی ہے

(پھر کہیں نشان نظر نہیں آتا) اللہ ہی ہر

۴۔ یاد رکھو! دنیا کی زندگی کھیل تماشہ ہے
زینت ہے، سامانِ مغاخرت ہے،
اور مال و اولاد کی کثرت ہے۔

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا خیال کرتا
ہے تو ہم اس کی کھیتی میں برکت پیدا
کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا خیال
کرتا ہے ہم اس کو اسی میں سے ہیں
دنیا میں، دیدیتے ہیں اس کے لئے
آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۴۔ اَعْلَمُوا اَنَّهَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَّلَهُمْ زِينَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ
بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ - (الحمدیر - ع)
۵۔ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِى حَرْثِهِ
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَاَمْالَهُ
فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ
(الشوری - ع)

سب نیت کا پھل اور یقین کا ثمرہ ہے۔ جو شخص دنیا میں محنت اور جد و جہد
کرتا ہے اور اس کے دل میں آخرت کا یقین ہوتا ہے۔ اسی کو آخرت میں اجر
ملے گا۔ مگر جو یہ خیال کرتا ہے کہ ”آخرت کوئی چیز نہیں“ یا ”معلوم نہیں ہے کہ نہیں ہے“

اور اس خیال کے ساتھ ساتھ محنت اور عمل بھی کرتا ہے۔ تو اس کا اجر اس کو دینا ہی میں دیدیا جاتا ہے۔ جو عین انصاف ہے۔

۶۔ إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي سَاعَةِ يُفَى ضَلَالٍ
بَعِيدٍ - (الشوریٰ - ع)

۶۔ جو لوگ قیامت کے متعلق شک رکھتے ہیں وہ یقیناً سخت ٹمراہی میں ہیں۔

۱۹۔ دنیا و آخرت کی خوش حالی

۱۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (یونس - ع)

۱۔ جو ایمان والے اور متقی ہیں، اُن کے لئے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں کُنائش، خوش حالی اور مسرت ہو۔ اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں (اس لئے یہ کئی بات جو اور ایسی بہت سی کامیابی فلاح دہندہ اور عورتیں جو کوئی ایمان لا کر نیک

۲۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

اَوَانْتِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَیٰةً طَيِّبَةً
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْیَعْمَلُوْنَ ۝
(نحل - ۳)

۳- اِنَّ الَّذِیْنَ قَاوُوا سَرَبَنَا
اَللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا وَلَا
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ ۝

(احقاف - ۴)

کام کرے گا ہم اُس کو پاکیزہ اور
خوش مال زندگی عطا فرمائیں گے۔
اور اُن کے عمل سے بہتر اجر ضرور
مرحت فرمائیں گے۔

۳- جو لوگ زبان سے یہ کہتے ہیں کہ
”اللہ ہمارا مالک ہے“ پھر عملاً
اس پر ثابت قدم رہتے ہیں ان کو
کوئی خوف نہیں اور وہ کبھی غمگین
نہ ہوں گے۔

اشارہ - ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان اور نیک عملی کا نتیجہ دنیا و آخرت
دونوں جگہ خوش مالی اور سرت ہے۔ جن نام نہاد مسلمانوں کو آکھل
یہ حاصل نہیں ان کو اپنے ایمان اور نیک اعمال کا جائزہ لینا چاہئے کہ

وہ سہ آنی تشرکات کے خلاف تو نہیں۔

۴ مَيِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

يَا لِقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْآٰخِرَةِ وَ يُفِضُ

اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ - وَيَفْعَلُ

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

(ابراہیم - ع)

۵ وَمَا لِاٰحِدٍ عِنْدَكَ مِنْ نِّعْمَةٍ

يُجْزَى - اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ

اَلْعَلٰى - (والیل)

۴ اللہ ایمان والوں کو کپے قول کے

ساتھ دنیاوی زندگی میں خوب جا کر

رکھتا ہے۔ اور آخرت میں بھی ایسا ہی

رکھے گا۔ لیکن ظالموں کو دامنِ اطمینان

کی راہ سے ڈگمکا دیتا ہے اور اللہ

جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔

۵ اللہ کی جناب میں کسی شخص کے لئے

کوئی نعمت نہیں جو بطور انعام دی جائے

مگر یہ وہ انعام یا نعمت اُس پر ہے پُروردگار کی

خوشنودی کی تلاش میں ملتی ہے۔

۲۰۔ دُنیا آخرت کا پیش خیمہ ہے

جو اس دنیا میں ادا ہے، دو آخرت

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهِ اَعْمٰى فَهُوَ

میں بھی اندھا رہے گا۔ بلکہ زیادہ
گمراہ۔

فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ
سَبِيلًا ۝ (نبی اسرائیل - ع)

اشارہ - اندھا ہونے سے مراد کور دل ہونا، نا آشنا کے حقیقت ہونا اور حیرت
ذلیل ہونا ہے۔

۲۔ انسانی ذمہ داری

۱ ہر شخص پر اس کی وسعت و قوت کے
مطابق ذمہ داری ہے۔

۱ لَا تُكَلِّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا
(پ ۲ - ع ۳)

۲ اللہ کسی کی جان کو اس کی وسعت و
قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔

۲ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
(پ ۳ - ع ۴)

۳ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت و قوت
سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے

۳ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
(اعراف ع ۱۱)

ہیں۔

۱۔ ”دین“ میں جبر نہیں ہے۔ کیونکہ ہدایت اور

گمراہی دونوں اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہیں۔

۲۔ جو کوئی دیکھے اور سمجھے اس کا فائدہ

اُسی کے لئے ہوا۔ جو اب جا رہا ہے

اُس کا وبال اُسی پر آئے گا۔

۳ یہ (مُرا حال) اس لئے کہ اللہ جو

نہت کسی قوم کو بخشا ہے، اسکو تبدیل

نہیں کرتا جب تک اس قوم کے لوگ

اپنے خیالات تبدیل نہیں کر دیتے۔

۴ تو کیا تو لوگوں کو حیرا مونس

بنائے گا؟

۵ ہم ان پر ظلم نہیں کرتے بلکہ وہ

هُمْ النَّالِمِينَ ۝

(زخف - غ)

۶- دیکھو عنوان ”پاداشِ عمل“

خود ہی اپنے لئے، ظالم ہو جاتے
ہیں

۲۳- نفع و نقصان - حوادثِ مضا

۱- مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ نِّمِنْ

اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ

فَمِنْ نَفْسِكَ ط

(نہار - غ)

۱- تجھے جو بھی بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ

کی طرف سے ہے اور جو بُرائی پہنچتی

ہے وہ تیری بدولت ہے۔

۲- إِنْ يَمَسُّكَ اللَّهُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَ

إِنْ يَمَسُّكَ بَخِيرٌ فَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

۲- اے انسان! اگر خدا تجھے دکھ پہنچاؤ

تو اُس کا مٹانے والا کوئی نہیں۔ مگر

اُسی کی ذات۔ اور اگر وہ تجھے بھلائی

پہنچائے تو (کوئی روکنے والا نہیں)

(نساء - ۱۱)

۳- لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ

لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

(توبہ - ۸)

۳- إِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ

وَإِنْ يُرِوْكَ بِخَيْرٍ فَلَا

رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ

مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادٍ ۝

(یونس - ۸)

۵- ظَهَرَ انْفِسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

يَمَّا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

وہ ہر بات پر قادر ہے۔

۳- جو بھی (دفع و نقصان) ہم کو پہنچتا

ہے وہ اللہ ہی کا مقرر کیا ہوا ہے۔

وہی ہمارا مالک ہے اور اسی پر ایمان

والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔

۳- اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف یا نقصان

پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور

کرنی والا نہیں۔ اور اگر راحت یا فائدہ

پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی

ہٹانے والا نہیں۔ اپنے بندوں

میں سے جسپر چاہتا ہو اپنا فضل بھیجتا ہو۔

۵- خشکی اور تری میں انسان کی برائی

کے سبب سے خرابی پھیل گئی تاکہ اس کے

لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي
عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

(الزمر - ع)

۶- وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ
ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

(انعام - ع)

۷- عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ
تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(پ - ع)

۸- وَيَكُونُ اسْتِقْلَال

۹- إِنْ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝

(القر - ع)

عس کا کچھ مزاحمتاے ممکن ہے لوگ
باز آجائیں (اور اپنی اصلاح کر لیں)

۶- تجھ پر جو مصیبت اور سختی پڑے اسے
استقلال سے برداشت کر۔ بیشک یہ

ہمت کا کام ہے

۷- جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے وہ
تمہارے لئے اچھی ہو اور جس چیز کو تم
چاہتے ہو ممکن ہے تمہارے لئے
بری ہو۔

۹- ہم نے ہر چیز کو مقررہ انداز سے
پیدا کیا ہے۔

۲۲۔ جبر۔ تقدیر

۱۔ دیکھو عنوان ”حوادث“ ۱۰ (۲-۳-۴) اور ۴

۲۔ يَمْحُ اللَّهُ مَا دِشَاءَ وَثَبِتَ
وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (عدد ۸)

۲۔ اللہ جس چیز کو چاہتا تھا اور جو چاہتا تھا
قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ اصل کتاب کسی پاس

اشارہ۔ ”ام الکتاب“ ایسی کتاب کو کہا جائیگا جس سے پہلے کوئی کتاب نہ ہو اور جو ہر پہلو سے مکمل
ہو۔ بیمار اللہ کے وسیع اور مہر گیر علم سے مراد ہے۔ کیونکہ اس کا علم بھی قدیم اور ہر
پرستانت انتہائی مکمل ہے۔ اپنے ایسے علم سے اس کائنات میں جس کو ”جزء مفید“
جانتا ہے، قائم رکھتا ہے، ورنہ مٹا دیتا ہے۔

۳۔ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا

۳۔ تو ہمارے قانون میں تبدیلی نہیں
پائے گا۔

(نبی اسرئیل علیہ السلام)

زہر میں زہر ہی کی خاصیت دیگی اور مضر چیزوں میں تفریح کی۔ فرض دنیا میں
جس قدر چیزیں ہیں، ان کے طبائع و خواص، اور افعال و آثار میں جو فطری

ہیں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اسی کا نام ”تقدیر“ ہے۔

۴۔ دیکھو عنوان ”ہر بات کے لئے وقت مقرر ہے“

۵۔ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ

وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يَجِدَ لَهُ وَلِيًّا

هُرُشِدًا ۝ (کف - ۸)

۶۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ

إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ

مَا يَتَّقُونَ ۝

(توبہ - ۸)

۷۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ

شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ

أَنفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ (یونس - ۸)

۵۔ جس کو اللہ ہدایت دے وہ ہدایت

یافتہ ہو اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکا کوئی

مددگار اور ہادی تو ہرگز نہ پائے گا۔

۶۔ اللہ کسی قوم کو اس کی ہدایت کے بعد

گمراہ نہیں کرتا جب تک ان باتوں کو

صاف صاف واضح نہ کر دے جن

بچنا چاہئے۔

۷۔ اللہ انسان پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا،

وہ خود ہی اپنے آپ کو تباہ

کرتے ہیں۔

اشارہ ۵۔ خیر و شر اور ہدایت و گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرنے کے دو معنی ہیں :-

(۱) انسان خود مگر اسی اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اذروعی کمال عدل و انصاف اس کو بتا ہی اور دوزخ کی طرف لے جاتا ہی۔ کیونکہ اس کا قانون یہی ہے۔

(۲) انسان کی فطرت میں اللہ نے ایک قوت پیدا کی ہے جو اچھے اور بُرے محمود

و مذموم، ناستی اور کجی میں تمیز کرتی ہے۔ پھر اسی فطرت میں یہ قوت بھی ہے کہ

تمیز کرنے کے بعد دونوں میں سے ایک کو ”عملی حیثیت“ سے اختیار کر لے یا قوت

سے فعل میں لے آئے۔ اس قوت کو ”قوت الہیہ“ بھی کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ

یہ ”خیر محض“ ہے۔ مگر جب انسان ہدایت کو چھوڑ کر عملی لحاظ سے مگر اسی اختیار

کر لیتا ہے تو یہ اس کا طبعی و فطری فعل نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی ہوتا ہے جو کثرت

مشق سے اس کی طبیعت ثانیہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس اعتبار سے

ضلالت کی نسبت اللہ کی طرف کی جاتی ہے جو کسی طرح قابلِ اعتراض نہیں

جس انسان نے قوتِ تمیز کے حکم سے انحراف کیا، یا اُسے اپنی دوسری

اسفل قوتوں سے مغلوب کر کے مُردہ کر دیا اور خود مگر اہ ہوا، وہ خطا دار اور

گناہ گار ہے۔

اسلام خالق کائنات کی معرفت کے لئے جو صفات بیان کرتا ہے، وہ ہر حیثیت سے اکمل ہیں۔ اس لئے یہ نہ نامکن تھا کہ اللہ کو بعض قوتوں کا خالق کہتے اور بعض کا نہ کہتا؟ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح وہ تمام موجودات حسی، عقلی اور روحانی کا خالق ہے، اسی طرح وہ تمام قوتوں کا بھی خالق ہے اور اپنی تمام مخلوقات کی تربیت و نگہداشت کا ذمہ دار۔ اسی لئے جو قوت بھی کسی جگہ موجود ہے، اقتضائے اسباب کی بنا پر اس کی پرورش کرتا ہے جو اس کی خالقیت، ربوبیت اور رحمانیت کے لئے

ضروری ہے

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ (الشورى ۱۷)

یعنی جو آخرت کی کھیتی کا خیال کرتا ہے، ہم اس کی کھیتی میں برکت پیدا کرتے ہیں اور جو دُنیا کی کھیتی کا خیال کرتا ہے ہم اس کو اسی میں سے (یہیں دُنیا میں) دیدیتے ہیں۔ اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۸۔ ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں، بلند کر دیتے ہیں۔

۸۔ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَاءُ
(الغلام - غ)

۹۔ دیکھو ”حواوٹ“

۱۰۔ دیکھو عنوان ”استقلال“

۲۵۔ اللہ کا قانون

۱۔ تو ہمارے قانون میں تبدیلی نہیں پائیگا۔

۱۔ لَا تَجِدُ لُسْتِنَا تَحْوِيلًا

(ذی اسرائیل - غ)

۲۔ دیکھو عنوان ”ہر بات کے لئے ایک وقت“

۳- وَنَمَتُ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَعَدًا لَا لَأَمْبَدَّ لِكَلِمَاتِهِ

(الغام - ع)

۴- لَنْ يَجِدَ لِسْنَةُ اللَّهِ

تَبْدِيلًا

(احزاب - ع)

۵- دیکھو عنوان "جبر و تقدیر"

۳- اور تیرے پروردگار کی بات سچائی اور

انصاف کے لحاظ سے کلمہ جو اس کے کلام

کا بدلنے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

۴- اللہ کے کلمات میں تو ہرگز

تبدیلی نہ پائے گا۔

۲۶- ہر بات کے لئے ایک وقت ہوتا ہے

۱- لِكُلِّ نَبَأٍ مُّسْتَقَرٌّ

(الغام - ع)

۲- كُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقَرٌّ

(القرع - ع)

۱- ہر خبر کے لئے ایک وقت ضرور

ہے۔

۲- ہر بات یا ہر کام اپنے وقت پر

ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ صرف اللہ سے ڈرو

۱۔ لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

(پ۔ ع)

۲۔ لَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(آل عمران ع)

۳۔ اَتَخْشَوْنَهُمْ قَالَ اللَّهُ أَحْشَ

أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ

مُؤْمِنِينَ ۝ (توبہ۔ ع)

۱۔ تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے

ڈرو۔

۲۔ اگر تم ایمان والے ہو تو مومن کی

شان ہی ہے کہ تم ان سے نہ

ڈرو مجھ سے ڈرو۔

۳۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ

اللہ ہی اس لائق ہے کہ تم اس سے

ڈرو بشرطیکہ تم مومن ہو۔

۲۸۔ غیر اللہ سے استمداد

۱۔ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

۱۔ جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے کو

لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
إِلَّا كِبَاسٌ لَّعَنَهُ إِلَى الْمَلِ
لِيَبْلُغَ فَإِذَا مَا هُوَ بِالْغَيْهِ
وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ هُ (رعد غ)

۲۔ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن

دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ
الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا
وَأَنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ
لِبَيْتِ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ (عنكبوت - غ)

۳۔ فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِينَ
اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ

اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں اور وہ
انکی مدد کو نہیں پہنچتے ان کی مثال
یسی ہے کہ کوئی شخص اپنے ادبوں
ہاتھ کھول کر پانی لے لے اور منہ کھاتا
مگر نہ پہنچ سکے کہ فرد کی دعا ضائع اور اثر ہو جاتی

۲۔ جو اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز سمجھتے

ہیں ان کی مثال عمری کی ہے جو
گھر بناتی ہے۔ کمزور ترین گھر کڑی کا
گھر ہے۔ کاش! وہ اس بات کو
جانتے!

۳۔ (مصیبت کے وقت) ان لوگوں

نے یوں مدد نہیں کی جنکو گمراہوں نے

اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے مبعوث

بنادکھاتا۔ ہاں اُنکا کہیں تپہ نہیں۔

۴۔ کیا کافروں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ وہ

بیرے سوا، میرے بندوں میں سے

کیونکہ اپنا مددگار ساز یا حار و انبائیس؟

تُرَبَّانَا إِلَهَةً بَلْ ضَلُّوْا

عَنْهُمْ (احقاف - ۲)

۴۔ اَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ

يَتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْ

اَوْلِيَاءَ (کسف - ۱۶)

اشارہ ۵۔ ان آیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا مددگار اور حاجت

روا بنانا یا سمجھنا گمراہی ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اس طرح انسان

کے ضمیر کی آزادی سلب ہو جاتی ہے، وہ محدود النظر ہو جاتا ہے، خود اعتمادی

نہیں رہتی اور قوائے عملیہ سُست ہو جاتے ہیں۔ جس کا انجام یہ ہوتا ہے

کہ مادی و روحانی دونوں قسم کی ترقیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

۱۹۔ منت — تذرونیاز

۱۔ وَمَا أَفْقَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَةٍ اَدْۢ | ۱۔ اور جو کچھ تم خیرات کرتے

نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذِيرَاتِكُ
اللَّهُ يَعْلَمُ ۚ

(بقبرہ - ع)

۲- وَلْيُوَفُّوْا نَذْرَهُمْ

(ج - ع)

۳- يُؤْفَوْنَ بِالَّذِي وَعِثَافُونَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

(دہر - ع)

۴- وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ

نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ

ثَالِثًا لِّتَسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ

تَفْتَرُونَ ۝ (نحل - ع)

ہو یا کوئی تدبیر متانت
ہو اللہ اس کو خوب جانتا

ہے۔

۲- وہ اپنی نیتیں پوری کریں۔

۳- وہ مت پوری کرتے ہیں اللہ اس

دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی

عام ہوگی۔

۴- جسکو وہ نہیں جانتے ہماری دی ہوئی روزی

میں سے اسکا حصہ لگاتے ہیں (غیر اللہ سے)

متانت ہیں) اللہ کی قسم ان افراد

پر ایوں کے متعلق تم سے ضرور باز پرس ہوگی

نتیجہ۔ نذر و منت صرف اللہ سے مانو اسکے سوا کسی سے ماننا غضب الہی کا موجب ہے۔

۳۔ نجات

۱۔ اِنْ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَالَّذِیْنَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ	۱۔ بیشک جو لوگ ایمان والے ہیں جو یہود ہیں۔ عیسائی ہیں اور صابائی ہیں کچھ بھی ہیں اللہ اور قیامت پر ایمان دہین رکھتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کی جنت میں اجر ہو۔ ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی حزن و ملال۔
(پ۔ غ)	

اس سے یہ ثابت ہے کہ دنیا و آخرت میں نجات اور اطمینان کے لئے اللہ اور آخرت پر ایمان اور نیک عمل چاہئیں ظاہری رسوم کا اختلاف حقیقتاً قابل التفات شے نہیں۔

۲ دیکھو دنیا و آخرت کی خوش حالی

۳- دیکھو عنوان ”کامیابی“۔

۴- دیکھو عنوان ”مستی کون ہے“

۳۱- مذہب میں سجدہ مبالغہ

۱- لَا تَغْلَوْ فِي دِينِكُمْ

(النساء: ۳۳)

۱- اپنے مذہب میں حقیقت و میانہ روی

کی حد سے نہ بڑھ جاؤ۔

۳۲- نماز

۱- إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

(نساء: ۱۰۷)

۱- بے شک نماز ایمان والوں پر ایقیدہ

وقت فرض ہے۔

۲ أَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ

تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

۲- نماز کے پابند رہو۔ بیشک نماز سچیائی

کے کاموں سے اور ناپسندیدہ

(عنکبوت - ع)

۳- فَخَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ

أَمَّا عُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا

الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ

عَذَابًا (مریم - ع)

اور سے باز رکھتی ہے۔

۳- پھر ان کے بعد ان کی جانشین ایسی نسل

ہوئی جس نے نماز کو منقطع کر دیا، بگاڑ دیا

اور شہوات و نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئی

یہی لوگ عفریہ تک میں پڑ جائیں گے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہلاکت و گمراہی کے مجملہ دوا بیا ب ہیں۔

(۱) نماز کو منقطع کر دینا یا اس کے اصول و ارکان اور روح کو خارج کر دینا

(۲) نفسانی خواہشات میں پڑ کر پیش و عشرت میں زندگی بسر کرنا اور تہذیب و تمدن

میں ترقی کرنے کی وسائل تو توں کو بیکار کر دینا۔

۳۳- خیرات - صدقہ

۱- إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

الْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

۱- خیرات، زکوٰۃ اور صدقہ صرف

فقیروں، مسکینوں اور صدقہ جمع

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيشَةً مِّنَ اللَّهِ-

(توبہ - ع)

۲- وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُقْفُونَ
قُلِ الْعَفْوَ

(لقبہ - ع)

کریں والے کادکوں کے لئے ہے اور
اور انکے لئے بھی جنکے دل مال کمنے
ہوں نیز غلاموں کو آزاد کرنے، قرضداروں
کو قرض کی تکلیف سے پھرانے، اللہ کی راہ میں
جہاد یا تبلیغ کرنے اور دوسرے کی امداد میں صرف کیا جائے

۲- اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اور کتنا خرچ
کریں (یا خیرات کریں) کہہ دے جو خیر عمر
ہو۔ اور عقیبتی اپنی حاجت زیادہ ہو۔

اشارہ - "عفو" کے دو معنی ہو سکتے ہیں (۱) عہدہ چھیننا (۲) حاجت اور ضرورت

سے جتنا زیادہ مال ہو۔

۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
مِنَ طَيْبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا
أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

۳- اے ایمان والو! (نیک کام میں) عہدہ
چیزوں میں جو تم نے کمائی ہو، انچ کر دو۔
اور اس میں بھی جو زمین سے ہم نے تمہارے

وَلَا يَتَمَنَّوُا الْخَيْثَ مِنْهُ
تَنْفِقُونَ وَكُنتُمْ بِاخْتِيَابِهِ
إِلَّا أَنْ تَغْنُصُوا فِيهِ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
حَمِيدٌ (لقمہ - ۳۵)

۳۷- دیگر عنوان "منت"

۵- إِنْ تَبَدُّوا لِلصَّدَقَاتِ فَنِعْمًا
هِيَ، وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤَوِّ
تُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُمْ خَيْرٌ
لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُم مِّنْ
سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ (لقمہ - ۳۶)

۶- لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصُوا

لے پیدا کی۔ اور فراب چیز کے صدقہ کی
بنت نہ کرو۔ کیونکہ ایسی چیز تم خود اپنے
والے نہیں سوائے اس کے کہ اس کے
لینے میں ختم پوشی کر جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ اللہ
کسی کی مخفی نہیں ہی بہتر ہے حمد لائق ہی۔

۵- اگر تم خیرات و صدقات ظاہر کر کے دو
تو یہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر اسکو چھپاؤ اور
نقدیوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے
اللہ تمہاری بُرائیوں یا گناہوں میں سے
کچھ ددر کر دے گا وہ جو کچھ تم کرتے
ہو اچھی طرح جانتا ہے۔

۶- خیرات اُن فخر کے لئے ہے جو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ
خَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا
يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَقَّاءَ
(البقرہ - ۳۴)

راہ میں گھرے ہوئے ہیں دینی جہاد یا
تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں مصروف
ہیں اور زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔
یعنی اپنی سادگی و مصلحت پر نیکی فرصت پر مصروف
انہیں نہیں ملتی، اجنبی آدمی جب انکو
دیکھے تو ان کی سیر و چہرے سے سمجھے کہ
تو نگاہیں البتہ تو ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان
سکا کہ یہ کیا فقر و فاقہ کے آثار نمودار ہوئے
وہ لوگوں کو لپٹ کر مانگے نہیں پھرتے ہیں

۷۔ دیکھو عنوان متقی کون ہے؟

۸۔ وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ

۸۔ ایک وہ ہیں جو اللہ کی محبت میں

مکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے

ہیں (اور کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی

عَلَىٰ أَحِبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

لِيَجْعَلَ اللَّهُ لَا تَزِيدُ مِنْكُمْ
جَزَاءً وَلَا تَشْكُرُوا ۝

(الدھر - ۱۸)

۹- دیکھو عنوان ”شیریں کلامی“ ۲۵

خوشنودی کے لئے کھلا رہے ہیں۔
ہم تم سے بدلہ نہیں چاہتے اور نہ یہ
چاہتے ہیں کہ شکریہ ادا کرو۔

۳۴- کس مسجد میں نہ جانا چاہئے

۱- وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا
خَيْرًا أَوْ كَفَرًا وَتَفَرَّقَ بَيْنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَارْصَادًا
لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
مَنْ قَبْلُ وَيَخْلِفُنَّ إِنْ
إِردُّنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ
يَشْهَدُ إِنَّهُمْ

۱- اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے مسجد
بنائی ہے (اس لئے کہ) (مسلمانوں
کو) مفرق بنائیں، اس میں کفر کی باتیں
کریں جو مبطل کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور
کیں گے کہ بنائیں اس شخص کے لئے جو اللہ
اور اس کے رسول کا پہلے ہی مخالف ہو۔
(اور اگر ان سے اس کے متعلق کچھ کہا جائے

لَكَادِ بُونَ ۝ لَا تَقْمِنِيهِ

اَبَدًا ۝ (توبہ - ۱۳)

تو فوراً قسم کھا لیں اور یہ کہ ہمارا ارادہ تو

نیک ہی مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ تو

ایسی مسجد میں کبھی کھڑا نہ رہو۔

اشارہ ۵۔ گویہ آیت ایک ظالم مسجد میں جا نیکی مخالفت سے متعلق ہے مگر اس سے مقصد یہ ہے کہ جس جگہ

بھی بد امنی اور اختلاف کی کوئی بات ہو وہاں جانے سے ہر مسلمان کو احتراز کرنا چاہئے۔

۳۵۔ عبرت و بصیرت

۱ سَيَرُوْنِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

(آل عمران - ۷۶)

۱ دنیا کا یہ سفر کرو اور دیکھو (اللہ افر

اس کے قانون کو) جھٹلانے والوں کا

انجام کیا ہوا۔

۲ اَلَمْ يَرَوْا اَلَمْ اَمْلَكْنَا فَبْلَغْهُمْ

مِنْ قَرْيٍ مَّا هُمْ فِي

الْاَرْضِ مَا لَمْ يُمْكِنْ لَكُمْ

۲ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے کئی

زمانوں میں ایسی توہیں ہو چکی ہیں جن کو

ہم نے زمین پر ایسا جا دیا تھا کہ تم کو دیا

وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ
مِذْرَازًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَا
هُم بِذُنُوبِهِمْ وَآنَسْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۝
(انعام - ع)

۳- اَمَّا اَيُّهُمْ اِنْ اَحَدًا لِلّٰهِ

سَمِعَكُمْ وَالْبَصَائِرُ كَمْ وَخَتَمَ
عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ اِلَهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۝ (انعام - ع)

۴- قُلْ مَنْ يُخَيِّكُم مِّنْ ظُلُمَاتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً لَّيْنٍ اُنَجِّينَا مِنْ

میںں جلایا۔ ہم نے ان پر آسانی بارش
بھیجی تھی جو دن رات ہستی تھی اور انکی
آبادیوں کے نیچے نہریں بہتی تھیں۔ پھر
ان کو ان گناہوں کے سبب ہلاک
کر دیا۔ اور ان کے بعد دوسری قوموں
کے دور پیدا کر دیے۔

۳ کیا تم نے غور کیا اگر اللہ تمہاری آنکھوں اور

کان کی قوت لے لے اور تمہاری دلوں
پر مهر لگا دے (عقل گم کر دے) تو اس کے
سوا کون جو تمہیں قوتیں پھونکے

۴- اے رسول! کہہ دو کون ہے جو تم کو میان
اور سمندر کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے
جس کی جنابیں تم آؤ و زاری سے یا

هَذِهِ تَتَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

قُلِ اللَّهُ يُخَيِّجُكُمْ مِنْهَا وَ

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ

تَشْكُرُونَ ۝ (انعام - ۸)

۵- لَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَى كَمَا

خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ

تَرْكُتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ

ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَى مَعَكُمْ

شُفَعَاءَ كُذِّبَتْ زَعَمَتُمْ

أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ

لَقَطَعْنَا مِنْكُمْ أَوَّلَ لِقَاءٍ

مَا كُنْتُمْ تَرْجِعُونَ ۝

(انعام - ۸)

خیز رہا کرتے ہو کہ اگر خدا ہیں اسے نجات دے

تو ہم مزدور کیا دے اگر نیک۔ پھر کہ اللہ ہی

اسے اور ہر طرح کی تکلیفوں کو نجات دے گا لیکن

ان بنی تم اس کے علاوہ دوسرے کو مانتے ہو۔

۵- (دوت کے وقت اللہ کے کا) آخر تم تنہا

ہمارے دربار میں آئے جس طرح پہلی

مرتبہ تم کو دنیا پیدا کیا تھا اور جو سامان دے گا

ہم نے دیا تھا وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے

ہم تمہارے ساتھ تمہاری سفارش کرنے

والوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم اپنے میں

شبیک سمجھتے تھے۔ اب مائے

قلعات ٹوٹ گئے اور تمہارے زعم

سب کھوئے گئے۔

۶- وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ
قَائِلُونَ ۝

(اعرف - ع)

۷- هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ ۝ (یونس - ع)

۸- وَكَانَتْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا
وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝

(یوسف - ع)

۹- فِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَبَاوِرَاتٌ

۶- اور کئی بستیوں میں جن کو ہم نے تباہ کر دیا
وہاں ہمارا عذاب اچانک ایسے وقت پہنچا
جسکے وہاں باشندے رات کو سو رہے
تھے۔ یا باتیں کر رہے تھے۔

۷- اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے
رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ اور دن
بنایا کہ اس میں دیکھ سکو اور معاش کے کام کرو
انہیں سننا اور دیکھنے والوں کیلئے بہت سی آیتیں موجود
ہیں

۸- آسمان اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں
جن کو وہ دیکھتے رہتے ہیں مگر (حقیقت سے)
منہ پھیر لیتے ہیں (غور و فکر نہیں
کرتے)

۹- اور زمین پر قطعات ہیں باہم متصل اور

وَحَبَّتْ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَيْعُ
وَلَحْيَلٍ صُنُونٌ وَعَيْرُ
صُنُونٍ يُسْقَى بِمَا
وَاحِدٍ وَفُضِّلُ بَعْضُهَا
عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ
(رعد-۱۳)

۱۰- أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا
خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ
شَيْئًا (مریم-۸)

۱۱- أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَتَلَوْنَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَّعْقِلُونَ
يَهَا أَوَاذَانٌ يَّسْمَعُونَ يَهَا
فَاتَّهَاتُوا تَعْمَى الْأَبْصَارُ

انگور کے باغ ہیں۔ کھیت ہیں۔ کھجور کے
درخت ہیں بعض بڑے دوتنے والے ہیں
اور بعض لمبے نہیں ہیں دونوں کو ایک ہی
پانی دیا جاتا ہے۔ مگر فرے میں ایک سرے
سے ہم اچھا بناتے ہیں۔

۱۰- کیا انسان یہ یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے
اس سے پہلے اُس کو پیدا کیا تھا مگر
وہ کوئی چیز ہی نہ تھا (معدوم شخص تھا)

۱۱- تو کیا انہوں نے دنیا کی سر زمین کی کہ ان کے
دلوں میں اس سے سمجھنے کی قوت پیدا ہوتی
اور کانوں میں نصیحت سننے کی صلاحیت آتی
ہاں آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل

اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں
میں ہیں۔

۱۲- واللہ انتم کو پیدا کرتا ہے تمہاری اولاد

کے پیٹ میں ایک پیدائش کے بعد دوسری

پیدائش اسی طرح تدریج کئی حالتیں

تین تا ایک پڑوس میں ہوتی ہیں یہی اللہ

تمہارا راستہ والا تربیت کرتا ہوا، اور نشوونما

دینے والا ہے۔ اسی کی خاص سلطنت جو سوائے

اسکے کوئی مہر نہیں۔ ان دنوں جہنم کہا جیسے جاؤ،

۱۳- کیا دانا اور نادان برابر ہو سکتے

ہیں؟

۱۴- اور بے شک ہم نے تم جیسوں کو اس سے

وَلٰكِنْ تَعٰى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ

فِی الصُّدُوْرِ ۝ (الحج - ۶)

۱۲- یَخْلُقُكُمْ فِی بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ

خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ

ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۝ ذٰلِكُمْ

اَللّٰهُ مُرَبُّكُمْ لَهٗ الْمُلْكُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ فَاَنّٰی

تَصْرَفُوْنَ ۝

(زمر - ۶)

۱۳- هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ

وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(زمر - ۷)

۱۴- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْیَآءَ عَمَّكُمْ

نَهَلٌ مِّنْ مَّاءٍ كَیْهِ

(القم - ع)

۱۵- فَاَعْتَبِرْ يَا اُولِی الْاَبْصَارِ

(الحشر - س)

۱۶- سَرِّیْهِمْ اٰیَاتِنَا فِی

الْاَفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ

حَتّٰی یَتَبَيَّنَ لَهُمْ

اَنَّهٗ الْحَقُّ -

(حم السجده - ع)

۱۷- اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَّ

حُورَ السَّیِّئَاتِ اَنْ یَّجْعَلَهُمْ

كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پہلے ہلاک کر دیا۔ پھر کیا تم نے کوئی (غور)

فکر کر کے، عبرت حاصل کرنے والا ہے؟

پس اے آنکھوں والا! عبرت حاصل کرو

۱۶- ہم ان کو (یعنی انسان کو) اپنی قدرت کی

نشانیوں کا نصاب (یعنی مساوی ہیں اور خود

ان کے وجود میں نکالتے ہیں گے، حتیٰ کہ

ان پر پورا پورا غلبہ ہو جائے کہ بیشک وہ

اللہ اور اس کا قانون قدرت (حقیقت ہے)۔

اور اسکا انکار سرسراہٹ نما دانی ہے۔

۱۷- کیا جو لوگ بڑے کام کرتے ہیں، ان کا

خیال ہے کہ ہم ان کو ایمان اور عمل نیک

کے برابر رکھیں گے؟ اور ان سب کی زندگی

الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ عَمَلُهُمْ

وَمِمَّا تَهْمُ سَاءَ مَا

يَحْكُمُونَ ۝ (الباقیہ - ع)

۱۸- اَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ وَانَزَلَ لَكُمْ مِنَ

السَّمَاءِ مَاءً فَانْتَبَتْ بِهِ

حَدَاقٍ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۝ مَا

كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْتَبِهُوا

عَالَةً مَعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

يُعْدِلُونَ (النمل - ع)

۱۹- اَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا

وَجَبَلٍ خِلَافَ لَهَا اَنْهَارًا

جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

اور موت یکساں ہو جائے گی؟ کون کا

یہ فیصلہ بڑا ہے۔

۱۸- ہاں! کس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔

اور تمہارے لئے بہت پانی برسایا؟

جس سے ہم نے سرسبز و شاداب

باغات اُگائے۔ تم میں یہ قدرت نہ

تھی کہ ان میں ایک درخت تو اُگاتے

کیا! (اب بھی) اللہ جیسی قدرت الٰہی ہے؟

(اگر شرک غور و فکر نہیں کرتے تو جانے دو) اگرچہ

۱۹- ہاں! کس نے زمین کو تہا دی سکونت کے

لائی بنیاد، اس کے جا بجا شخاف میں دریا

بہائے۔ اس پر پہاڑ بنائے، اور

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط
عَالِهِ مَعَ اللَّهِ ذُبُلْ أَكْثَرُهُمْ

لَا يَعْلَمُونَ (النمل - ع)

۲۰- أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا

دَعَاهُ وَيُكْشِفُ الشُّوْعَ وَ

يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ

عَالِهِ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ - (النمل - ع)

۲۱- أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ

الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ

رَحْمَتِهِ ط عَالِهِ مَعَ اللَّهِ

تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

دو سمندر کے درمیان حد فاصل بنا دیا

کیا (اب بھی) اللہ جیسی قدرت والا معبود ہے؟

افسوس اکثر ان باتوں کو نہیں جانتے۔

۲۰- ہاں مجبورہ در پے بس کی کون سنتا ہے

جکیرہ اس کے پکارتا ہے۔ اور اسے تکلف دے

کر دیتا ہے۔ اور تمکو روئے زمین یا آسمان

بنا دیتا ہے۔ کیا (پھر بھی) اللہ کا ہمسرہ کوئی

ہے؟ کچھ تو خود ذکر کرو۔

۲۱- ہاں! کون تم کو حلقی اور سمندر کی تاریکیوں

میں سہ دھاتا ہے؟ اور کون بھیجتا ہے اس

ہوا کو جو پہلے ہی سے باران رحمت کی بشارت

دیتی ہے؟

کیا (پھر بھی) اللہ کے برابر کوئی معبود ہے؟

(النمل - ع)

۲۲- اَمَّنْ يَبْدُءُ الْخَلْقَ ثُمَّ

يُعِيدُهُ وَمَنْ يُزِفْكُمْ

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ط

ءَالِهَةٍ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْ

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

(النمل - ع)

۲۳- اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضِ وَاٰخِلَافِ اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولٰٓئِ

الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

اللّٰهَ قِيَامًا وَّفُجُورًا وَّعَلٰٓى

حُبُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

شرک کو کہہ کر بتا دیتے ہیں اللہ انہی بہت بلند مرتبہ

۲۲- اے ہر کون خلقت کو پیدا کرتا ہے پھر اس کو

فنا کرتا ہے۔ اور کون تم کو آسمان اور زمین

کے ذریعہ روزی دیتا ہے؟ کیا پھر بھی اللہ

کا ثانی کوئی اور ہے اور تم اپنے دعویٰ

میں سچے ہو، تو اپنی دلیل پیش کرو۔

۲۳- آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور

رات دن کے اختلاف میں یقیناً عاقلوں کے

لئے بہت سے دلائل ہیں۔ یہ وہ عاقل

ہیں جو کھڑے بیٹھے اور کھڑے بیٹھے

اللہ کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اس لئے

زمین کی پیدائش پر غور و فکر کرتے رہتے

فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا

(آل عمران - ۱۹)

۲۴- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ سَحَابًا
ثُمَّ يُؤْتِفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ
رُكَّامًا فَتَرَى الْوُدَّ وَخِرْجُ
مِنْ خِلَالِهِ وَنِيْلٌ مِنَ السَّمَاءِ
مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ
فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَ
يَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ فَلَكَ
سَنَابِقُ يَذْهَبُ

بِالْبَصَارِ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً

ہیں (اور جب کچھ انکشاف ہوتا ہے تو
کہہ اُٹھتے ہیں کہ اُٹھتے ہیں کہ) اسے
ہمارے لئے داتے یہ فضول اور بیکار نہیں بنایا

۲۳- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہر کوہوں

کرتا ہے پھر اس کو دوسرے سے ملا دیتا ہے

پھر اسے تہ بننا دیتا ہے۔ پھر تو اس کے

پہرے سے بارش دیکھتا ہے اور بار سے دھن

دفت (دھن) اولوں کے پہاڑ برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ

جس پر چاہتا ہے مصیبت ڈالتا ہے اور جس کو

چاہتا ہے بچا دیتا ہے۔ اس بارے کے بجلی کی

چمک ایسی ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے وہ

مینائی اچک لے جائیگی۔ اللہ ہی اتار دے

دن کو بدلتا رہتا ہے۔ بیشک اس میں

ارباب بعیرت کے لئے سرمایہ عبرت ہے

۲۵ دونوں دیرا برابر نہیں ہو سکتے یہ میٹھی

اور خوشگوار پانی کا ہے اور یہ

لح کھاری پانی کا۔

لَا دُولِي إِلَّا بَصَارِهِ (نور - ع)

۲۵ مَا يَسْتَوِي الْبَكَرُ إِنَّ هَذَا

عَذْبٌ فَرَكَ سَائِغٌ شَرَابٌ

وَهَذَا مِلْحٌ أَجَاجٌ (فاطر - ع)

۳۶۔ نیک عملی

۱ ہم احسان اور نیکی کرنے والوں کو مغرب

اور زیادہ دیں گے۔

۱ سَنَنْبِيْذُ الْمُحْسِنِيْنَ

(پ - ع)

۲ پس نیک کاموں کی طرف بوقتِ کم

۲ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (بقرة - ع)

۳ بے شک اللہ کی رحمت احسان اور نیکی

۳ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ

کرنے والوں سے قریب ہی ہے

الْمُحْسِنِيْنَ (اعراف - ع)

۴ جنہوں نے نیک کام کیا ان کے لئے

۴ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

اچھا بدلا ہے اور اُس کو زیادہ انعام ہے

زِيَادَةٌ (يونس - ع)

۵۔ اِنَّ اللّٰهَ يَافُرُ بِالْعَدْلِ

وَالْاِحْسَانِ وَابْتِءَاذِي

الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (نمل۔ ع)

۶۔ اَطْعِمُوْا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ

(رج۔ ع)

۷۔ اَطْعِمُوْا قَاۡنِعَ وَالْمُعْتَرَّ

(رج۔ ع)

۸۔ مَنْ تَزَكٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكٰى

لِنَفْسِهٖ (فاطر۔ ع)

۹۔ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا

الْاِحْسَانُ (الرحمن۔ ع)

۱۰۔ مَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نِّزِدْ

۵۔ اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا، احسان کا

اور اقربا کے سلوک کا اور منع کرتا ہے

بے جائی کے کاموں سے، ناپسندیدہ

امور سے اور ظلم و سرکشی سے۔

۶۔ مصیبت زدہ محتاج کو کھانا کھلاؤ۔

۷۔ قناعت والے اور سوال نہ کرنے

والے محتاج کو کھانا کھلاؤ۔

۸۔ جو کوئی پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی

فات کے لئے پاک ہوتا ہے۔

۹۔ احسان یا نیکی کا بدلہ سوا احسان

کے نہیں ہو سکتا۔

۱۰۔ جو نیکی کرے گا ہم اس کے لئے اس

میں حسن و خوبی کو بڑھائیں گے۔

۱۱- زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر

احسان نہ کر۔

لَهُ فِيهَا حُسْنًا (الشوریٰ ع)

۱۱- لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ-

(مدثر- ع)

۱۲- دیکھو »اِثْمَالِ قُرْآنِ“ ۱۱

۳۷- بد عملی

۱- جو گناہ کا کام کرتا ہے وہ اپنی ہی

جان کے حق میں بُرا کرتا ہے۔

۱- مَنْ يَكْسِبْ اِثْمًا فَاِثْمًا

يَكْسِبْ عَلٰى نَفْسِهٖ-

(نساء- ع ۱۶)

۲- تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی

بُرا کام کر بیٹھے اور پھر توبہ کر لے اور

حالت کی اصلاح کر لے تو وہ بُنٹے

والا مہربان ہے۔

۲- مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءً

يَجْهَلُ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِ

وَاَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(الانعام- ع)

۳۔ لَا تَقْرَبُوا نَفْسَ مَا

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ط

(انعام - ع)

۴۔ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ

الِإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ

يُنْزَلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ

تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

(اعراف - ع)

۵۔ إِنَّمَا الشُّرُكُونَ بَجَسٌ

(توبہ - ع)

۳۔ بے حیائی کے کام کے قریب بھی نہ جاؤ۔

وہ کلم کھلا ہوں یا پوشیدہ ہوں۔

۴۔ میرے مالک نے بے حیائی کے کام خواہ

وہ ظاہر ہیں ہوں یا خفیہ ہوں۔ گناہ۔

ناحق بغاوت۔ اللہ کے برابر کسی بات

میں کسی کو سمجھنا، جس کو کوئی سند

نہیں۔ اور اللہ کے متعلق ایسی باتیں

کہنا جن کو تم نہیں جانتے، مسوام

کیا ہے۔

۵۔ بے شک شرک نجس ہوتے ہیں۔

اشارہ - یہ مزدی نہیں کہ نجاست ظاہری سے نجس ہوں۔ بد عملی و بد خلقی کے لحاظ

سے بھی آدمی نجس ہوتا ہے۔

۶- جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا۔

۶- بُرائی کا بدلہ اُسی کے مثل ہے۔

(نور۔ ع)

۷- هَلْ يُمْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ

۷- وہی قوم ہلاک ہوتی ہے جو فاسق

أَفَاسِقُونَ ۝ (احقاف۔ ع)

اور نافرمان ہوتی ہے۔

۸- يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسَيِّئِهِمْ

۸- اکثر مجرم اپنے قیاس سے

(الرحمن۔ ع)

پہچانے جاتے ہیں۔

۹- دیکھو "امثالِ قرانی" ۱۲

۳۸- موت

۱- مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ

۱- ہر شخص مرنے کا حق ہے کہ حکم سے مرے

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُوَجَّلًا

ہے۔ اور اسی وقت جو اس کے لئے

(آل عمران۔ ع)

مقرر ہو چکا ہے۔

۲- ہر شخص موت کا فرائض چکھنے والا ہے۔

۲- كُلُّ نَفْسٍ ذَاقَةُ الْمَوْتِ ط

(آل عمران ۱۵)

۳- تم جہاں کہیں بھی رہو گے تم موت

۳- اَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِكُمُ الْمَوْتُ

پہنچ جائے گی۔ خواہ مضبوط و مستحکم

وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط

قلعہ میں رہو۔

(نار ۱۱)

۴- موت جس سے تم بھاگے بھاگے

۴- إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي لَفَزُونَا

پھرتے ہو فینادہ تم سے ایک دن

مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ط

ملاقات کرے گی۔

(الحجۃ - ۱۱)

۵- کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سر

۵- مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ

زمین میں مرے گا۔

تَمُوتُ ط (الحقن - ۱۱)

۳۹- عذابِ قبر

انتباہ :- قبر سے مراد مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ ہے۔

فرعون کے قصہ کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے۔

تَوَقَّهٗ ٱللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ

فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

عُدُوًا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشْهَ الْعَذَابِ ۝ (المومن - ۷)

پھر اللہ نے اُس کو (یعنی موسیٰ کو) اُن لوگوں کی بُری تدبیروں سے بچایا

اور فرعون کی اولاد پر بُری طرح کا عذاب چھا گیا۔ اب ایک خاص قسم کی

آگ کے سامنے وہ صبح و شام حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت

ہوگی (حکم ہوگا کہ) اے آلِ فرعون سخت ترین عذاب کی جگہ داخل

ہو جاؤ۔

اشارہ :- خط کشیدہ فقرہ غور طلب ہے۔ وہ قیامت سے متعلق

نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کے بعد قیام قیامت کا ذکر

آتا ہے

۴۰۔ دوبارہ پیدائش جیسا کہ نشرو قیامت

۱۔ کَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ

(اعراف - غ)

۱۔ جس طرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو جاؤ گے۔

۲۔ الَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ

مَاءً يَنْقُذُ رَفَاقَتَنَا بِهِ بَلَدَةً

مُتَيْنًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ۝

(الزحرف - غ)

۲۔ اُسے وہی جو آسمان سے پانی ایک خاص مقدار میں برساتا ہے اور اُس سے مُردہ زمین میں جان ال کے ہزاروں قسم کے نباتات و حیوانات پھیلا کر کھڑا کرتا ہے اور بسطیع تم بھی (قیامت و زمین سے نکلے گے)

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي

السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

(الشوری - ع)

۳۔ جو لوگ قیامت کے مسئلے میں شک رکھتے

ہیں وہ یقیناً بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔

۴۔ دیکھو "اُس" ۶۷

۵۔ دیکھو "جہالت" ۶۸

۴۱۔ شفاعت

- | | |
|---|--|
| <p>۱- اس (اللہ) کے سوا تمہارا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں ہے۔</p> | <p>۱- مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ط۔
(السجدہ - ع)</p> |
| <p>۲- سفارش تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔</p> | <p>۲- لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا
(الزمر - ع)</p> |
| <p>۳- ایسا کون شخص ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کے حکم کے سفارش کر سکے؟</p> | <p>۳- مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ (بقرہ - ۳۲ ع)</p> |

۴۲۔ پاداشِ عمل

- | | |
|---|--|
| <p>۱- اور نیکی کی قسم سے دنیا میں جس عمل کو انجام دے گا تم کہہ رہے ہو اللہ کی جناب میں اس کا اجر پاؤ گے</p> | <p>۱- وَمَا تُقَدِّمُوا وَلَا تُؤَخِّرُونَ خَيْرٌ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ</p> |
|---|--|

(پ-ع)^{۱۳}

۲- لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ

۲- میرے لئے میرے اعمال ہیں اور

(ب-ع)^{۱۶}

تمہارے لئے تمہارے اعمال۔

۳- لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

۳- نفس انسان کے لئے وہی ہے جو کچھ آئے

اَلْكَسَبَتْ - (پ-ع)^{۱۷}

کمایا اور اس پر وبال اس بد عملی کا جو جکا دوسرے

۴- اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلًا مِّلٍ

۴- میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا

مِنْكُمْ مِنْ ذِکْرِ اَوْ اُنْتٰی

عمل مرد و خواہ عورت ضائع نہیں کرتا۔

(آل عمران-ع)

۵- لِكُلِّ دَرَجَةٍ مِّمَّا عَمِلُوْ-

۵- سب کے لئے درجے ہیں ان کے

(انعام-ع)^{۱۸}

اعمال کے مطابق۔

۶- لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

۶- ہر آدمی اپنے کام سے جو کچھ کماتا ہو وہ

(انعام-ع)^{۱۹}

اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔

۷- لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی

۷- کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا

(العام - ع)

۸- اِنِّیْ عَلٰی وَکُمْ عَمَلُکُمْ

(یونس - ع)

۹- اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

لَا نَفْسُکُمْ (نبی اسرائیل - ع)

۱۰- اِنَّا لَا نَضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ

عَمَلًا (کہف - ع)

۱۱- یُکُلْ اَمْرِیْ مِنْهُمْ مَا

اَلْتَسَبَّ مِنْ اِلٰتِهِ

(نور - ع)

۱۲- یَا اٰیہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ

وَاحْشَوْا یَوْمًا لَا یَجْزِیْ

وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ

بوجہ میں اُٹھاتا۔

۸- میرا عمل میرے لئے اور تمہارا عمل

تمہارے لئے ہے۔

۹- اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے ہی

ذات کے لئے اچھا کر دو گے۔

۱۰- ہم نیک کام کرنے والے کے اجر

کو ضائع نہیں کرتے۔

۱۱- اُن میں سے ہر ایک شخص کے لئے

دہی ہے جو گناہ اُس نے کیا۔

۱۲- اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس

دن سے ڈرو جب نہ کوئی باپ اپنی

بیٹی کی طرف سے کچھ ادا کر سکے گا

هُوَ جَارٍ عَنْ وَالِدَيْهِ

نَشِيئًا (لقمان - ع)

۱۳- وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا

زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَ

عَمِلَ صَالِحًا-

(سبا - ع)

۱۴- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ

وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا-

(احقاف - ع)

۱۵- لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا

سَعَى (الغفر - ع)

۱۶- هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا

اور نہ کوئی میا اپنے باپ کی طرف سے

کچھ دے سکیگا۔

۱۳- مال و اولاد وہ چیز نہیں ہے کہ تم کو

ہماری جناب میں مقرب بنا دے گویاں

جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے

(یہ دونوں چیزیں باعث قرب

ہیں)

۱۴- جو نیک عمل کرتا ہے، اپنے ہی لئے

کرتا ہے جو بُرا کام کرتا ہے، اُس کا

وہال اسی پر ہے۔

۱۵- انسان کو صرف وہی ملے گا جو کے لئے

وہ جدوجہد کرے۔

۱۶- احسان کا بدلہ سوائے احسان کے

نہیں ہو سکتا۔

۱- بُرائی کا بدلہ اُسی کے برابر بُرائی
ہے۔

۱۸- جو دیکھے اور سمجھے تو اس کا فائدہ اسی
کی ذات کے لئے ہے۔ اور جو اندھا
بن جائے (بعبیرت کام نہ لے، تو اس کا
وبال اسی پر ہے۔

الْإِحْسَانُ - (الرحمن - ع)

۱۷- جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِثْلُهَا - (الشوریٰ - ع)

۱۸- مَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا -
(العام - ع)

————— ﴿﴾ —————

دوسرا حصہ

جسمانیات

لَا يَسْتَوِي الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ ط

ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے

قرآن حکیم ۵ : ۱۳

۱۔ صفائی

۱۔ جب نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ

اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔ اپنے

سیدھے کا مسح کرو اور دونوں پاؤں

ٹخنے تک دھو لو۔

۱۔ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَ

أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَ

أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(مائدہ ۶)

بعض نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے ”اپنے سر کا اور ٹخنے تک پاؤں کا مسح کرو“ یہ

ترجمہ بھی اصولاً صحیح ہے۔

(۲) ”مَسَحَ“ کے معنی (۱) دھونا (۲) ملنا۔ رگڑنا (۳) آلودگی کو پونچھنا اور

(۴) کسی عضو پر پانی ڈالنا، ہیں۔

(۳) اللہ نے انسان کو عقل و تمیز دی ہے۔ موقع اور حالت کا اندازہ کر کے خود فیصلہ

کر لے کہ کیا کرنا چاہئے۔ مقصد صفائی اور پاکیزگی سے ہے۔ اور بس۔ جو لوگ اس قسم کی جزیات و فروعات کو اصولی حیثیت دے کر اختلاف و تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔

۲- اِنْ كُنْتُمْ حُبًّا فَاطْهَرُوا (مائدہ - ع)
۲- اگر تم (مباشرت وغیرہ سے) انجن ہو گئے ہو تو نہا کر پاک و صاف ہو جاؤ۔

۳- لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ (مائدہ - ع)
۳- ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے۔

۴- يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ۔ (انفال - ع)
۴- اللہ تمہارے لئے اوپر سے پانی برساتا ہے تاکہ تم کو اس سے پاک و صاف رکھے۔

۵- لِيَقْضُوا زَفَثَهُمْ (حج - ع)
۵- اُن کو چاہئے کہ اپنے ناخن تراشیں اور میل و در کریں۔

۶- مَنْ تَرَكَهُ فَإِنَّمَا يَتَرَكَ (حج - ع)
۶- جو پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ

کے لئے ہوتا ہے۔

لِنَفْسِهِ (فاطر - ع)

اشارہ :- یہ آیت تزکیہ ظاہری و باطنی دونوں پر حاوی ہے۔

۷۔ اور ہم نے آسمان (ابراہیم سے) پانی

۷۔ وَ أَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ

برسیا جو پاک و صاف کرنے والی

مَاءٌ طَهُورًا ط

چیز ہے۔

(الفرقان - ع)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی پاک و صاف کرنے والی چیز ہے۔ اور دنیا میں کثیر

مقدار میں رکھنے سے نشاء الہی یہ ہے کہ انسان اس کو خوب استعمال کر کے پاک و صاف

رہے۔ اور اپنی چیزوں کو پاک و صاف رکھے۔

۸۔ اپنے کپڑے پاک و صاف رکھ۔

۸۔ يَتَيَبَّأُكَ فَطَهِّرْ (مدثر - ع)

۹۔ اللہ پاک و صاف رہنے والوں

۹۔ اَللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ۔

کو پسند کرتا ہے۔

(توبہ - ع)

۲۔ کھانا پینا

۱- کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

(بقرة - ع)

۲- يَا أَيُّهَا النَّاسُ! كُلُوا مِمَّا

فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

(بقرة - ع)

۳- أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ

(مائدہ - رکوع)

۴- ظَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

حِلٌّ لَكُمْ وَظَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ

(مائدہ - ع)

۵- لَا تَحْرُمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ

اللَّهُ لَكُمْ (مائدہ - ع)

۶- کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

۱- عمدہ اصف، پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں

میں سے جو بہنے نکلے دوزی کی ہیں کھاؤ۔

۲ اے انسانو! زمین میں جو چیزیں حلال،

پاک و صاف اور عمدہ ہیں، ان

میں سے کھاؤ۔

۳- سب اچھی چیزیں تم پر حلال

کی گئی ہیں۔

۴- جن قوموں کو آسانی کتاب دی گئی ہے

(یعنی جو کسی پیغمبر کی امت ہیں)، ان کا

کھانا تمہارے لیے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے

۵- اللہ نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کی

ہیں، انکو اپنے اوپر حرام نہ کرو (استعمال کرنا)

۶- کھاؤ اور پیو۔ اور حد اعتدال سے نہ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

(اعراف - غ)

۷- وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ

لَعِبْرَةً ۖ تُسْقِيكُمْ مِمَّا

فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ

وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا

لِلشَّارِبِينَ ۚ (نحل - غ)

۸- وَأَوْحِ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ

تَحْذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

يَعْرِشُونَ لِمَا كُلِي مِنْ كُلِّ

الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ

رَبِّكِ ذُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ

نہ بڑھوا اللہ حد سے بڑھ جانے والوں

کو پسند نہیں کرتا۔

۷- اور تمہارے لئے چوہاؤں میں بھی عبرت

و بصیرت کا سبق ہے تم کو ہم خالص اور

خوشگوار دودھ پلاتے ہیں۔ جو ان کے

پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان

سے نکلتا ہے۔

۸- اور تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی

کی طبیعت میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں

درختوں اور غارات کی چھتوں میں اپنا

گھر بنا اور پھلوں کا رس چوس اور اپنے

مالک کے بتائے ہوئے طریقوں پر،

فرماں بردار ہو کہ کار بند رہ (اسی کا نتیجہ

ہے کہ) اُس کے پیٹ سے شربت
نکلتا ہے مختلف رنگوں کا جس میں
انسان کے لئے شفا ہے۔

۹- پھر اسے چاہئے کہ دیکھے کوئی
کھانے کی چیز پاک اور صاف
سُفھی ہے اسی میں لیکر تمہارا پس
۱۰- اور ہم نے پانی سے ہر جاندار کو پیدا
کیا۔

۱۱- تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ سب
اکٹھے مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

۱۲- (اللہ نے) تمہارے لئے صرف (۱)
مردار (۲) ذبن (۳) سور کا گوشت

بَطُونَهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ
(نمل - ۹)

۹- فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
(کاف - ۳)

۱۰- وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ
حَيٍّ - (انبیاء - ۵)

۱۱- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
تَاْكُلُوْا جَمِيعًا وَاَوْشَتَاتًا
(نور - ۵)

۱۲- اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ

مَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ
فَمَنْ اضْطُرَّ عَلَيْهِ نَاجٍ
وَلَا عَادِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ

(النحل - ۱۵)

(۱۴) اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور معبود کا
نام لیا گیا ہو حرام کیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور
ہو اور ان میں سے کسی ایک چیز کے کھا لینے پر
شریعت سے بغاوت اس کا ارادہ نہ ہو
اور نہ معمولی حالت میں اس کو استعمال
کرنے کا ارتکاب کرے (اُس کے لئے)
کوئی حرج نہیں، اللہ بہت بخشنے

اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۴۔ بے شک، شراب، بھوا، بھوٹے

معبودوں کے پاس چڑھا دیے جانے

شیطانی عمل کی ناپاکی ہو۔ اس لئے

ان سے بچو۔ تاکہ نہیں فلاح حاصل

ہو۔

۱۳۔ دیکھو عنوان "لباس" ۴
۱۴۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْيَمَسُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
حَسْبُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ

(المائدہ - ۱۲)

۱۵ تجھ سے لوگ شراب درجے کے متعلق

پوچھتی ہیں۔ اُن سے کہہ دے کہ اُن دنوں

میں نیکوں سے روکنے کی بہت بڑی

قوت ہے۔ اور انسان کے لئے فائدے

بھی ہیں۔ مگر اُن سے نقصانات فائدے

کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

(اس لئے چننا چاہئے)

۱۵ يَسْأَلُكَ عَنِ الْخَيْرِ وَ

وَالْمُسِيرِ قُلْ فِيهِمَا اَيُّ

كَبِيرٍ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

وَاثْمُهَا الْكَبِيرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

(لقمرہ - ۲۷)

۳۔ قوت جسمانی

۱۔ تیار رہا کرو اُن (کافروں کے مقابلہ)

کے لئے جس قدر بھی تم سے ہو سکے۔

قوت اور طاقت سے اور جنگی گھوڑوں

سے تاکہ اس شان و شوکت سے اللہ

۱۔ اَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ

مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ بَرَابِطِ

الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ

اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ آخِرِينَ

کے اور اپنے دشمنوں کو ڈرائے رکھو۔
اور ان کے علاوہ ان کو بھی جھین تم نہیں جانتے
اللہ ہی انکو جانتا ہے (یعنی منافقین)

مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ
اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ۔

(انفال - ع)

اشارہ :- اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسلم پر حتی الامکان اپنی جسمانی قوتوں کو
صحیح اور توانا رکھنا فرض ہے۔ تاکہ بروقت ضرورت دفاع و
حفاظت کر سکے۔

۲۔ لوگو! اپنے پروردگار رحمانی مانگو۔ اور
اُس کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ وہ تمہاری
لئے اوپر سے پانی برساتا ہے جس سے تمہاری
ہر قسم کی قوت کو نشوونما دیتا
ہے۔

۲۔ يٰۤاَقْرِبٰٓءُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَيْهِ يَّرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ
(ہود - ع)

اشارہ :- اس آیت میں خط کشیدہ الفاظ غور طلب ہیں مِدْرَار کے معنی
”بہت بارش برسانے والا“ ہیں۔ مگر اُس اونیٹنی کو بھی کہتے ہیں جو بہت

دودھ دیتی ہو۔ اگر میہ آخری منی یہاں لئے جائیں تو کہا جائے گا کہ
ابہ کو بکثرت دودھ دینے والی اونٹنی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کے
کئی وجوہ ہیں:-

۱ - دودھ بہنے والی پسینہ ہے اور پانی بھی۔

۲ - دودھ ایک لطیف غذا ہے اور پانی بھی لطیف شے ہے۔

۳ - دودھ جسمانی قوی کی نشوونما کے لئے بہترین چیز ہے، اس میں سب سے

اجزاء موجود ہیں ابہ سے برے ہوئے پانی کا بھی یہی حال ہے، کہ اس سے

زمین میں مختلف قسم کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ میوہ جات، فواکھات، اناج،

بہری ترکاری وغیرہ۔ جن کے مناسب استعمال سے انسان کے جسمانی

قوتوں کی پرورش اور نشوونما ہوتی ہے۔

اس سے صریح طور پر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آسمانی بارش سے جس قدر

بناتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا مناسب استعمال ہماری قوتوں کی نمو کے

لئے مفید ہے۔

۴۔ نیند

- ۱۔ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا
وَجَعَلَ النَّهَارَ لَكُمْ شُورًا
(الفرقان - ع)
- ۱۔ وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو ایک
لباس کی مثل بنادیا۔ اور نیند کو راحت و آرام
کی چیز بنادی اور دن کو بیدار کر دیا کہ اس میں
منتشر ہو کر ضروری کام دوبارہ انجام دو۔

اشارہ :- اس یہ ثابت ہوتا ہے کہ رات راحت و آرام کے لئے ہے اور دن ضروری کام دوبارہ انجام
دینے کے لئے۔

۵۔ لباس

- ۱۔ يَبْنِيٰ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنٰ
عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي
سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ
- ۱۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس
پیدا کئے، جو تمہاری شر نگاہ کو چھپاتے
ہیں اور تمہارے لئے زیب و زینت ہیں۔
اور ایک لباس تقویٰ کا بھی ہے۔

حَیْزٌ (اعراف - ۳)

جو اس سے بھی بستر ہے۔

اشارات :- (۱) لباس کے دو مقاصد ہیں ایک تو شرنگاہ کو چھپانا اور دوسرے

زینت۔ جسم کی حفاظت بھی مقصد ہے جو دوسری آیت میں ہے،

(۲) تقویٰ کو لباس سے تشبیہ دی ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے

باطن اور ضمیر کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۳) دُنیا اور آخرت دونوں جگہ غرت اور سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔

اور چونکہ روح اور اخلاق کا مرتبہ جسم و جسمانیات سے بلند ہے،

اس لئے اس کا لباس بھی زیادہ قابلِ قدر ہے۔

۲۔ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ

الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَ

الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ

(اعراف - ۳۱)

۲۔ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو سامان

زینت (عمدہ عمدہ لباس) اور کھانے پینے

کی اچھی اچھی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں ان کو

کس نے حرام کیا ہے؟ (یعنی یہ چیزیں

حرام نہیں ہیں، ان کو استعمال کرو)

۳۔ جَعَلَ لَكُمُ سَرَائِيلَ

تَقِيكُمْ الْحَرَّ وَسَرَائِيلَ

تَقِيكُمْ بِأَسْكُمُ

(رخل - ع)

۴۔ هُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ

لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا

وَتَسَخِّرْجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

تَلْبَسُونَهَا ۚ (رخل - ع)

۳۔ اللہ نے تمہارے لئے ایسی لباس پیدا

جو تم کو گرمی سے بچاتے ہیں۔ اور ایسے لباس

بھی جو تم کو جنگ میں (اور دوسرے موقعوں)

تخلیف سے بچاتے ہیں۔

۴۔ اللہ وہ ہے جس نے دریا اور سمندر کو مسخر

کر دیا تاکہ اُن میں سے تم تازہ گوشت

(مچھلی) کھاؤ اور (موتیوں کے زیور

نکالو اور پہنو۔

۶۔ سورۃ امھنا ط

۱۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ

طُلُوعِ الشَّمْسِ (ق - ع)

۱۔ طلوع آفتاب پہلے اپنے پروردگار کی حمد

ثنا کے ذریعہ پاکی بیان کر۔

اس سے یہ ثابت ہے کہ طلوع آفتاب سے قبل ہی اٹھنا چاہئے کہ حوائج ضروری سے

فراغت کے بعد حمد و ثنا بھی وقت مقررہ تک ختم ہو جائے۔

تیسرا حصہ معاشرت

إِنْ تُصِلْهُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اگر تم اصلاح کرو گے اور بڑائیوں سے بچو گے تو اللہ بڑا بخشنے والا

سب کام بنادے گا اور تم پر رحم کرے گا

قرآن ۴ : ۱۹

۱۔ والدین

۱۔ بِأَوَّلِ الدِّينِ إِحْسَانًا إِذَا مَا
يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا
فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيٌ وَلَا
تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا
قَوْلًا كَرِيمًا وَخَفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ
الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْزُقْ
حَمُّهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي
صَغِيرًا (نہی اسرائیل - ع)

۲۔ وَصَيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۱۔ اں باپ کے ساتھ نیک سلوک کر۔ اگر
بڑے سامنے ان میں کوئی یاد دہانی
بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو ”ہوں“
بھی نہ کہہ اور نہ جھڑک ان سے ادب
کے ساتھ بات چیت کر۔ ان کے سامنے
انکساری اور محبت سے بھکاریہ۔ اور
دُعا کر کہ اسے پروردگار ان پر رحم کر
جیسا انھوں نے بچپن میں مجھے پالا اور
تریت کی۔

۲۔ ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے اپنے

حَسَاءٌ وَإِنْ جَاهَدَاكَ
لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ
بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا -

(عنکبوت - ع)

والدین کے ساتھ نیک سلوک کی۔ اور
اگر وہ کوشش کریں کہ تو میری
کسی قدرت یا صفت کے برابر کسی
اور کو سمجھے جس کی دلیل تیرے پاس
نہ ہو تو تو ان کی اطاعت نہ کر۔

۲- اولاد

۱- لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ
إِمْلَاقٍ طَخْنُ نَزْرُ قُلْمٌ
وَأَيَّاهُمْ (النعام - ع)

۲- إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ (الفال - ع)

۱- اپنی اولاد کو مفلسی اور تنگی کی وجہ سے
نہ مار ڈالو تم کو اور ان کو روزی تو
ہم دیتے ہیں۔

۲ بے شک تمہارے مال و اسباب اور
تمہاری اولاد باعث ”رفتہ“ ہیں۔

اشارہ: ”رفتہ“ کے معنی ”تجربہ“ آزمائش اور امتحان کئے گئے ہیں۔ مگر بعض کو یہ شبہ
ہوتا ہے کہ جب اللہ غیب اور پوشیدہ امور کا بہتر جاننے والا ہے تو اس

آزائش کی کیا ضرورت ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ شبہ عربی زبان کی نادانیت کے سبب

سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم روزمرہ گفتگو میں آزائش اور تجربہ کے الفاظ

جو استعمال کرتے ہیں، اُن سے ”فتنہ“ کا مفہوم مختلف ہے۔ عربی

میں ”فتنہ“ دراصل کسی دھات کو دکھتی ہوئی آگ میں رکھ کر پھلانے

کو کہتے ہیں، تاکہ اس سے میل پھیل دور ہو جائے اور دھات کی صلیت

صاف طور پر نمایاں ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی آزائش ہے، کیونکہ

اس عمل سے اس کی طبعی کیفیت کو نمودار کرنا مقصود ہے۔

قرآن کریم میں بعض جگہ ”فتنہ“ کا لفظ اسی کے مجازی معنی میں

استعمال ہوا ہے۔ جو ایک وسیع مفہوم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اور وہ انسان کو محنت، مشقت، مصیبت اور سختی میں ڈالنا ہے۔

جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی اصلی حالت نمودار ہو جائے

اور دنیا دھوکہ میں نہ رہے۔ زمانہ میں مختلف موقعوں پر گرم شہی

حایت اور تعمیلِ حکم کا ذبانی دعویٰ کرنے والے کثرت سے ملتے ہیں۔

مگر جب عملی تصدیق کا وقت آتا ہے، تب قلعی کھل جاتی ہے۔

دَعْوَى الْإِخَاءِ عَلَى الرِّخَاءِ كَثِيرَةٌ

بَلْ فِي الشَّدَائِدِ يُعْرِفُ الْإِخْوَانُ۔

یعنی آسائش کی حالت میں محبت اور بھائی بھندری کا

دعویٰ کرنے والے بہت ہیں۔ مگر مصائب کے

وقت ایسے دوست اور بھائی

پہچانے جاتے

ہیں

پس اللہ بے شک باطن اور دل کی گہرائیوں کو جانتا ہے مگر خلقت

کہاں جانتی ہے۔ اس لئے مزدوت ہوئی کہ ایمان کے دعوے

کرنے والے قوت و شوکت کے مدعی اور نیک عملی کے دعویداروں پر

سختی اور مصائب کے مواقع پیش کئے جائیں۔

دنیا کی ہر چیز اور اس کی عطا کی ہوئی ہر دنیاوی نعمت فتنہ
 (یعنی باعثِ فتنہ) ہے۔ پس مال و اولاد بھی ”فتنہ“ ہیں
 مال اس لئے کہ اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی بر علی کا ارتکاب
 ہو سکتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ اس کے لئے انسان محنت
 و مشقت برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح اور دہی فتنہ ہے
 کیونکہ اس کی پرورش، نگہداشت، تربیت اور قیام کی متوا بہان
 ذمت داریاں انسان پر ہیں۔ ان میں معمولی سی کوتاہی کسی قسم
 کی آفتوں کا موجب ہے۔ ایک اور اعتبار سے بھی فتنہ ہے
 کہ انسان اولاد کی کثرت پر یا اس سے موہوم توقعات
 رکھ کر بے اوقات غافل ہو جاتا ہے۔

۳۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ	۳۔ مال اور اولاد دنیاوی زندگی
زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	کی زینت ہیں۔ اور عینِ مرفانی
وَالْبَاقِيَاتُ	اعمالِ صالحہ تیرے

الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ تَوَابًا
خَيْرًا مَّلًا ۝

(کف - ع)

۳- لَنْ تَنْفَعَكُمُ أَرْحَامُكُمْ
وَلَا أَدُلُّكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۝

(ممتحنہ - ع)

۵- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
يَهْبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَّا
وَيَهْبُ لِمَنْ يَّشَاءُ
الذُّكُوْرَةُ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ

پروردگار کی جناب میں
اجر نیک اور بہترین ثواب
کے اعتبار سے اچھے ہیں۔

۴- تمہارے رشتہ دار اور تمہاری
اولاد قیامت کے دن ہرگز فائدہ
نہ پہنچا سکیں گے۔

۵- تمام آسمانوں میں اور زمین میں اللہ
ہی کی حکومت ہے۔ جو چیز چاہتا ہے پیدا
کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بٹیاں
عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اولاد
نہیں بخشتا ہے یا بیٹوں اور بیٹیاں

دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

بانجھ بناتا ہے۔ لادریب وہ بہت

بڑا عالم اور بڑی زبردست قدرت

والا ہے۔

ذُكِّرْنَا وَإِنَّا نَوَجَّعُ

مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ

عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝

(شوریٰ - ع)

اشارہ :- اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ تخلیق سے متعلق اس کی مشیت یا اس کا

ارادہ کسی خاص وجہ کی بنیاد پر ہوتا ہے جس کا علم صرف

اُسی کو ہے۔

۳۔ عورت — میاں بیوی

۱۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔

۱۔ نِسَاءُكُمْ حَرْثُكُمْ

(لقہ - ع)

اشارہ :- (۱) کھیت میں جیسا بیج بویا جائے گا ویسی فصل پیدا ہوگی۔ اس لئے

اپنے فوائے جہانی کی حفاظت کرو کہ بیج اچھا رہے۔

(۲) بیچ اگر اچھا ہو اور کھیت کی زمین ناقص ہو تو فضل ناقص ہوگی اس لئے
 جس عورت سے شادی کرنے کا خیال ہو پہلے تحقیق کر لو کہ اس کے ذوال
 جسمانی، اخلاقی اور دماغی صحیح ہیں یا نہیں۔

۲۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهِنَّ (بقبرہ - ع) | ۲۔ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا
 لباس ہو۔

اشارات :- (۱) لباس سے، (۱) گرمی اور سردی سے حفاظت ہوتی ہے (۲) جسم
 کا عیب ڈھنکار ہوتا ہے اور (۳) آرائش و زینت بھی ہوتی ہے
 (۲) اسی طرح (۱) مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے راحت حاصل
 ہوتی ہے (۲) طرفین میں سے ہر ایک دوسرے کی زینت ہے اور
 (۳) دونوں کے تعلقات سے شہوت کو سکون ہوتا ہے اس لئے
 رسوائی اور شہوانی عیب سے بچے رہتے ہیں۔

بلوغت کی اس سے بہتر نظیر کہاں مل سکتی ہے؟ ایک معمولی
 لفظ ”لباس“ سے تشبیہ دیکر معاشرت کا طغیہ واضح کر دیا۔

۳۔ لَا تَضَارَّ وَالِدَةً بِوَلَدِهَا
وَلَا مَوْلُودًا لَهُ بِوَلَدِهِ-

(بقرہ - ۸)

۴۔ لَا تَسْؤُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ

(بقرہ - ۳۱)

۵۔ فَاعْتَنُوا النِّسَاءَ فِي الْحَيْضِ

وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ

فَالْوُحْنُ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ

اللَّهُ

(بقرہ - ۲۸)

۶۔ عَائِشَةُ رُوِيَتْ بِالْمَعْرُوفِ

۳۔ اں کو اس کے بچہ کی وجہ سے

لفغان نہ پہنچایا جائے اور نہ باپ

کو اس کے بچہ کی وجہ سے

(دونوں کے حقوق احسان کو ٹکناؤ کھنا چاہئے)

۴۔ تم آپس میں فضل و احسان کو

نہ بھولو۔

۵۔ حیض کے زمانہ میں عورتوں سے الگ

رہو (مباشرت نہ کرو) جب تک وہ پاک

صاف نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ

جاؤ۔ جب وہ پاک ہو جائیں تو اللہ کے

حکم کے مطابق ان کے پاس آؤ جس اور

(مباشرت کرو)

۶۔ عورتوں کے ساتھ، نرمی، مہربانی

(نساء - ع۳)

۷۔ الرِّجَالُ تَوَاضَعُوا عَلَى النِّسَاءِ

بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ

عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَفْقَوْا مِنْ

أَمْوَالِهِمْ

(نساء - ع۶)

۸۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا

اَكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ

مِّمَّا اَكْتَسَبْنَ وَرَسَلُوا

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ط

(نساء - ع۸)

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اور حُسنِ اخلاق سے زندگی بسر کرو۔

۷۔ مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس دوسرے

کہ اللہ نے (دنیا میں) بعض کو بعض پر

فضیلت دی ہے اور اس کا تابع بھی کہ مرد

(محنت کے) اپنا دوسرا پیہ پیہ پر خرچ کرتے

ہیں (در نہ یوں دنیا میں دونوں وی ہیں انسانیت

و ضرورتاً تمدنِ معیشت بغیر ایک دوسرے کا ممکن ہے)

۸۔ مرد کے لئے اس کے اعمال کے نتائج کا حصہ

ہے اور عورت کے لئے اس کے اعمال کے نتائج

کا حصہ ہے (دفعہ کے ذریعہ سے فضیلت درجاً

حاصل کرنے کے راستے دونوں کے لئے کھلے

ہیں) اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔

۹۔ ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال

يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ
كُرْهًا (نساء - ع)

۱۰- وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا
بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ
فَتَذَرُوهُنَّ كَالْمُعَلَّقَةِ
وَإِنْ تَصِلَحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ
اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا
(نساء - ع ۱۹)

۱۱- الْحَيْثَاتُ لِلْغَنِيِّينَ وَ

نہیں ہے کہ عورتوں کے حیر اور ارث
بن جاوے۔

۱۰- اور تم سے یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ ایک
زیادہ بیویوں کے درمیان عدل والفا کر سکو
(کیونکہ دل کا قدرتی رجحان تمہاری پس کا
نہیں) گو تمہارا کٹنا ہی جی چاہے۔ پس تم
ایک ہی طرف بھٹک پڑو اور دوسری کو
لٹکتی ہوئی چھوڑ دو کہ نہ تمہاری گھر کی بو
اور نہ دوسرے گھر کی) اور اگر تم (عورتوں
سے متعلق) اصلاح و درستی پر رہو گے تو
بے لطفانی، بچو گے تو اللہ تمہارے کام بنائے والا
اور بہت رحم والا ہے۔

۱۱- ناپاک اور گندی عورتیں، ناپاک آدمیوں

الْخَيْشُونِ لِلْخِيَّاتِ ۝
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَ
الطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۝
(نور - ۳)

کے لئے ہیں اور ناپاک اور گندے مرد
ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ پاک
عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد
پاک عورتوں کے لئے ہیں۔

اشارہ - (۱) غیث مرد و عورت سے مراد وہ ہیں جو اخلاقی و جسمانی دونوں لحاظ سے قابل
نفرت ہوں۔

(۲) طیب مرد و عورت سے مراد وہ ہیں جو اخلاقی و جسمانی دونوں اعتبار سے پسندیدہ ہوں۔

۴۔ رضاعت (بچے کو دودھ پلانا)

۱- وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ
أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ
أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَ ۝
(نور - ۴)

۱- اور امیں اپنی اولاد کو پورے دو سال
دودھ پلائیں۔ یہ اُس کے لئے ہے
جو رضاعت کی پوری مدت
پاہتا ہے۔

۲- حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ

سَھَرًا

(الاحقاف - ۳)

۲- اُس کے حمل سے، اُس کے دودھ پھرانے تک کی مدت تیس مہینے ہے۔

اشارہ - (۱) اس لحاظ سے گویا اکیس مہینے تک بچہ کو دودھ پلانا چاہئے۔

(۲) یہ مدت کم سے کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔ دیکھو

یہ آیت پہلی۔

۳- وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ

تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا

سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ

بِالْمَعْرُوفِ

(بقرہ - ۲۳۰)

۳- اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی آٹا

کا دودھ پلوانا چاہو تو کوئی حرج

ہنیں بشرطیکہ تم دستور کے

مطابق بہت نرمی سے اس کا

مقررہ حق ادا کر دو۔

۵۔ زنا

۱۔ وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ
نِسَاءِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ
أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا
فَاصْكَوْهُنَّ فِي بُيُوتٍ حَتَّى
يَتَوَقَّعْنَ الْمَوْتَ أَوْ يُجْعَلَ
اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا
(النساء ۳)

تمہاری عورتوں میں جو بیانی کا کام
کریں تو ان کے متعلق تم اپنے میں سے
چار گواہ طلب کرو۔ اگر وہ گواہی دیں
تو تم ان عورتوں کو گھروں میں بند کر دو
حتیٰ کہ موت ان کا خاتمہ کر دے۔
یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ پیدا
کر دے۔

۲۔ وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِيهَا مِنْكُمْ
فَاذْهُمَا فَإِنْ تَابَا وَ
اصْلَحَا فَاعْرِضُوهُمَا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا
(النساء ۳)

۲۔ او۔ جو تم میں سے دو مرد بے حیائی کا کام
کریں، ان کو جبانی منزا دو، پھر اگر
توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو چھوڑ دو۔
بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا
اور رحمت والا ہے۔

۳۔ لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ه
(نہی اسرائیل - ع)

۴۔ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً
جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْ كُفْيَا
سَرَاةً فِي دِينِ اللَّهِ إِنَّ
كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ
عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ ه (النور - ع)

۵۔ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً
أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ

۳۔ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ
بے حیائی کا کام ہے۔ اور بد چلنی ہے۔

۴۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے
والے مرد میں ہر ایک کے تلوہ تلوہ
دسے مار دو۔ تم کو ان دونوں پر تمیل
حکم الہی میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے۔
اگر تم اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے
ہو۔ اور دونوں کی سزا کے وقت
مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر
رہنا چاہئے۔

۵۔ زانی صرف زانیہ یا مشرکہ عورت سے
دعویٰ کرتا ہے اور جو زانیہ ہوتی ہے

لَا يَنْكِحُهَا الزَّانِ أَوْ
مُشْرِكٌ وَحَرِّمَ ذَلِكَ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

(نور-ع)

اس سے جو وطی کرتا ہے وہ
یا تو زانی ہوتا ہے یا مشرک۔
کیونکہ یہ فعل مومن کے لئے
حرام ہے۔

اشارات :- (۱) نکاح کے دو معنی ہیں (۱) عقد، بیاہ (۲) جامع، وطی
ترجمہ میں دوسرے معنی لئے گئے ہیں۔

(۲) آخر کا جملہ صراحت و دلیل کے لئے ہے کہ زنا مومن و مسلم

کے لئے حرام کیا گیا ہے۔ اس لئے جو اس کا ترکب ہوتا
ہے، ظاہر ہے کہ وہ کم از کم اس وقت مسلم نہیں ہوتا۔

(۳) پہلے جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جو زانی ہوتا ہے، اس کی
بدکاری کے لئے ایک مسلمہ و مومنہ عورت قول نہیں سکتی۔

کیونکہ ”مومنہ“ ہونے کی وجہ سے وہ اس فعل کو حرام
سمجھتی ہے۔ اُسے دُہی عورت ملے گی جو زانیہ یا مشرکہ ہوگی۔

(۴) دوسرے جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جو عورت زانیہ و فاحشہ

ہوتی ہے اور اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے دوسروں

کو اپنے دام میں پھانسی رہتی ہے، اس کے ساتھ

بدکاری کا ترکیب یا تو زانی ہو گا یا مشرک۔ مومن و مسلم

اس کا ارتکاب نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا ایمان و یقین

ہے کہ یہ فعل اللہ کی طرف سے حرام و ممنوع ہے۔

نتیجہ :- (۱) مرد و عورت جس وقت بدکاری کے ترکیب ہوتے

ہیں، مومن نہیں رہتے۔

(۲) زنا، شرک کے دوش بدوش جرم ہے۔ جس کے

وجوہ یہ ہیں :-

(۱) زانی جب کسی منکوحہ عورت سے زنا کرتا ہے تو

ایک شخص کی مقبوضہ چیز کو ناروا طریقہ سے

اپنی ہوس رانی کا ذریعہ بناتا ہے۔

(iii) زانی خفیہ طور پر کار برآری چاہتا ہے، لوگوں سے

ڈرتا ہے۔ آتے ہر وقت بے اطمینانی رہتی ہے۔ اس

طرح توڑے عرصہ میں اس کا ضمیر مردہ ہو جاتا ہے۔

شجاعت، آزادی، خودداری جیسے اعلیٰ صفات اس

سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) زانی کے ہوس کی حرلیں آنکھیں کبھی سیر نہیں ہوتیں

وہ دنیا کی سب عورتوں کو ہوس پرستی کی آنکھ سے

دیکھنے کا خوگ ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ سوسائٹی اور

تمدن کا دشمن ہے۔

(۱۵) ہوس پرستی کے نشہ میں زانی کی عقل زائل

ہو جاتی ہے اس لئے وہ طاقت اندیش نہیں رہتا۔

وہ اپنی صحت اور جسمانی قوتوں کو خاک میں ملا دیتا ہے

پس جس فعل سے اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہوں یا ہو سکتی

ہوں اس کے حرام ہونے میں کس متمدن انسان
کو شبہ ہو سکتا ہے۔

آج کل کے ”بنے ہوئے“ فلاسفر کہتے ہیں کہ
جب مرد اور عورت رسمی نکاح کے بغیر آپس کی رضامندی
سے یک جا ہو جائیں تو اس میں کیا خرابی ہے؟ بے شک
خرابی نہیں بشرطیکہ کتابِ فطرت سے باپ،
بیٹے، بھائی، بہن و غنیمہ تمام رشتے منقطع کر دیے
جائیں۔ مرد و عورت کے طبعی اوصاف و خصوصیات
جو انسانیت و حیوانیت کے درمیان معنوی اعتبار
سے حد فاصل ہیں نکال دیے جائیں، اور قوتِ عقلیہ
کو قوتِ حیوانیہ کی سطح پر لا کر محکوم و مغلوب
بنا دیا جائے۔ اور مدینیت و معاشرت کے
تو این نقشِ باطل کی طرح صفحہِ عالم سے

مٹا دیے جائیں، اس لئے کہ ان تمام گناہات کا
وجود مرد و عورت کی تہذیب، انضباط نفس اور
میانہ روی پر ہے۔

۴۔ طلاق

۱۔ طلاق دومرتبہ۔ اس کے بعد یا تو باقاعدہ

(عورت کو) اپنے پاس روک رکھنا

یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دینا ہے۔

۲۔ اور طلاق والی عورتیں خود متین حیف

نہیں ہر کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو

اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا

۱۔ اَطْلَاقٌ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكٌ

بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِجٌ ۲

بِاِحْسَانٍ ط (لقہ - ۲۹)

۲۔ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ

بِالْفِسْهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ط

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكُنَّ

مَآخِلَ لِلّٰهِ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ

ہے اگر وہ اللہ اور آخرت پر
ایمان رکھتی ہیں۔

۳۔ پھر جب عورت کو طلاق دیدی تو

اس کے بعد وہ حلال نہیں ہے جب تک

وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے خاوند

سے نکاح نہ کرے پھر دوسرا خاوند

جب اسکو طلاق دیدے تب ان دونوں

کوئی گناہ نہیں اگر مل جائیں۔ بشرطیکہ

دونوں کا خیال احکام الہی کو

قائم رکھنے کا ہو۔

۴۔ اور جب تم نے اپنی

عورتوں کو طلاق دیدی

اور وہ اپنی مقدرہ میت

إِنْ كُنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

الْيَوْمِ الْآخِرِ (بقرہ ۲۰۷)

۳۔ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا حِلَّ

لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَنْكِحَ

زَوْجًا غَيْرَهَا فَإِنْ

طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهَا

أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا

أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

(بقرہ - ۲۰۹)

۴۔ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

د عدت) تک پہنچیں تو اس
وقت یا تو باضابطہ و
باقاعدہ اس کو روک لو
یا خوش اسلوبی سے چھڑ دو
تکلیف دینے اور زیادتی کرنے کے
لئے نہ روکو۔ جو ایسا کرے گا
وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

فَيَلْغَنَ أَجَلَهُنَّ فَإِذَا مَسَّكُوهُنَّ
يَمْعُرُوفٍ أَوْ سِرْحُوهُنَّ
يَمْعُرُوفٍ وَلَا تَمْسِكُوهُنَّ
فِي ضُرَائِلَ تَعْتَدُوهُنَّ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ
ظَلَمَ نَفْسَهُ ط

۲۹
(بقرہ - ع)

۷۔ عِدَّت

۱۔ جو طلاق ۲
۲۔ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَزَوَّجُونَ أَزْوَاجًا
يَكْتَرِبْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
۲۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور
بیویاں چھوڑ جائیں (دو بیبیاں)
چار مہینے اور دس دن اپنے

۱۔ جو طلاق ۲
۲۔ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَزَوَّجُونَ أَزْوَاجًا
يَكْتَرِبْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

ارْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ
فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
(بقرہ - ع)

آپ کو انتظار میں رکھیں (نکاح نہ
کریں) پھر جب وہ مقررہ مدت تک
پہنچ جائیں تو تم پر کوئی
نہیں ایسی بات میں کہ وہ اپنے لئے
باقاعدہ جو کچھ کریں (یعنی نکاح
کریں) اور اللہ تمہارے ہر کام
کی خوب خبر رکھتا ہے۔

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ
طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ
أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا
فَتَمْتَعُوا بِهِنَّ وَسَرَّحُوهُنَّ

۳۔ اے ایمان والو! جب تم مومنہ
عورتوں سے نکاح کرو اور ان کو
چھوٹے سے پہلے ہی طلاق دیدو
تو تم کو ان کی عدت شمار کرنے کی
ضرورت نہیں۔ ان کو کچھ مال د
مستاع دے دو اور خوش اسلوبی

سِرَاجًا جَبِيلًا ۵

(احزاب - ۶)

۴- وَالَّذِي يَتَّبِعُ مِنَ الْغَيْظِ
مَنْ نِسَاءَ الَّذِينَ رُبِّبْتُمْ
فَعَدَّتُهُمْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ
وَالَّذِي لَمْ يَحِضْ وَ
أُولَاتُ الْأَحْصَاءِ أَهْلُهُنَّ
أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۵

(طلاق - ۸)

سے رخصت کر دو۔

۴- تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے

نا امید ہو چکی ہوں۔ اگر تم کو شبہ ہو

تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور اسی

طرح ان کی جن کو حیض نہیں آیا (بوجہ کم

عمری) اور عالمہ عورتوں کی عدت وضع

حل تک۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے

اللہ اس کا ہر کام آسان کر دیتا ہے۔

۸۔ پرودہ

۱۔ ایمان والوں سے کہہ دے کہ اپنی

نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہ چھپائے

رہیں۔ یہ ان کے لئے بہت ہی اچھا

ہے (یہ خوب یاد رکھیں کہ) اللہ اچھی

طرح جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

۱۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا

مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَا

يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

ذٰلِكَ اَمْرٌ كٰی لَہُمْ اِنْ

اللّٰہُ خَیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ

(نور۔ ع)

۲۔ ایمان والی عورتوں سے کہہ دے کہ

وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور شرمگاہ

کی حفاظت کریں۔ زینت و حسن کا اظہار

نہ کریں۔ مگر اس کا وہ حصہ دکھلا رکھنے

میں حرج نہیں (جو ہر وقت کھلا رہتا ہے)

۲۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَا یَحْفَظْنَ

فُرُوْجَهُنَّ وَا لَا یُذِیْنَ

زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ

مِنْہَا وَا لَیْضَرُّنَّ بِحُجْرٍ

هُنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَ
 لَا يُدِينَ زَيْنَتُهُنَّ
 إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَاءِ
 هُنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
 أَوْ أَبْنَاءِ هُنَّ أَوْ أَبْنَاءِ
 بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ
 أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ
 بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَاءِ
 هُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُ
 نُهُنَّ وَالَّتَابِعِينَ غَيْرِ
 أُولِي الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
 أَوِ الطِّفْلِ الَّذِي كُمِّي لَهُ
 عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ + وَ

(شکلاتھ) اور اپنے گریبان (سینہ)
 پر دوپٹہ ڈال رکھیں۔ اپنی زینت کی
 چیزیں (ادھن) نہ دکھائیں، سوائے
 اپنے خاوند، باپ یا خاوند کے باپ کے یا
 اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے
 یا اپنے بھائی، بھائی کی اولاد، بہن کی
 اولاد اپنی قوم کی عورتوں اور نوٹریوں کے
 یا اس غلام مرد کے جس میں شہوت نہ ہو،
 یا اس لڑکے کے جو عورتوں کی چھپی رہنمی
 والی چیزوں کا آشنا ہو یا اپنے پیرزادوں
 سے نہ نکلیں کہ ان کی زینت (زیور کی قسم)
 جو چھپی ہوئی ہو (بندیدہ آواز نفاہر
 ہو جائے۔

لَا يَضُرُّنَّ بِأَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ
زِينَتِهِنَّ - (نور - ع)

۳۔ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ
الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا
فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ
أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَ
أَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ
(نور - ع)

۴۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ أَوَّلَ حَقِّ
وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيزِهِنَّ (احزاب - ع)

۳۔ گھر میں بیٹھ رہنے والی عورتوں پر جن کو
(بڑھاپی ہو جانے کی وجہ سے) کسی کے
نکاح میں آنے کی امید نہ رہی ہو، کوئی
گناہ نہیں اگر (باہر میں) اپنے کپڑے
(دوپٹے) اڈال لیں۔ بشرطیکہ انہیں
زینتِ دھن مقصود نہ ہو۔

۴۔ اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بیٹوں
کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی
چادریں اپنے اوپر اڈو لیا کریں۔

پوتھا حصہ معاشیات

الْمُتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ
ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۖ

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے زمین و آسمان کی سب
چیزیں مسخر کر دیں اور اس طرح اپنی سب ظاہری و باطنی نعمتیں

پوری پوری عطا فرمائیں

قرآن حکیم ۳۱ : ۳

۱۔ مال و دولت

۱۔ تم اپنا مال جسے اللہ نے تمہاری ہر طرح کی درستی کا ذریعہ بنایا ہے، ہو قیوں اور نادانوں کو نہ دے دو۔	۱۔ لَا تَوَلُّوْا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا (نساء - ع)
---	--

اشارہ :- مال و دولت ”افان کی ہر طرح کی درستی کا ذریعہ“ ہے۔ اس مختصر
مگر جامع بیان سے دولت کی قدر و قیمت صاف ظاہر ہے۔ آج جو میں
دولتمند ہیں، انہی میں ہر طرح کی بحدے درستی بھی ہے، تعلیم، صحت، تہذیب
عزت، حکومت اور شان و شوکت ان کو حاصل ہیں۔ انہی سے غریبوں اور
بے کموں کی دستگیری اور رفاه عام کے بڑے بڑے کام انجام
پاتے ہیں۔

کس قدر ذلیل ہے وہ آدمی جو محنت و مشقت سے پیسہ نہیں کماتا
اور خاندان یا سوسائٹی پر اپنے کھانے اور پہننے کا بوجھ ڈالتا ہے

دیکھو عنوان ”دولت مند“ ۱

۲- لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ -
(انعام - ع)

۲- یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ
(یعنی اسے برگزینہ نہ کرو) مگر اُن نہایت
اچھو طریقے سے (جس میں یتیم کا
فائدہ ہو)

۳- إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ (انفال - ع)

۳- تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے
لئے ”فتنہ“ ہیں۔

اشارہ :- ”فتنہ“ کی تشریح کے لئے دیکھو عنوان ”اولاد“

۴- أَمْوَالٌ وَبَنُونَ زِينَةٌ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ
رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلًا
(کاف - ع)

۴- مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی
زینت ہیں۔ اور غیر فانی اعمال صالحہ
تیرے پروردگار کی جناب میں اجر نیک
اور بہترین نتیجہ کے اعتبار سے
اچھے ہیں۔

اشارہ :- اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مال و اولاد جب دنیاوی زندگی کی زینت
 ہیں۔ تو ان کی قدر و قیمت کم ہے۔ نہیں۔ اس بیان سے مقصود یہ ہے
 کہ مال اور اولاد اپنی اپنی جگہ دنیاوی زندگی میں زینت ہیں۔ کیونکہ فانی
 ہیں۔ مگر انسان جو عمل نیک کرتا ہے وہ فیسر فانی ہے۔ اگر مال و
 دولت کے ذریعہ سے عمل نیک کرے گا، اُسے معاشرتی و اجتماعی
 امور میں اللہ کے مندر کردہ اصول و قواعد کے ماتحت خرچ کرے گا
 تو اس سے دولت تو صرف ہو کر فنا ہو جائے گی۔ مگر اس کے نتائج دُنیائے
 میں رہ جائیں گے۔ اسی طرح اولاد فی نفسہ دنیاوی زندگی کی زینت
 ہے کیونکہ اس سے گھر کی آبادی اور رونق ہے۔ دیکھ دیکھ کر باپ
 کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر والدین اس کی اچھی تعلیم و تربیت
 کرے اُسے ایک متمدن فرد بنادیں کہ جسم عالم میں وہ عضو مفید کی حیثیت
 حاصل کرے۔ تو یہ غیر فانی عمل صالح ہو گا اور اس کا اجر نیک اللہ کی
 جناب میں بہترین ہے

۱۲) اجرنیک بہترین امیدوں کے حوال اور حُسنِ عاقبت کے لئے مال اور اولاد بڑے بڑے وسائل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ دیکھو عنوان ”دولتمند“

۶۔ دیکھو عنوان ”تجارت“

۲۔ دولتمند

۱۔ اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ ایک غلام

ہو کسی کے قبضہ میں جس کو کسی چیز کا

مقدور نہیں اور ایک دہو جو کوہنے

اپنی طرف سے خوب روزی مال د

دولت (دے رکھی ہو جسے وہ موقوف

محل پر پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا رہتا

ہے۔ کیا دونوں برابر ہیں؟

۱۔ مَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا

مَّمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ

وَمَنْ زَرَقْنَاهُ مَنَارًا رَّقَا

حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ سِرًّا وَ

جَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ؟

(نخل - غ)

۲- لَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتَوْا
أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ (نور- ۳)

۳- دیکھو عنوان ” مال و دولت “

۳- تنگی و فراخی

۱- ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ وَ
الْمَسْكَنَةَ (پ- ۸)

۱- اُن پر (موسیٰ کی قوم پر) ذلت
اور افلاس کی مار پڑی۔

اس نہایت ہوتا ہے کہ افلاس اور ذلت خدا کا عذاب ہے

۲- مَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي
فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا

۲- جو میری یاد ترک کر گیا اُس کی دنیاوی
رزقی تنگ ہوگی۔ اور ہم قیامت

نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَعْمٰی

(طہ - ع)

۲- لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ

لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ

يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ

إِنَّهُ لِعِبَادِهِ خَيْرٌ بَصِيرًا

(الشوری - ع)

۳- قُلْ إِنْ رَزَقْنِي رَبِّي لَبَسْتُ الرِّزْقَ

لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يَعْلَمُونَ

(سبا - ع)

کے دن اُسے اذہا اٹھائیں گے

۳- اگر اللہ اپنے سب بندوں کو روزی

مال اور دولت خوب دیدے تو وہ

دنیا میں طغیان مچادیں۔ اس لئے

وہ جس مقدار میں چاہتا ہے پیدا کرتا

اور دیتا ہے۔ بے شک وہ اپنے

بندوں کے حالات اچھی طرح جانتا ہے۔

۴- کہہ دے کہ میرا پروردگار جس کو

چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے

اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن

اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں (کہ

ایسا کیوں ہوتا ہے)

۵ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ ۵ ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ

لِغَدٍ ۵ (حشر-۶) کل کے لئے کیا ذخیرہ کر رہا ہے۔

اشارہ :- ہر شخص کو اپنی آمدنی میں سے بطور پیش بینی کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرنا چاہئے۔

۶- دیکھو عنوان ”کفرانِ نعمت“

۲- تجارت- لین دین

۱- إِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدِينٍ إِلَى ۱- جب آپس میں ایک مقررہ مدت

أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوا ۵ کے لئے اُدھار کا لین دین کرو تو

اُس کو لکھ لو۔ (بقرہ-۳۹)

۲- أَشْهَدُ وَإِذَا تَبَايَعْتُمْ ۲- خرید و فروخت کے وقت

گواہ کر لیا کرو۔ (بقرہ-۳۹)

۳- لَا يُضَارُّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۳- نہ لکھنے والے کو تکلیف دی جائے

(لقمرہ - ع^{۳۹})۴۔ اِنْ لَّمْ يَجِدْ ذَاكَ اٰتِبًا
فَرِهَانَ مَقْبُوضَةٍ ۝(لقمرہ - ع^{۳۹})

۵۔ لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ(النساء - ع^۵)

اشارہ ۵ :- اس آیت سے مشترکہ تجارت کا جواز ثابت ہے۔

۶۔ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ

بِالْقِسْطِ (انعام - ع^{۱۹})

۷۔ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور نہ گواہ کو۔

۴۔ اگر کھنے والا نہ ملے تو رہن کی

بجائے قبضہ میں کر لی جائیں۔

۵۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال

باجائز طریقہ سے نہ کھاؤ ہاں اس

صورت میں کہ تمہاری اپنی رضامندی

سے کوئی مشترکہ تجارت ہو (ہر شخص اپنی جگہ)

۶۔ ناپ اور تول المیزان کے ساتھ

پوری پوری کرو۔

۷۔ اللہ کا دیا جو کچھ (نفع کے طور پر)

تجارت میں اپنا رہے۔ وہی

(ہود - ع)

۷۔ هُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ

لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا

وَسَخَّرَ حِوًا مِنْهُ حَلِيبَةً

تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ

مَوَاحِرِيفِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ

فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(نخل - ع)

۸۔ رَبُّكُمُ الَّذِي يُزِيحُ لَكُمُ

الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا

مِنْ فَضْلِهِ

(نبی اسرائیل - ع)

تمہارا بہتر مال ہے۔ اگر تم مومن ہو۔

۷۔ اللہ نے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ تم

اس میں سے تازہ گوشت (مچھلی)

بھال کر کھاؤ اور اس میں مویٹوں کا

زیور نکال کر پہنو۔ اور تو دریا میں

کشتی کو دیکھتا ہو کہ پانی کو چیرتی ہوئی

چلی جا رہی ہے اس لئے کہ تم سب

اُس کے فضل (روزمی و دولت)

کو تلاش کرو۔ اور اس لئے کہ تم شکر ادا کرو۔

۸۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو دریا میں

تمہاری کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کے

فضل (رزق و دولت) کو تلاش

کرو۔

اشارہ :- ان آخری دو آیات سے بحری تجارت کی ترغیب ثابت ہوتی ہے۔ آج

دنیا میں کتنے سمنان ہیں جو بحری تجارت کرتے ہیں۔

۹- سیدھی ترازو سے وزن

کیا کرو۔

۱۰- لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ

دیا کرو (پوری پوری دو)

۹- زِنُوا بِالْقُسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ

(الشعراوغ)

۱۰- لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

(الشعراوغ)

۵- سود (بیاج)

۱- جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ (قیامت

کے دن) ایسے (جو اس باختہ)

کھڑے ہوں گے جیسے وہ آدمی

جسے جہنم شیطان لگا ہو۔

۱- الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا

يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ

الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ

مِنَ الْمَسِّ

(لقمہ - ۳۸ ع)

۲۔ اَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

الرِّبَا (لقہ - ۳۸ ع)

۳۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ

الصَّدَقَاتِ ط

(لقہ - ۳۸ ع)

۲۔ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال

اور سود کو حرام کیا ہے۔

۳۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات

کو برباد کرتا ہے (اس لئے کہ سود

سے مقصد خود فائدہ اٹھانا اور دوسرے

کو برباد کرنا ہے اور خیرات سے

غرض دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہے)

۴۔ اے ایمان والو! دو گنا

چو گنا سود نہ کھاؤ۔ اور

اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تمہیں

فلاح حاصل ہو۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

مُضَاعَفَةً ۖ وَ اتَّقُوا

اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝

(آل عمران - ۳۷ ع)

۴۔ رشوت

- ۱۔ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى
الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا
مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔
(بقرہ - ع ۲۳)
- ۱۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال
ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ اور مال
دولت کو حاکموں کے دل اپنی طرف اُل
کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اس غرض سے
کہ دوسروں کے مال کا کچھ حصہ
دیدہ و دانستہ کھا لو۔

۵۔ خیانت

- ۱۔ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ
الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّهُمْ
يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ
- ۱۔ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں
وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھرتے
ہیں۔

نَارًا (نساء-ع)

۲- لَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا

(نساء-ع)

۲- خیانت کرنے والوں کی طرف داری

کر کے جھگڑا نہ کر۔

۳- إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

خَوَانًا أَثِيمًا (نساء-ع)

۳- اللہ اُن کو پسند نہیں کرتا جو

خیانت کرنا والے عادی مجرم ہیں۔

۸- امانت

۱- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ

تُوَدُّوا أَلْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا

(نساء-ع)

۱- اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ

امانتیں اُن کے مالک کے حوالہ

کر دو۔

۹- نفع و نقصان

۲- دیکھو عنوان ”حوادث“

۱۰۔ محنت و مشقت

۳۔ دیکھو عنوان ”جہاد“ و ”گامیابی“

پانچواں حصہ

اخلاقیات

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكُونُوا الْكَافِرِينَ ۚ وَالْحَقُّ وَانْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

سچائی کو جھوٹ کا لباس نہ پہناؤ، اور حقیقت کو نہ چھپاؤ

ایسی حالت میں جبکہ تم کو علم ہو

قرآن حکیم ۲ : ۵

۱۔ اطاعتِ حق — آزادی

۱۔ میں تمام جانوں کے پروردگار کی

جناب میں اپنی گردن جھکاتا ہوں۔

(اسی کی اطاعت کرتا ہوں)

۲۔ تم کو یہ تاکید کی جاتی ہے کہ جب مرد

مسلم کی موت مرد۔

۳۔ ہم صرف اللہ ہی کی جناب میں گردن

جھکانے والے ہیں (یعنی مسلم ہیں)

۴۔ ہم صرف اُسی کی بندگی کرنے

والے ہیں۔

۵۔ انسان سے نہ ڈرو۔ مجھ سے

ڈرو۔

۱۔ اَسَلَمْتُ لِلرَّبِّ الْعَالَمِينَ

(البقرہ - ۱۷)

۲۔ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

(البقرہ - ۱۷)

۳۔ نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

(البقرہ - ۱۷)

۴۔ نَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ

(البقرہ - ۱۷)

۵۔ لَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِي

(المائدہ - ۱)

۶۔ لَا أُحِبُّ الْأَفْلَاحَ ۝

۶۔ میں ڈوبنے والے (یا جن کو زوال
ہو ان) کو پسند نہیں کرتا۔

اشارہ :- یہ جملہ حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا۔

۷۔ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۝

۷۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم (انسنے
کے لائق) نہیں۔

(یوسف - ع)

۸۔ لَهُ الدِّينُ وَاصْبَاهُ أَفْغَيْرَ

۸۔ اللہ ہی کی حکومت اور طاقت ہمیشہ
رہنوالی ہے پھر بھی تم اس کے
سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟

اللَّهُ تَتَّقُونَ ۝

(النحل - ع)

اشارہ :- دین کے معنی ”مذہب“ کے علاوہ ”حکم“ اور طاقت کے بھی ہیں۔

۹۔ دیکھو عنوان ”دولت مند“ ۱

۱۰۔ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ

۱۰۔ اللہ ایک مثال مثال دیتا ہے۔ دو

أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ

آدمی ہیں، جن میں سے ایک گونگا

عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كُلٌّ عَلَى

ہے۔ ایسا کہ کوئی کام نہیں کر سکتا

مَوْلَاہُ اَیْنَ مَا یُوْجِیْہُ لَا یَاِکَ
 یُخَیْرُہٗ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ وَ
 مَنْ یَّامُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ
 عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
 (الغزل - غ)

۱۱- اِعْتَصِمُوا بِاللّٰہِ -

(الحج - غ)

۱۲- اُفِرْتُ اَنْ اُسَلِّمَ لِرَبِّ

الْعَالَمِیْنَ ط

(المومن - غ)

۱۳- دیکھو عنوان ”صرف اللہ سے ڈرو“

۱۴- دیکھو عنوان ”غیر اللہ سے استمداد“

اور اپنے مالک پر ایک بوجھ ہی کہ جہاں
 دہشتیاب کوئی کام درست کرے
 نہیں آتا۔ کیا ایسا آدمی برابر ہو اس دوسرے
 آدمی کے جو عدل و انصاف کا حکم جاری
 کرتا۔ اور راہ راست پر چلتا ہے ؟

۱۱- اللہ ہی کو مضبوط پکڑو (یعنی ہر امر میں

اللہ ہی پر کامل بھروسہ رکھو۔ اور صرف

اُسی کو اپنا وسیلہ اور کارساز یقین کرو)

۱۲- مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف تمام

جہان کے پالنے والے مالک ہی کے

سامنے سر جھکاؤں۔

۱۵- أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ-

(النساء - ع)

۱۵- اللہ کی اطاعت کرو، یعنی رسول
کا حکم مانو۔ اور (رسول نہ ہو تو)
تم میں سے جو آمر بنایا گیا ہو اسکی
متابعت کرو۔

۱۶- مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ

(النساء - ع)

۱۶- جس نے رسول کا حکم مانا، اس نے
گویا اللہ کی اطاعت کی (کیونکہ
رسول نے وہی حکم دیا ہے جو اللہ
کی جناب سے ان کو وحی ہوا ہے)۔

اشارہ :- اوپر کی دونوں آیتوں سے یہ ظاہر ہے کہ :-

۱- اللہ کی فرمانبرداری کے معنی یہ ہیں کہ اس کی رسول کے حکم کی تعمیل کی جائے

۲- رسول نہ ہونے کی صورت میں اپنے امیر کی اتباع کی جائے۔

۳- انہی احکام کی تعمیل کی جائے جن کو اطاعت الہی کہا جاسکے۔

یا جواز روئے وحی ثابت ہوں۔

۱۷- دیکھو عنوان ”سلطنت“ ۱۵

۱۸- دیکھو عنوان ”مسلم“

۲- سچائی

۱- سچائی کو جھوٹ کا لباس نہ
پہناؤ۔ اور حق کو نہ چھپاؤ۔
ایسی صورت میں جبکہ تم جانتے
ہو۔

۲- گواہی کو چھپاؤ۔ جو اس کو چھپائے
بے شک اس کا دل مجرم ہے۔

۳- سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

۱- لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ
تَعْلَمُونَ-

(نقرہ- ع)

۲- لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ
يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آتَمَّ قَلْبُهُ ط

(نقرہ- ۳۹ ع)

۳- كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ط

(توبہ - ع)

۴۔ تَوَلُّوا قَوْلًا سَدِيدًا

(احزاب - ع)

۴۔ بات کچی، سیدھی اور صیح کہو۔

۳۔ انصاف

۱۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَوَقَّعُوا

الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا

حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ

تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

(النساء - ع)

۱۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ انہیں

ان کے مالک کو دیدیا کرو۔ اور

جب لوگوں کے درمیان کوئی

فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔

۲۔ كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ

(النساء - ع)

۲۔ انصاف پر پوری مضبوطی سے

قائم رہو۔

۳۔ لَا تَتَّبِعُوا هَوًىٰ أَنْ تَعْدِلُوا

۳۔ جب عدل و انصاف کرو تو

(النساء - ع۴)

۴۔ لَا يَجْعَلُ مَنَّاكُمْ شَنَّانُ قَوْمٍ
عَلَىٰ أَنْ لَا تَعْدُوا۔

(المائدہ - ع۵)

۵۔ اِعْدُوا! هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

(المائدہ - ع۶)

۶۔ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ لِلْقَاسِطِينَ

(المائدہ - ع۷)

۷۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ

اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(المائدہ - ع۸)

اس میں فسائیت کی پیروی نہ کرو۔
۴۔ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس کے ساتھ
نااضافی پر نہ ابھارے۔

۵۔ ااضافہ کرو!۔ اس کو تقویٰ
سے بہت قریبی تعلق ہے۔

۶۔ یقیناً اللہ ااضافہ کرنے والوں
کو محبوب رکھتا ہے۔

۷۔ جو قرآن کے مطابق (کسی بات
کا) فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

اشارہ :- اسی رکوع میں ایسے لوگوں کو ظالم کے علاوہ کافر
اور فاسق بھی فرمایا ہے۔

۸۔ الصاف کرو! خواہ تمہارا قریبی

رشتہ دار ہو۔

۸۔ اَعِدُّوْا اَوْ كُوْا كَانَ ذَا قُرْبٰی

(الغام۔ غ)

۴۔ ایفائے وعدہ۔ بیعت

۱۔ اقرار اور وعدے پورے

کرو۔

۱۔ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْبِ

(مائدہ۔ ع)

۲۔ وعدہ پورا کیا کرو۔ بیشک وعدے

کے متعلق رقیامت میں باز پرس

ہوگی۔

۲۔ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ

كَانَ مَسْئُوْلًا

(نبی مرسل۔ ع)

۳۔ اے رسول جنہوں نے میرے ہاتھ

پر بیعت کی (یعنی اپنے جسم و جان

کو میرے احکام کی تعمیل میں وقف

کر دینے کا پختہ اقرار کر لیا) انہوں نے

۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوْنَكَ اِمَّا

يَبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ

فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

(الفتح۔ ع)

گویا اللہ سے اقرار کیا۔
 ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے

۴۔ اِلٰہٰی وَعَدَتِکِی اور تقویٰ کا ایک جڑ ہے دیکھو ”مستی کون ہے؟“

۵۔ اے ایمان والو! تم وہ بات
 کیوں کہتے ہو جس کو نہیں کرتے
 اللہ کی جناب میں یہ بہت ہی
 ناپسندیدہ بات ہے کہ کو
 اور پھر نہ کرو۔

۵۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ
 تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
 کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ
 تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
 (صف - ع)

۵۔ درگزر

۱۔ درگزر کی عادت اختیار
 کرو۔

۱۔ خُذِ الْعَفْوَ

(الاعراف - ۲۳ ع)

۲۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔

۲۔ لَا تَنْتَرِبْ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ

(یوسف - غ)

۳- فَأَصْفَحَ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

(الحجر - غ)

۴- لَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ

ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

(الشوریٰ - غ)

۳- بہتر طریقہ سے درگزر کر دو۔

۴- جو شخص (اپنے کسی بھائی کی

بدسلوکی کے بعد) صبر کرے اور

اس کو معاف کر دے تو بے شک

اس کا یہ کام بہت استقلال میں ہوگا

۶- دشمن سے برتاؤ

۱- لَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا

السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ

أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ

وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ

۱- بھلائی اور برائی برابر نہیں ہیں

(اس لئے) برائی کو احسن طریقہ

سے دفع کر (یعنی اچھے برتاؤ

سے دور کر دے) اس سے

حَمِيمٌ ط

(حم السجدہ - ع)

وہ شخص جس میں عداوت ہے

ایسا ہو جائے گا گویا اگر مجھ کو

دوست ہے۔

۲- دیکھو عنزان ”جیسے کوتیا“

۷۔ انکساری

۱- وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ

لِلْمُؤْمِنِينَ - (الحجر - ع)

۱- ایمان والوں سے نہایت

تواضع اور شفقت سے پیش آؤ۔

۲- عِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ

عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا -

۲- اللہ کے خاص بندے وہ

لوگ ہیں جو زمین پر بے پادوں

(تواضع سے) چلتے ہیں۔

(الفرقان - ع)

۸۔ مساوات

۱۔ اے افرادِ انسان! اپنی پالنے والے مالک (کی نافرمانی کے عذاب) سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اُس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا۔ پھر ان دونوں (کی نسل) سے مرد و عورتوں	۱۔ یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ
(النساء - ع)	

کی ایک کثیر تعداد (دنیا میں) پھیلا دی

نتیجہ :- (۱) اللہ نے پہلے ایک ہی شخص کو پیدا کیا۔

(۲) پھر اس کا جوڑا پیدا کر دیا۔

(۳) ان دونوں سے نسلِ انسانی کا سلسلہ دنیا میں جاری

ہو گیا۔ پھر ایک ہی جڑے کی یہ شیرتعداد رفتہ رفتہ ضروریات زمانہ یا مختلف اسباب کی بنا پر مختلف خطوں میں آباد ہو گئی خاندان اور قبیلے بنے، شہر آباد ہوئے اور تمدن جو دیں آیا۔ پس جب حقیقت یہ ہے اور دنیا کے تمام افراد انسانی ایک ہی جڑے کی اولاد ہیں۔ تو اس ایک حیثیت سے سب سادی ہیں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ نہ مشرق کو مغرب پر اور نہ مغرب کو مشرق پر۔ مگر ہاں صرف ایک اعتبار سے دیکھو عنوان ”انسانی شرف“ نشانہ الہی یہ ہے کہ دنیا کے لوگ باہم اس طرح رہیں گویا وہ ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔

۲۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۖ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّ رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ

۲۔ اور اللہ نے رزق (مال و دولت) کے اعتبار سے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے ماتحتوں کو اپنی روزی میں نہیں دیتے کہ وہ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

ان کے برابر ہو جائیں تو کیا وہ اللہ کی
نعمت سے انکار کر رہے ہیں؟

۳- دیکھو عنوان ”قصص“ ۱

۴- دیکھو عنوان ”اخلاص“ ۳

۹- اشار

۱ (جو سچے مومن ہوتے ہیں) وہ محابوں
کی حاجت پہلے رفع کرتے ہیں
گو ان کو فاقہ ہی کرنا پڑے۔

۱- يُوْتِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَا
لَوْ كَانْ بِهٖمْ حَصٰصَةٌ ط
(الحشر - ع)

۱۰- توکل

۱- میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اُس کے
سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اُسی پر
توکل کیا کیونکہ وہ عظیم الشان تخت

۱- حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

(توبہ - ۱۶)

۲- اَللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ
وَ اِلَیْهِ اُنِیبُ ۝

(الشوریٰ - ۲)

۳- مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهُ (الطلاق - ۵)

حکومت کا مالک ہے۔

۲- اللہ ہی میری (جسمانی اور روحانی)

ترتیب کرنے والا ہے میں اسی

پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی

کی جناب میں پناہ لیتا ہوں۔

۳ جو اللہ پر توکل کرتا ہے۔ تودہ

بھی اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۱۔ اطمینان - تسلی

۱- اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ
اَقْلُوبُ (الرعد - ۲)

۲- دیکھو عنوان "حوادث"

۳- دیکھو عنوان "استقلال"

۱- یاد رکھو! اللہ کی یاد سے دل
مطمئن ہوتے ہیں۔

۳- دیکھو عنوان ”امیدویاس“

۱۲- سلام

- ۱- إِذَا حَيَّيْتُمْ بِحَيَّاهِ قَسِيوُ
بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا
(مساء - ع)
- ۲- تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ
(ابراہیم - ع)
- ۳- إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّاتٍ مِّنْ
عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ
(نور - ع)

۱- جب تمہاری سلامتی کی دعا دیجائے
تو تم بھی اس سے بہتر دعا دو۔ یا اگر کم
از کم (اُسی کو لو مادم۔

۲- جنت میں اُن کی دعا (آپس میں ایک
دوسرے کے لئے لفظ ”سلام“ ہوگی۔

۳- جب تم گھروں میں داخل ہو تو ایک
دوسرے کو سلام کرو جو اللہ کی طرف
سے سلامتی کی دعا ہے۔ جو
باعث برکت اور پاکیزہ کلمہ ہے۔

اشارہ :- ان آیات سے ثابت ہے کہ لفظ ”سلام“ یا ”سَلَامٌ عَلَیْکُمْ“

استعمال بہتر ہے۔ چھوٹے اور بڑے سب کے لئے اسی کلمہ کا استعمال ہونا چاہئے

۱۳۔ گفتگو۔ شیریں کلامی

۱۔ لوگوں سے بات چیت اچھے طریقہ سے کرو۔

۱۔ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا
(بقرہ - ع)

۲۔ نرم بات چیت اور (اڑے وقت میں) کسی کا کام بنا دینا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے بعد ایذا و تکلیف ہو۔

۲۔ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ
خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا
آذَى ط
(بقرہ - ع)

اشارہ :- (۱) مغفرت کے دو معنی ہیں (۱) کسی کی خطا بخش دینا
(۲) کسی کا کام بنا دینا

یہاں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(۲) بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ وہ کسی کے ساتھ کبھی سلوک

کرتے ہیں اور جب موقع آتا ہے تو چار آدمی کے سامنے گرا گئی
میں اس کا اظہار کر دیتے ہیں کہ ”میاں رہنے بھی دو فلاں فلاں موقع پر ہم
یہ سلوک کیا تھا“ اس اظہار سے اس کو جو بیچ ہوتا ہے وہی ایذا و تکلیف ہے۔

۳۔ اپنی آواز پست کر۔ (یعنی نرمی سے
بات چیت کر) بے شک بہت
ہی ناگوار آواز لگدھروں کی ہوتی
ہے۔

۴۔ تم اپنی آواز رسولؐ کی آواز سے
بلند نہ کرو اور اس کے سامنے
اس زور سے بات چیت نہ کرو
جیسے آپس میں کرتے ہو۔

۳۔ وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ
إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ

(لقمان - ع)

۴۔ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
لِبَعْضٍ (الحجرات - ع)

اشارہ :- اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جو مرتبے میں ہم سے
بڑے ہوں اُن سے گفتگو نرم اور پست آواز میں کرنی

چاہئے۔

۱۴۔ چلنا پھرنا

۱۔ اپنی رفتار میں میاند روی
اختیار کرو۔

۱۔ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ
(لقمان - ع)
۲۔ دیکھو عنوان ”انکاری“ ۲

۱۵۔ استقلال

۱۔ بے شک اللہ استقلال والو
کے ساتھ ہے۔

۲۔ اکثر ایک قلیل العداد جماعت ،
بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے
غالب آگئی ہے۔ اس لئے کہ اللہ

۱۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ط
(لقبہ - ع)

۲۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

(لقبو - ع^{۱۳})

۳- لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا

أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ

مُؤْمِنِينَ - (آل عمران - ع^{۱۴})

۴- إِنْ يُنْصِرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ

لَكُمْ - (آل عمران - ع^{۱۵})

۵- صَابِرُوا وَرَاضُوا

(آل عمران - ع^{۱۶})

۶- لَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ

(النسار - ع^{۱۷})

۷- لَا تَزِدُّوا عَلٰی آذَانِكُمْ

فَتَقْلَبُوا وَخَاسِرِينَ ۝

(بائہ - ع^{۱۸})

استقلال والوں کے ساتھ ہے۔

۳- سست اور بددل نہ بنو، اور غم نہ

کرو اگر تم مومن ہو تو تمہیں غالب اور

بلند رتبہ ہو۔

۴- اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر

کوئی غالب نہیں آسکتا۔

۵- معاملات میں ثابت قدم رہو

اور مستعد رہو۔

۶- مخالف قوم کا پیچھا کرنے میں

سستی نہ کرو۔

۷- دشمن کے مقابلہ میں پیچھے نہ پھرو

ورنہ خسارہ میں پڑ جاؤ گے۔

۸۔ اللہ تجھے بُرے لوگوں کے ثمر سے محفوظ رکھے گا۔

۹۔ جب تم کسی جماعت سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو۔

۱۰۔ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۱۱۔ اسی طرح ہم پر ایمان والوں کو تکلیف سے نجات دینا، فرض ہے
۱۲۔ تو اوتیرے ساتھ جو تیرے پیرو ہیں جیسا حکم دیا گیا ہے اُسی طرح اُسکی سختی سے پابندی کریں اور تم سب نافرمانی اور سرکشی نہ کرو۔

۱۳۔ نہ ڈر! یقیناً تو ہی غالب رہیگا۔

۸۔ اللہ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
(مائدہ - ع)

۹۔ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَأَبْتُتُوا
(انفال - ع)

۱۰۔ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا
(توبہ - ع)

۱۱۔ كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نَبِئِي
الْمُؤْمِنِينَ - (یونس - ع)

۱۲۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ
تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا
(ہود - ع)

۱۳۔ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى

(آلہ - ع ۳)

۱۳- لَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ

(النمل - ع ۶)

۱۵- وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ

إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

(لقمان - ع ۲)

۱۶- أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ

(مجادلہ - ع ۳)

۱۷- أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا

أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ

لَا يُفْتَنُونَ (عنکبوت - ع ۱)

۱۳- دشمن کے داؤ گھات اور تدبیروں

سے تنگ دل نہ ہو۔

۱۵- تجھ پر جو مصیبت اور سختی پڑے۔

اُسے استقلال سے برداشت کر۔

بے شک یہ ہمت کا کام ہے۔

۱۶- یاد رکھو! اللہ کی جماعت (مسلم)

ہی کامیابی و ظاہر پانے والی

ہے۔

۱۷- کیا لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ

وہ زبانی ایمان پر ہی چھوڑ دیئے

جائیں گے اور تکلیف و مصیبت میں

نہیں ڈالے جائیں گے؟

اشارہ :- ”فتنہ“ کی تشریح کے لئے دیکھو عنوان ”اولاد“

۱۸- دیکھو عنوان ”کامیابی“

۱۶- پیش بینی

- | | |
|--|--|
| ۱- ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ
کل کے لئے وہ کیا کر رہا ہے۔ | ۱- وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
لِغَدٍ (الحشر- ۳) |
|--|--|

۱۷- امید و یاس

- | | |
|---|---|
| ۱- اللہ کے فیض و رحمت سے
یاس نہ ہو۔ بے شک وہی
اس کی رحمت سے ناامید ہوتے
ہیں جو کافر ہیں۔ | ۱- لَا تَأْتِي سُوءٌ مِّنْ رَّوْحِ اللَّهِ
إِنَّهُ لَا يَأْتِي شَيْءٌ مِّنْ رَّوْحِ
اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ
(یوسف- ۸) |
| ۲- کون اپنے پروردگار کی رحمت | ۲- مَن يَقْطَعْ مِنْ رَّجَةٍ رَبِّهِ |

إِلَّا الضَّالُّونَ (حجر ع)

۳۔ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

إِنَّهُ هُوَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ

(زمر۔ ع)

۴۔ لَا تَأْسَوْ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

(العنکبوت۔ ع)

۵۔ فَانْظُرْ إِلَىٰ آثارِ رَحْمَتِي

اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَمْوَاتَ

بَعْدَ مَوْتِهِمَا إِنَّ ذَٰلِكَ

سے ناامید ہوتا ہے سو اگر وہ لوگوں کے

۳۔ اے میرے وہ بندو! جنہوں

نے بے اعتدالی کر کے اپنے

آپ پر ظلم کیا ہے، اللہ کی مہربانی

سے ایسے نہ ہو جاؤ۔ بے شک

اللہ گناہوں کو معاف کر دیگا۔

کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور

بڑی رحمت والا ہے۔

۴۔ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہے

اس کا غم نہ کرو۔

۵۔ ہاں! اللہ کی رحمت کے شواہد

دیکھو کس طرح وہ زمین کو اسکی

موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے

لَمَّحِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

(روم - ع)

یقیناً وہی مردوں کو زندہ
کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز
پر پوری پوری قدرت رکھتا
ہے۔

۶- هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ

مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ
رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ
(شوری - ع)

۶- وہی ہے جو لوگوں کے ناامید
ہو جانے کے بعد ابر سے پانی
برساتا اور اپنی رحمت پھیلا دیتا
ہو۔ وہی کارساز اور حمد لائق ہو۔

۱۸- احتسابِ نفس

احتسابِ نفس کے معنی اپنے آپ سے اپنے اعمال کے متعلق حساب
لینے کے ہیں۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ آج اچھے کام کتنے ہوئے ہیں
اور بُرے کام کتنے۔

وَلْتَنْتَظِرْ نَفْسُكَ مَا قَدِمَتْ

لِغَدٍ (حشر - ع)

ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اُس نے
کل کے لئے پہلے ہی کیا تیاری کی ہے

پس ہر شخص کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے بہت غور کر کے اپنا حساب
کر لے کہ دن بھر میں کتنے کام اچھے اور کتنے کام بُرے کئے ہیں۔ دل میں
کتنے خیالات اچھے اور کتنے بُرے آتے رہے ہیں جمع وضع کرنے کے بعد دیکھے،
اگر بُرائیاں زیادہ ہیں تو اداہ کر لے کہ کل کوشش ہوگی کہ ان میں کمی ہو، اور اگر نیکیاں ہوں
تو مزید اضافہ کی کوشش کرے حتیٰ کہ اس کا دل اور اس کے قوامی علیہ متراسر نہیک جائیں

۱۹۔ الزام، بہتان، جھوٹ، تذلیل

۱۔ مَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ

إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِيهِ بَرِيئًا

فَقَدْ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا

مُبِينًا (نساء - ع)

۱۔ جو خطایا گناہ کرتا ہے، پھر اپنے بچاؤ

کے لئے دوسرے پر الزام لگاتا ہو،

وہ بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ

اپنے اوپر لا دیتا ہے۔

۲- اجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

(رج - ع)

۳- الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ

ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ

شُهَدَاءَ فَأُجِلُّوْهُمْ

ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا

لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَ

أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ

ذَلِكَ وَاصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ

غَفُورٌ رَحِيمٌ

(نور - ع)

۴- لَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ

۲- جھوٹ بات سے بچو۔

۳- جو پردہ نشین خواتین پر الزام لگاتے

ہیں اور چار گواہ نہیں لاسکتے۔ ان کے

اُسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی

ہمیشہ کے لئے قبول نہ کرو۔

کیونکہ وہ فاسق ہیں۔ مگر ہاں جو

اس سزا کے بعد توبہ کر کے

اصلاح کر لیں (تو کوئی حرج نہیں)

کہ بے شک اللہ بخشنے والا اور

بہت رحم والا ہے۔

۴- ایک دوسرے کو عیب نہ

(ہجرات - ع)

۵۔ لَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط

(ہجرات - ع)

۶۔ دیکھو عزان ”سجائی“

گلاؤ۔

۵۔ ایک دوسرے کو بُرا لقب نہ دو۔

۲۔ جمالت

۱۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

الْجَاهِلِيْنَ ط

(بقرہ - ع)

۲۔ لِمَ تَحَاجُّوْنَ فِيْ مَا لَيْسَ

لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ط (آل عمران ع)

۳۔ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

(اعراف - ع)

۱۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس

بات سے کہ جاہلوں کی جماعت

میں ہو جاؤں۔

۲۔ جس بات کا تم کو علم نہیں، اس

میں کیوں سخت کرتے ہو؟

۳۔ جاہلوں سے علیحدہ رہو۔

(نفرت کر)

۴ لَا يَتَّبِعِي الْجَاهِلِينَ

(قصص - ۶)

۵ - قَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا

إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ

مِنْ عِلْمٍ إِنَّهُمْ إِلَّا

يُظُنُّونَ ۝

(عاشیہ - ۶)

۴ - ہم جاہل (کی صحبت) نہیں چاہتے

یا ہم جاہلوں سے ابھنا نہیں چاہتے

۵ - (غافل اور جاہل) کہتے ہیں کہ سوائے

اس دنیاوی زندگی کے اور کچھ نہیں ہے

مرت ہیں ہمارا فنا اور جینا ہوتا رہتا

ہے۔ اور سوائے زمانہ کے ہیں

کوئی ہلاک نہیں کرتا (بلکہ زمانہ کے

حوادث سے یا مادی تغیرات کے باعث

ہم مر جاتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ

ان لوگوں کے پاس علم کا ذرا سا حصہ

بھی نہیں ہے وہ اپنی باتیں صرف قیاس کے کما کئے ہیں

نتیجہ :- (۱) قیامت کا انکار محض جہالت پر مبنی ہے۔

(۲) ظن اور قیاس علم کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

۶- دیکھو عنوان ”علم و حکمت“ ۷

۲۱- نصیحت بلا عمل

۱- اَنَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ اَفْسَكُمْ وَاَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتَابَ

(لقبرہ - ع)

۱- کیا تم، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو
اور خود (جب نیکی کا موقع آتا ہے تو)
بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم اللہ
کے کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔

۲- دیکھو عنوان ”ایمانی وعدہ“ ۵

۳- دیکھو عنوان ”ظاہر خلاف باطن“

۲۲- ہوا و ہوس

۱- اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوٰ
هُوَ اَلَا

(فرقان - ع)

۱- کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے
اپنی خواہش نفسانی کو اپنا مالک و بیڑ بنا رکھا؟

اشارہ - خواہشاتِ نفسانی کو عقل کے ماتحت نہ رکھنا، اور ان کے

پیدا ہوتے ہی حصول کے لئے جدوجہد کرنا وہ ہوس

پرستی ہے۔

۲۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ
بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ۔

۲۔ اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون

ہو سکتا ہے جو اپنی نفسانی خواہش کا

تابع ہو اور اللہ کے احکام پر نہ چلے؟

(نقص - ع)

اشارہ - مینا کہ بعض کلمے پڑھے بزمِ خود فلسفی بن کر تہِ آستانِ کیم کے

بعض مسائل کی اپنی خواہش اور قیاس کی پیروی کرتے ہوئے

تبادل کرتے ہیں۔ اور اسی پر ان کا عمل ہوتا ہے۔ ایسے لوگ

قرآن کے معانی و مطالب کو اپنی خواہشات میں محدود و مقید رہ کر

سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مَنْ يُوقِ شُحَّهُ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ

۳۔ جو اپنے نفس کے حرص سے محفوظ

رہے وہی فلاح پانے والے

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

ہیں۔

(طلاق - غ)

۴- دیکھو عنوان ”نار“ ۳

۲۳۔ کفرانِ نعمت۔ ناشکری

۱- وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ
نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ
لَنَا مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ
بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا
وَعَدَسِهَا وَبَصِلَٰهَا قَالَ
أَلَسْتَبِيدُ لَوْنِ الَّذِي هُوَ
أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ
إِصْبَطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ

۱- (اور اے یسود!) جب تم نے کہا
کہ اے موسیٰ! ہم تو ایک ہی قسم کے
کھانے پر ہرگز قناعت نہ کریں گے
اپنے پروردگار سے دعا کر کہ ہمارے
لئے زمین کی پیداوار میں سے
چیزیں مہیا کی جائیں مثلاً سبزی
ترکاری، لکڑی، گیہوں، مسور
کی دال اور پیاز۔ موسیٰ نے جواب
دیا کیا تم اچھی چیز کے بدلے ادنیٰ

مَا سَأَلْتُمْ وَصَبَّتْ عَلَيْكُمْ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ

(بقہ - ع)

۲- ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ

مُغَيِّرَ النِّعْمَةِ أَنْعَمَ هَا عَلَى
قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا أَمَّا بِأَنفُسِهِمْ
(انفال - ع)

۳- ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً

كَانَتْ أَمِنَةً مَّتَمِّمَةً لِّبَيِّنَاتِهَا
رَفَعْنَا رَعْدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَّا
فَهَا اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ

درجہ کی چیز چاہتے ہو؟ چلو نکلو شہر میں
جاؤ! وہاں یہ سب چیزیں مل جائیں گی
(اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) ان پر دولت اور
افلاس کی مار پڑی اور اللہ کو غضب میں

۲- اس کا سبب ہے کہ اللہ جو

کسی قوم کو عطا فرماتا ہے اسے نہیں
بدلتا جب تک اس قوم کے لوگ اپنی
طبیعتوں کو نہیں بدل لیتے۔

۳- اللہ ایک جگہ کے باشندوں کی مثال

بیان فرماتا ہے کہ اس کے باشندے
بہت امن و اطمینان میں تھے۔ کھانے
پینے کی چیزیں با فراغت ہر طرف
سے پہنچا کرتی تھیں۔ پھر جب اللہ

وَالْحَوْفِ يَمَّا كَانُوا يَصْنَعُونَ

(نخل - ۱۵)

کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کی
تو اس نے بھی ان کی کروت و بھوک
اور خون کو محیط کر دیا اور خوب مزا چکھایا۔

۲۴۔ چوری

۱۔ اَنْسَارِقُ وَالسَّارِقَةُ

فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا۔

(مائدہ - ۵)

۲۔ چور مرد اور عورت کے ہاتھ

کاٹ ڈالو۔

اشارہ۔ آج کل اس سزا کو بہت سخت کہا جاتا ہے۔ اور بعض تو (نحوذ باللہ)

ظالمانہ سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ امر پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

۱۔ جو چوری کرتا ہے وہ دوسرے کے مال پر ظالمانہ و غاصبانہ قبضہ کرتا ہے

۲۔ جو چوری کرتا ہے وہ تمدن اور تہذیب کا دشمن ہے۔ چونکہ دینیت

و تہذیب ہی اصل انسانیت ہے، اس لئے چور کو یا انسانیت

کی جڑ کاٹا ہے۔ جو ”بدترین“ جرم ہے۔

۳۔ جو چوری کرتا ہے، وہ اپنی خدا داد معاشی قوتوں کو معطل کر دیتا ہے

اس کی نیت ہمیشہ دوسروں کے مال میں ہوتی ہے۔

۴۔ جو چوری کرتا ہے اُسے اطمینانِ نفسی نہیں ہوتا۔

۵۔ جو چوری کرتا ہے اس میں آزادی اور اطاعتِ حق کا جذبہ

نہیں رہتا۔

۶۔ چوری کا مال چونکہ معنت کا ہوتا ہے۔ اس لئے چور ہوا دھوس اور

نفسانی خواہشات کے حصول میں اُسے بے دریغ صرف کرتا ہے

اور اس طرح وہ دوسرے جرائمِ زنا اور شراب خوری کا مرکب ہو جاتا

ہے اور دوسروں کو بھی ان بدعلیوں میں شریک کرتا ہے جس سے

اُس کا یہ بُرا اثر متعدی ہو جاتا ہے۔

پس جس جرم سے دُنیا میں ظلم و غصب، وحشت و بربریت

قوتوں کا قتل۔ بے اطمینانی، غلامی اور بد اعمالی جیسے ہلک نتائج

پیدا ہو سکتے ہیں، اس جرم کے اسناد کے لئے ایسا ہی سخت قانون ہونا چاہئے جس کے بعد مجرم کو بھی ارتکاب کر ہی نہیں سکتا۔ زمانہ حاضر میں اس پر کی نرا دیجاتی ہے۔ مجرم پھر ماخوذ ہو کر آتا ہے۔ وہ سزا ہی کیا جو نوثر نہ ہو۔

۲۵۔ تکبر غرور۔ شیخی

۱۔ زمین پر اتر آتا ہوا نہ چل سکتا تھا
قوت نہیں ہے کہ زمین کو پھاڑ ڈالے
اور نہ یہ قوت ہے کہ تن کر پھاڑ ڈالے
کے برابر ادب نہ ہو سکے۔

۲۔ اللہ تم کو جو خیر عطا فرمائے اس پر
نہ اتر آؤ، وہ اترانے اور غرور
کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۱۔ لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا
إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا
(نبی اسرائیل - ع)

۲۔ لَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ
اللَّهُ لَا يَحِبُّ كُلُّ مُخْتَالٍ
فَخُورٍ

(الحمدید - ع)

۲۶۔ عیب کی تلاش

۱۔ کسی کے عیب کی تلاش میں نہ رہو۔

۱۔ لَا تَجَسَّسُوا

(الحجرات - ع)

۲۷۔ بدگمانی

۱۔ گمان سے اکثر بچا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

۱۔ اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

(الحجرات - ع)

۲۔ وہم و خیال یا قیاس دریافتِ حقیقت کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتا۔

۲۔ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ
شَيْئًا (النجم - ع)

۳۔ دیکھو عنوان ”علم و حکمت“ ۸ اور ۹

۲۸- غیبت

- | | |
|--|--|
| <p>۱- تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اسکو تو تم ناگوار سمجھتے ہو (پھر غیبت کیوں گوارا ہے؟)</p> | <p>۱- لَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا
أُحِبُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَأْكُلَ
لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ
(الحجرات - ع)</p> |
|--|--|

۲۹- ظاہر خلافِ باطن

- | | |
|--|--|
| <p>۱- اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو دل میں نہیں ہے۔</p> | <p>۱- يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا
لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ
(آل عمران - ع)</p> |
|--|--|

۲۔ يَقُولُونَ بِالسِّنَةِ مَا
لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ

(الفتح - ع)

۳۔ تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ
شَتَّى ط (الحشر - ع)

۴۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ
تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝
(الصَّف - ع)

۲۔ وہ لوگ اپنی زبان سے دو بات

کہتے ہیں جو ان کے دلیں میں ہے۔

۳۔ تو ان کو متفق خیال کرتا ہو حالانکہ
ان کے دل ایک دوسرے سے
بالکل مختلف ہیں۔

۴۔ تم دو بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کہتے؟
اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضی
کی بات ہے کہ کہو اور پھر نہ
کرو۔

۳۔ قسوتِ قلب

۱۔ تَف ہے ان پر جن کے دل

۱۔ تَوِيلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ

مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ (نمر- ع)

۲- لَمْ تَسْتَ قُلُوبُكُمْ

مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

أَوْ أَشَدَّ قَسْوَةً وَإِنْ مِنَ

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

الْأَنْهَارُ وَإِنْ مِنْهَا

لَمَا يَشَقُّ يَخْرُجُ مِنْهُ

الْمَاءُ وَإِنْ مِنْهَا لَمَا

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

(بقہ- ع)

ذکر خدا سے متاثر نہیں ہوتے۔

۲- پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت

ہو گئے۔ ایسے سخت جیسے پتھر بلکہ

اس سے بھی زیادہ سخت۔ کیونکہ

پتھروں میں سے تو بعض پتھر ایسے

ہوتے ہیں جن میں سے پانی کے

چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ بعض ایسے

ہوتے ہیں جو شق ہو جاتے ہیں اور

اُن سے پانی نکل آتا ہے اور بعض

ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف

سے گر پڑتے ہیں (یاد رکھو) اللہ

تمہارے اعمال سے غافل

نہیں ہے۔

۳۱ - ریا

۱- لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ
بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي
يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ تَمَثَّلَتْ لَكُمْ
صُفُوفُ عَلَيْهِمْ شُرَاطٌ
فَاصَابَهُ
وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا
لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ
مَا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

(بقرہ - ۳۶ ع)

۱- احسان بنا کر اور اذیت دیکر غیر خیرات
منزل نہ کرو مثل اس شخص کے جو محض
لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا مال
خرچ کر رہا ہے۔ اور اللہ و آخرت پر
یقین نہیں رکھتا۔ ایسے آدمی کی مثال
ایک چٹان کی ہے جس پر ٹہنی کی تہ
ہو (اور اس پر تخم بریزی کی گئی ہو)
جب زور کی بارش ہو جائے تو
(ٹی اور بیج بہ جائیں) صرف چٹان
ہی چٹان رہ جائے، دیا کا بھی خیر
کر کے جو کچھ کی کھاتے ہیں (دیا کا بھی کوہ)

اگر کوئی نہیں تھا اور ہاں اللہ کی ہمت کتنا بڑی ہے

۲- کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو

پند کرے گا کہ اس کے پاس کھجور اور

انگور کا ایک باغ ہو جس میں نہریں بہتی

ہوں اُسے اس باغ میں طرح طرح کے

پھل میسر ہوں۔ پھر جب بُرجا پا آجائے

اور اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے

اور ناتواں ہوں تو اچانک ایک آندھی

چلے جس میں شعلہ ہو۔ اور وہ باغ بالکل

جل جائے۔ اللہ ایسی مثالوں سے

تمہارے لئے دلائل واضح کر دیتا ہے

تاکہ تم میں غور و فکر کی قوت پیدا ہو۔

اشارہ ۵ :- (۱) خیرات ام نیک علی کو سرسبز و شاداب باغ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۲- اَيُّوْذُ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّحِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ

ضَعْفَاءٌ ۚ فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۚ كَذٰلِكَ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰيَاتِ

لَعَلَّكُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(لقہ - ۳۶)

(۲) ریا کو شعلہ خیز آندھی سے تشبیہ دی ہے۔

(۳) جس طرح برسوں کی محنت کا نتیجہ سبز و شاداب

باغ شعلہ خیز آندھی سے آبن واحد میں جھلس کر تباہ

ہو جاتا ہے اسی طرح دکھا دے کی نیکیاں چاہے کوئی

عمر بھر کرتا رہے، آخرت کے دن اللہ کی جناب میں وہ

بیچ ہوں گی۔

۳۔ وہ منافق، تم کو اپنے منہ سے خوش

کرتے ہیں مالا لکہ ان کے دل خلاف ہیں

اور ان میں سے اکثر شریہ ہیں۔

۱۔ يَرْضَوْنَكُمْ يَا فَوَاهِيَهُمْ

وَتَأْتِي قُلُوبُهُمْ وَكَثَرَهُمْ

فَاسِقُونَ ۝

(توبہ - ع)

۴۔ فتن ہے ان نازیوں پر جو اپنی ناز

دکی حقیقت سے غافل ہیں۔ یہ وہ لوگ

ہیں جو ریا کرتے ہیں۔ اور (خیل الیہ

۴ قَوِيلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَءَوْنَ وَ

کہ اپنے گھر کی معمولی سے معمولی چیز
(بوقت ضرورت) نہیں دیتے۔

يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝
(ماعون - ع)

۵۔ دیکھو عنوان ”ظاہر غلاب باطن“

۳۲۔ خودکشی

۱۔ اپنی جان کو ہلاک نہ کرو۔

۱۔ لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

(النساء ع)

یا

تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

۳۳۔ حد سے بڑھ جانا۔ اسراف

۱۔ اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو

۱۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

پسند نہیں کرتا۔

(پ۔ ع)

۲۔ اپنے مذہب میں حقیقت و میانہ روی

۲۔ لَا تَغْلَوْ فِي دِينِكُمْ

(نسا۔ ۳۳)

کی حد سے نہ بڑھ جاؤ۔

۳۔ لَا تُبْذِرْ رُبْذِیْرًا اِنَّ

۳۔ اپنی دولت بے موقع نہ اُڑاؤ بیجا

اَلْمُبْذِرِیْنَ کَاَوَّالِخُوَانِ

خرچ کرنے والے شیطانوں کے

الشَّیْطٰنِیْنَ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ

بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے

لِرَبِّیْهِ کَفُوْرًا (بنی اسرائیل۔ ۷۶)

پروردگار کا بڑا ناشکر ہے۔

۴۔ دیکھو عنوان ”نخل“ ۲

۳۴۔ نخل

۱۔ اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ

۱۔ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ

وَالْفِیْضَةَ لَا یُفْقُوْۤہَا

جمع کر رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کے

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بَشَّرْہُمْ

حکم دیے ہوئے امور میں خرچ نہیں

یَعْذَابُ الْیَمِیْمِیُّوْۤمِیْحِی

کرتے، اُن کو دردناک عذاب کی

عَلِیْہَا فِی جَہَنَّمَ فَتُکْوٰی

خوش خبری دیدے ایک دن اُسکو

يٰۤهَاجِبَا هُمَّ وَحِبُّوْهُمْ
وَلَهُمْ هُمُ هٰذَا مَا كُنْتُمْ
لَاۤ اَنْفُسِكُمْ فَاُذِقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ (توبہ - ع)

۲۔ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

اِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْهًا
مَّحْسُوْرًا

(بنی اسرائیل - ع)

دو بخ کی آگ میں گرم کیا جائیگا اور
ان لوگوں کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ داغی
جائیگی + ہاں! وہی جو جو تم نے جمع
کیا تھا۔ اب مڑا چکے ہو جو ذخیرہ کیا تھا

۲۔ تو اپنا ہاتھ گردن میں نہ باندھ لے

(یعنی نکل نہ کر) اور نہ اسے بہت

کھول دے (نہ فضول خرچی کر)

کہ اس سے تو قابلِ ملامت اور

حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے گا۔

۳۵۔ اختلاف - جھگڑا - نا اتفاق - خانہ جنگی

۱۔ اِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ

فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

۱۔ کسی بات میں تنازع ہو جائے۔ تو

اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (نار-ع)
۲- لَا تَنَازَعُوا فِي فَسْلِكُمْ
وَلَا تَهْبِطُ فِيكُمْ

(انفال-ع)

۳- وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً
وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا-
(یونس-ع)

۴- لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مِنَ الَّذِينَ قَرَّوْا بَيْنَهُمْ
وَكَاذِبًا شَيْعًا كُلِّ حِزْبٍ
بِمَا لَدَيْهِمْ فِرْجُون ۝

کرو۔ اگر تمہارا ایمان اللہ اور روز
قیامت پر ہے۔ اس لئے کہ یہی بہتر
ہے اور اسی کا انجام اچھا ہوگا۔

۲- آپس میں نہ جھگڑو کہ اس سے ہمت
بار جاوے اور تمہارا وقار اور زور
جاٹا رہے گا۔

۳- انسان اصل میں ایک ہی جماعت
ہے۔ مگر پھر علیحدہ علیحدہ ہو کر
مختلف ہو گئے۔

۴- ان مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ
جنہوں نے اپنے مذہب کے کئی
فرقے بنا ڈالے اور کئی گروہ میں
منقسم ہو گئے۔ ہر گروہ کے پتلے اب جو

(الرؤم - ع)

۵۔ لَمْ تَحَاجُّوْنَ فِيْ مَا لَيْسَ

لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ (آل عمران - ع)

۶۔ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ

فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ۔

(الشورى - ع)

۷۔ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ۔

(الانعام - ع)

۸۔ لَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقَوْا

وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ

کچھ ہے اسی میں وہ گن ہے۔

۵۔ جس بات کا تم کو علم نہیں، اس میں

کیوں جھگڑتے ہو؟

۶۔ جس بات میں تم کو اختلاف ہو اس کا

فیصلہ اللہ پر (یعنی اس کے کلام میں

قرآن پر) رکھو۔ (تاکہ تمہارے

اتحاد میں فرق نہ آئے)

۷۔ مختلف طریقوں کی پیروی ہرگز نہ کرنا

ورنہ تم امن و اطمینان کے راستہ

سے ہٹ کر متفرق اور پراگندہ

ہو جاؤ گے۔

۸۔ ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے

اللہ کے واضح احکام کے باوجود

هُمُ الْبَيْنَاتُ ۝

(آل عمران - ع)

۹- دیکھو عنوان ”سیاست“ ۱۱

اخلاص کیا اور فرقہ فرقتہ
میں منقسم ہو گئے۔

پچھا حصہ

اجتماعیات

مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُظَنُّونَ

اُس قوم کے لئے جو قرآن کی حایت پر یقین رکھتی

ہے اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہو؟

قرآن حکیم ۵ : ۷۷

۱۔ انسان کی پیدائش

- ۱۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِن كُنْتُمْ**
فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا
خَلَقْنَاكُمْ مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّن مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَعَيْرٍ مُّخَلَّقَةٍ
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقَرِّى
الْأَرْحَامَ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِيَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ
وَمِنْكُمْ مَّن يُّتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ
مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْزَلٍ عُمرٍ
- ۱۔ لوگو! اگر تم کو مر کر دوبارہ اٹھنے میں
 شک ہے تو اس بات پر غور کرو کہ
 ہم نے تم کو پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر
 نطفہ سے اس کے بعد ایک چھوٹے
 سے کیڑے سے۔ زناں بعد گوشت
 کے لوتھرے سے مکمل اعضا یا مکمل
 اعضا کے ساتھ۔ یہ اس لئے کہ
 اپنی قدرت تم پر ظاہر کریں۔ اور جس
 ہم چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں
 مدتِ عینہ تک ٹھیراتے ہیں۔ پھر
 تم کو بچہ کی شکل میں نکالتے ہیں پھر

لَيْكِلَا يَعْلَمُ مِنْ بَعْدِ
عِلْمِ شَيْءٍ

(حج - ع)

ہماری ہی ربوبیت سے تم اپنی موت
اور جوانی کو پہنچتے ہو۔ پھر تم میں سے
بعض مر جاتے ہیں اور بعض بڑھاپے
کو پہنچ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جاننے
کے بعد بے خبر ہو
جاتے ہیں۔

۲۔ اللہ نے تم کو زمین سے نباتات
کی طرح اُگایا۔

۳۔ اللہ نے تم کو کئی حالتوں سے
(یعنی کئی درجے سے گزار کر) پیدا کیا ہے

۲۔ اللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
نبَاتًا۔ (نوح - ع)

۳۔ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا
(نوح - ع)

اشارہ :- (۱) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان تبذیر و ادنیٰ درجے سے
ترقی کر کے اشرف المخلوقات کے درجے میں آیا ہے۔

(۲) اگر ”اَطْوَارًا“ کے معنی ”طرح طرح کا“ لئے جائیں تو یہ

مطلب ہو گا کہ۔ کوئی گوراہے، کوئی ساؤلا، کوئی جہانی
 ساخت کے لحاظ سے خوش منظر ہے تو کوئی کریمہ المنظر
 علیٰ ہذا القیاس۔

۴۔ دیکھو عنوان ”خاندانی شرافت“

۵۔ دیکھو عنوان ”مساوات“ ۱

۲۔ خاندانی شرافت

- | | |
|---|---|
| <p>۱۔ اے دُنیا کے انسانو! ہم نے تم کو
 ایک مرد اور ایک عورت سے
 پیدا کیا پھر تم کو مختلف شاخوں
 (ذاتوں، قوموں) اور خاندانوں
 میں منقسم کر دیا، تاکہ ایک دوسرے
 کو شناخت کر سکو ورنہ حقیقت</p> | <p>۱۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
 مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ
 شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
 إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ
 أَتَقْوَمُ
 (الحجرات۔ ۲)</p> |
|---|---|

تم میں وہی زیادہ معزز اور
شریف ہے جو زیادہ پرہیزگار
ہے۔

۲- دیکھو عنوان "سلطنت" ۱۵

۳- قوتِ انسانی

۱- کشتی اور جہاز کو (اللہ نے)

تمہارے لئے مسخر بنا دیا کہ وہ دریا
اور سمندر میں اسی کے حکم سے چلتے

ہیں۔ دریا اور ندیاں بھی تمہاری

مطیع ہیں۔ سورج اور چاند کو

مسخر کر دیا جو ہمیشہ نقل و حرکت

میں ہیں۔ رات اور دن کو تمہارے

۱- سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ

فِي الْبَحْرِ بِأَمْرٍ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ

الْأَنْهَارَ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

وَأَنْتُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ

لَا تَخْصَوْهَا ط إِنَّ الْإِنْسَانَ
لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝

(ابراہیم - ع)

۲- وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ
حَمَلَانَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

(نبی اسرائیل - ع)

۳- أَلَمْ تَرَوْ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ

لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ

مَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَخَ

عَلَيْكُمْ بُعْمَهُ ظَاهِرَةً دَّ

بَاطِنَةً ۚ

(لقمان - ع)

لے مسخر کر دیا۔ اور جو چیز تم نے مانگی
وہ دی حتیٰ کہ اگر اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا

نہ کر سکو گے بیشک ان کے بے شکریہ
نہ کر سکو گے بیشک ان کے بے شکریہ

۲- اور بیشک ہم نے آدم کی اولاد

(انسان) کو عزت دی اور خشکی اور

تری پر قابض کر دیا۔

۳- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو

کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے تمہاری

لے مسخر کر دیا، اور اپنی ظاہری

د باطنی نعمتیں تم کو پوری پوری

دے دیں۔

۴۔ انسانی کمزوری

۱۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا

(النار۔ ع)

۲۔ إِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الْقُسْرُ

دَعَا إِلَىٰ الْجَنَّةِ أَوْ قَاعِ الدُّ

قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

ضُرَّهُ مَرَّكَانَ لَمْ يَذْغَبْنَا

إِلَىٰ ضِرٍّ مَّسَّةٍ

(بولیس۔ ع)

۳۔ كَانَ الْإِنْسَانُ عَجْوَلًا

(نبی اسرائیل۔ ع)

۴۔ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا

۱۔ انسان ضعیف پیدا کیا

گیا ہے۔

۲۔ جب انسان کو کوئی تکلیف یا ضرر

پہنچتا ہے تو سوتے بیٹھتے اور

اُٹھتے ہم کو پکارتا ہے۔ اور جب

ہم اس (تکلیف یا ضرر) کو دور

کرتے ہیں تو ایسا چلنے لگتا ہے

گویا اس نے بہو تکلیف کی وقت پکارا ہے

۳۔ انسان جلد باز ہے۔

۴۔ اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

(بنی اسرائیل - ع)

۵۔ کَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ

يُحِطْ بِهِ خُبْرًا

(کف - ۹)

۵۔ تو کس طرح (اُن باتوں کو دیکھ کر)

صبر کر سکے گا جو تیرے علم کے

احاطہ سے باہر ہوں گی۔

اس سے ثابت ہوا کہ دُنیا میں غیر معمولی حوادث کے کندہ و اسرار

ہر شخص نہیں جانتا (۲) مادہ پرست روحانی اسرار سے ناواقف ہوتے

ہیں اسی لئے بااوقات قدرت کے افعال پر اقتراض کر بیٹھتے ہیں۔

۶۔ مَا تَذِيرُنِي لَفْسٍ مَّا ذَاكَ لَكِيبٌ

عَذَابٌ وَمَا تَذِيرُنِي لَفْسٍ

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

(لقمان - ع)

۶۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل

گیا کرے گا۔ اور کوئی شخص

نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین

میں مرے گا۔

۷۔ إِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَإِنْ

۷۔ جب ہم انسان کو اپنی نعمت و

رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس

تَصِبْهُمْ سَيِّئُهُ لِمَا قَدَّمْتِ
أَيْدِيَهُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ

(الشوری - ۷)

وہ خوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ
کرتوت سے کوئی مصیبت اس پر
آجاتی ہے تو وہ ناشکری کرتا ہے

۵۔ تقسیم

۱۔ فَسَلُّوْا هَلْ الذِّكْرُ إِنْ
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(نحل - ۷)

۱۔ اگر تم نہیں جانتے تو جن کو یاد ہے
یا جو اہل علم ہیں ان سے پوچھ لو۔

۲۔ اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

(نحل - ۱۶)

۲۔ تو لوگوں کو اپنے پروردگار کے
راستہ کی طرف بلا، حکمت و دانائی
اور عمدہ و موثر نصیحت سے۔ اور
نہایت عمدہ طریقہ سے ان کے تہمت کو

۳۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ

۳۔ جن کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے

عَلِمُوا أَنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ
عِنْدَهُ مَسْئُولًا ۝

(نبی اسرائیل - ع)

۴۔ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ
عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً
كَذَٰلِكَ ۚ لِنُنَبِّئَكَ بِهِ نُوَادِكُ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۝
(فرقان - ع)

۵۔ ذِكْرُ فَإِنَّ الذِّكْرَ يَتَفَعُّ
الْمُؤْمِنِينَ ۝

(الذاریات - ع)

نہ پڑ۔ (یعنی علم سے پہلے عمل نہ کر)
بیشک ایک دن کان، آنکھ اور دل
سب باز پرس ہوگی (یعنی ہر شخص سے)
پوچھا جائیگا کہ ان قوتوں کا تم نے کیا استعمال کیا

۴۔ کافر کہتے ہیں قرآن ایک قسط پور کیوں
ہمیں نازل کیا جاتا۔ ہاں اسلئے کہ
تیرے دل (قوائے دماغی، اخلاقی
اور عقلی) کو اس طرح ہم بہت اچھی
طرح قوی اور محکم کر دیں (اچھی
تربیت کر دیں) بہت آہستہ آہستہ پڑھ کر سنایا
۵۔ نصیحت کرتا رہو۔ کیونکہ نصیحت

ایمان والوں کو مفید ہوتی ہے
یا (بچو ہوئے سبق کو بار بار یاد

دلالتا رہ کیونکہ اس ایمان والوں کو فائدہ ہوتا ہے

۶۔ دیکھو عنوان مد علم و حکمت

۶۔ علم و حکمت

۱۔ مَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(نورہ - ع)

۲۔ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا
(اعراف - ع)

۳۔ عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا
(کف - ع)

۴۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(طہ - ع)

۱۔ جسے علم باعمل دیا گیا یقیناً اس
بہترین دولت دی گئی۔

۲۔ ہمارے مالک کا علم ہر چیز
کو محیط ہے۔

۳۔ ہم نے اُسے اپنی جناب سے
علم سکھایا۔

۴۔ اے پالنے والے! میرے
علم کو بڑھا تا رہ۔

و- مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ
 ثُمَّ كَفَرُوا سَفَرًا مَثَلُ
 الْخَمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ط
 يَنْسَى مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
 كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ
 لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
 (الجمع - غ)

۵- اُن لوگوں کی مثال جن پر کتاب توڑا
 کی تعمیل فرض کی گئی اور انہوں نے
 اس پر عمل نہیں کیا۔ اُس گدھے کی
 ہے جس پر اسفار یعنی تورات کے
 حصے لادے ہوں۔ اللہ کی آیات
 کو جس قوم نے بھی جھٹلایا اس کی
 مثال بہت بُری ہے۔ اور اللہ
 ظالم قوم کی رہنمائی نہیں کرتا۔

۱- یہ آیت گویہودیوں کی علی کیفیت کے انکشاف کے لئے نازل ہوئی
 مگر اس کا اطلاق ہر اُس قوم پر ہو سکتا ہے جو آسمانی کتاب رکھتی
 ہے۔ مگر اس پر عمل نہیں کرتی۔

۲- اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کتاب الہی پر عمل نہ کرنا۔ اسے
 حقیقتاً جھٹلانا ہے۔ اور یہ ظلم ہے۔ اس کا ترک ہدایت الہی

سے محروم رہتا ہے۔

۶۔ لَا تَقِفْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ
عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ
عِنْدَهُ مَسْئُولا ۝ (نبی ہرئیل ع)

۶۔ جس بات کا تجھے علم نہیں اُس کی
پیروی نہ کر۔ یاد رکھ کان، آنکھ
اور دل سب سے اس بات
کی پرسش ہوگی۔

اشارات :- (۱) پیروی اسی بات کی کرنا چاہئے جس کا علم ہو۔

(۲) کان (قوتِ سامعہ) آنکھ (قوتِ باصرہ) اور دل (قوتِ محسوسہ) جس

بات کی تصدیق کریں وہی علم ہے (۳) یہ تینوں قوتیں تحصیلِ علم کے ذرائع ہیں

۷۔ قُلْ هَلْ لَيْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا
يَعْلَمُونَ ۝ (الزمر - ع)

۷۔ پوچھ۔ کیا جاننے والے (عالم)
اور نہ جاننے والے (جاہل)
برابر ہیں؟

۸۔ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ
إِنَّهُمْ لَا يَخْشَوْنَ ۝

۸۔ اُن کو اس بات کا کچھ علم نہیں ہے
وہ تو صرف وہم و گمان رکھتے

ہیں۔

(البحاثیہ - ع)

اشارہ :- (۱) یہ آیت اصل میں قیامت کا انکار کرنے والوں کے لئے ہے۔

(۲) اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم وہی ہے جس میں ظن و قیاس

کا شائبہ نہ ہو۔ ٹیکہ شبہ سے قطعی پاک ہو۔ یقین کے درجہ تک ہو۔

۹۔ إِنَّ الظَّنَّ لَا يَغْنِي مِنَ الْحَقِّ

۹۔ ظن و قیاس دریافت حقیقت

کے لئے کچھ مفید نہیں ہوتے۔

شَيْئًا (النجم - ع)

اشارہ :- کسی بات کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے ظن سے کام نہیں

چلتا۔ ”علم“ کی ضرورت ہے۔ اور علم وہی ہے جو قرآن

کی ہدایت سے حاصل ہوا ہو۔ جس کی تصدیق خواہ اس ظاہری

اور عقل کریں۔

(دیکھو آیت ۶)

۷۔ شعروشاعر

۱۔ الشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ

يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ

مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ

أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَ

انْتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا

ظَلَمُوا وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ

ظَلَمُوا أَيَّ مَنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

(الشعراء - ع)

۱۔ شاعروں کی باتوں پر گمراہی پڑتے

ہیں۔ کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا

دو دہم و خیال کے میدان میں

بے بسے پھرتے ہیں۔ اور جو کام خود

نہیں کرتے زبان سے کہتے ہیں۔

مگر وہ ان سے مستثنیٰ ہیں جو ایمان

ہیں، نیک عمل کرتے ہیں اللہ کو

بہت یاد کرتے ہیں۔ اور جب ان پر

ظلم کیا جاتا ہے تو (خود دار و غیر دار

ہو کر) انتقام لیتے ہیں۔ غنقریب

ظالموں کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس

کروٹ کوٹتے ہیں۔

اشارہ :- اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر ایمان شاعر کلام میں اپنے صحیح جذبات و تاثرات،

اور واردات بیان کرتا ہے، اور وہی کہتا ہے جس پر اس کا عمل ہو تو گمراہی نہیں ہے،

۲۔ مَا عَلَّمْنَاہُ الشِّعْرَ وَمَا

يَنْبَغِي لَہٗ

(یس - ع)

۲۔ ہم نے اُس کو دینی محمد رسول اللہ

کو شعر و شاعری نہیں سکھائی

نہیہ اُس کی شان کے لائق ہے

۸۔ اتفاق و اتحاد

۱۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ

جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔

(آل عمران - ع)

۱۔ تم سب کے سب اللہ کی رسی کو

مضبوط پکڑ لو اور فرقہ فرقت

نہ ہو جاؤ۔

اشارہ :- جل اللہ (یعنی اللہ کی رسی) سے مراد قرآن کریم، احکام الہی یا

توحید خالص ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر سب اسی پر متفق ہو جائیں اور

فروع یا انسان کو ذہنی و قیاسی مسائل و فیصلہ جات کو ایک طرف رکھ دیں، تو کوئی جھگڑا ہی نہ رہے۔ سینکڑوں فرقوں میں فرضی طور پر منقسم ہونے کے باوجود، قرآن ہی پر اگر سب کا اتفاق ہو جائے تب بھی بہت سی کمزوریاں رفع ہو سکتی ہیں۔

۲۔ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ (نساء۔ ۱۹) ۲۔ صلح و اتفاق اچھی چیز ہے۔

۳۔ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاُخْتَلَفُوْا۔ ۳۔ انسان اصل میں ایک ہی جماعت ہے۔ مگر اس نے باہم اختلاف

(یونس۔ ۲) کر لیا۔

۴۔ اَتَمَّ الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةً ۴۔ بے شک مسلمان بھائی بھائی

(الحجرات۔ ۱) ہیں۔

۵۔ دیکھو عنوان ”مذاہب عالم“ اور ”اختلافات“

۸۔ کس مجلس میں نہ جانا چاہئے

۱۔ دیکھو پہلے حصہ کا عنوان ”کس مسجد میں نہ جانا چاہئے“

۹۔ صلیح کل

- ۱۔ لَا تَصْعِرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
(لقمان - ع)
- ۱۔ لوگوں سے اپنا منہ نہ پھیر۔

۱۰۔ اچھے کام میں مدد کرنا

- ۱۔ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً
يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا
(نساء - ع)
- ۱۔ جو شخص (دوسرے کی) نیکی میں مددگار ہوگا
ہوتا ہے۔ اُسے اُس نیک کام کے
اجر و نتائج میں سے حصہ ملے گا۔
- ۲۔ تَعَاوَزُوا عَلَى الْإِبرِ وَالْتَّقْوَى
(ابن ماجہ - ع)
- ۲۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں
ایک دوسرے کی مدد کرو۔
- ۳۔ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
(توبہ - ع)
- ۳۔ سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

۱۱۔ بُرے کام میں مدد کرنا

- | | |
|---|--|
| <p>۱۔ جو شخص (دوسرے کی) بُرائی میں مددگار ہوتا ہے۔ اُسے اُس بُرے کام کی نتیجہ میں حصہ لیتا۔</p> <p>۲۔ گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔</p> | <p>۱۔ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا۔
(نار۔ ع۱)</p> <p>۲۔ لَا تَقَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ۔ ع۱)</p> |
|---|--|

۱۲۔ کامیابی

- | | |
|--|---|
| <p>۱۔ تم مجھے یاد کرو، میں تم کو اپنے انعام و بخشش سے یاد رکھوں گا۔</p> <p>۲۔ اللہ سے ڈرو۔ اُس تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرو۔ اُس کی راہ</p> | <p>۱۔ فَادْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ۔
(لقمہ۔ ع۱)</p> <p>۲۔ اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي</p> |
|--|---|

میں جد و جہد کرو تا کہ تم کو کائنات
حاصل ہو۔

۳۔ سلامتی اسی کو ہے جس نے
مید ہار راستہ اختیار کیا۔

۴۔ یقیناً ان ایمان والوں نے
فلاح پائی۔

(۱) جو اپنی نماز میں عاجزی و
زاری کرتے ہیں۔

(۲) جو بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں

(۳) جو زکوٰۃ دیتے اور غلو سے
کام کرتے ہیں۔

(۴) جو اپنی شر نگاہ کی حفاظت

کرتے ہیں (بدکاری نہیں کرتے)۔

سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
(بائذہ - ع)

۳۔ السَّلَامُ عَلَيَّ مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدَى (طہ - ع)

۴۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ

لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ
هُمْ لِفِرْحِهِمْ حَافِظُونَ -

إِلَّا عَلَىٰ أَمْرٍ أَوْحَىٰهِمْ أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

غَيْرُ مَكْلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَىٰ

وَسَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
 الْعَادُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ
 لَا مَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
 رَاعُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ
 صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۚ أُولَٰئِكَ
 هُمُ الْوَارِثُونَ ۚ الَّذِينَ
 يَرِثُونَ الْفِرْعَوْنَ هُمْ
 فِيهَا خَالِدُونَ۔

(المومنون - رۛ)

۵۔ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا
 لَنُعْهِدَ یَّهْمُ مَسْبَلَنَا
 (عنکبوت - رۛ)

سوئے اپنی بیویوں اور لڑکوں کے کہ
 اس صورت میں وہ قابلِ مانت نہیں مگر
 جو اسکے علاوہ شہوتِ رسانی کی جگہ تلاش
 کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔

(۵) جو امانت کا اور اپنے افراد کا
 بہت خیال رکھتے ہیں۔

(۶) جو مساز کی پابندی
 کرتے ہیں۔ یہی لوگ فرعون
 کے مالک ہوں گے جس میں ہمیشہ
 رہیں گے۔

۵۔ جو لوگ ہمارے احکام کی تعمیل میں
 محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں ہم
 ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے۔

دینی فلاح و کامیابی کے طریقے
اُن کو سمجھا دیں گے۔

۶۔ اہل ایمان کی مدد کرنا ہلکے
ذمہ ہے۔

۷۔ یقیناً اللہ کا گردہ ہی غالب
رہنے والا ہے۔

۶۔ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ
(الروم - ع)

۷۔ إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ
(مائده - ع)

۸۔ دیکھو ”نجات“

۱۳۔ ناکامی

۱۔ میرا قرار ظالموں تک نہیں
پہنچے گا۔

۲۔ کیا تم کو وہ آدمی بتائیں جو اعمال
کے لحاظ سے بہت خوارہ میں ہیں؟

۱۔ لَا يَتَّالِ عَمْدِي الظَّالِمِينَ
(لقمہ - ع)

۲۔ هَلْ يُبَيِّنُ لَكُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَعْمَالَهُ الَّذِينَ خَلَّ سُلُوكُهُمْ

۱۵۔ جادو

۱۔ جادوگر سلاح نہیں پاتا کہیں
جائے۔

۱۔ لَا يَفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى
(ط۔ ع)

۱۶۔ غرت و ذلت

۱۔ اللہ! تو جس کو چاہتا ہے غرت
دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت
دیتا ہے۔ تیرے ہی دست قدرت
میں ہر قسم کی بھلائی ہے۔ یقیناً
تو ہر بات پر پوری پوری قدرت رکھتا
ہے۔
۲۔ سب قسم کی غرت اور غلبہ یقیناً
اللہ ہی کے لئے ہے۔

۱۔ وَتَعَزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ رِبِّدِكَ الْخَيْرُ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(آل عمران۔ ع)

۲۔ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا۔
(یونس۔ ع)

۳- جسے اللہ ذلیل کرتا ہے اُسے

کوئی عزت نہیں دیتا۔

۴- اللہ کی جناب میں تم میں سب سے

زیادہ مغرور ہے جو سب سے

زیادہ پرہیزگار ہے۔

۵- جو لوگ اللہ کی یعنی اس کے رسولؐ

کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت

بہی ذلیل لوگوں میں ہیں۔

۳- مَنْ يُعِينِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ

مُكْسِرٍ ۝ (الحج - ع)

۴- إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

أَتْقَاكُمْ (الحجرات - ع)

۵- إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي

الْأَذَلِّينَ ۝ (المجادلہ - ع)

۷-۱- نوکر - نوکری

۱- بیشک تمہارا اچھا نوکر وہ ہے

جو مضبوط اور امانت دار ہو۔

۱- إِنَّ خَيْرَ مَنْ اسْتَأْجَرْتَ

الْقَوِيُّ الْأَمِينُ۔

(العنق - ع)

اشارہ :- (۱) لازم رکھنے سے پہلے دو باتیں دیکھ لینی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ جسمانی

لحاظ سے صحیح الاعضاء، قوی اور توانا ہو۔ دوسرے سچا اور دیاندار ہو

(۲) لازم کی کامیابی اور ترقی کا انحصار انہی دو چیزوں پر ہے۔

۱۸۔ بُری رسم کی پابندی۔ باپ دادا کی پیروی

۱۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا
 أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ
 مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
 أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا
 يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ
 (نقرہ - ۲۱)

۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہو کہ اللہ
 نے جو احکام نازل کئے ہیں ان کی
 تعمیل کرو تو کہتے ہیں۔ نہیں ہم تو
 اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم
 اپنے باپ دادا کو دیکھتے رہے۔
 ہاں کیا ایسی حالت میں بھی جیکہ انکے
 باپ دادا کسی بات کو نہ سمجھتے ہوں اور نہ
 ہدایت یافتہ ہوں؟

۲۔ وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ

قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ

إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا

أَبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ

آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۚ قَالَ

أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا

وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۚ

(زخرف: ۸)

۲۔ اسی طرح تجھ سے پہلے

جب بھی ہم نے کسی بستی میں

کوئی پیغمبر بھیجا وہاں کے

آسودہ حال لوگ یہی کہتے

رہے کہ ہم نے اپنے باپ

دادا کو اس مذہب پر دیکھا

ہے اور انہی کے قدم

لبتدم چل رہے ہیں ۛ

۱۔ اس پیغمبر نے کہا

اور اگر میں اُس سے بہتر طریقہ

یا اس سے بہتر مذہب بتاؤں

جس پر تم نے اپنے باپ دادا

کو دیکھا تھا تب ۹

۱۴۔ قومی تباہی۔ قومی ہلاکت

۱۔ دیکھو عنوان ”کفرانِ نعمت“ ۳، ۲، ۱

۲۔ دیکھو عنوان ”عبرت و بصیرت“ ۱۲، ۱۱، ۲، ۱

۳۔ یہود کے کئی بڑے بڑے گناہ

کی وجہ سے بننے کئی اچھی چیزیں

ان پر حرام کر دی تھیں جو پہلے

ان کے لئے حلال تھیں۔ اور اس

وجہ سے کہ وہ لوگوں کو اس کی

راہ سے بہت روکنے لگے تھے

سو دیتے تھے مال لکھ اس سے

ان کو منع کیا گیا تھا۔ اور لوگوں

کا مال ناجائز طریقہ کھاتے تھے، بننے

۳۔ فَبُظْلِمَ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ

أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِضَدِّهِمْ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا وَ

أَخَذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ

نُهِوا عَنْهُ وَآكَلِهِمْ أَمْوَالُ

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاعْتَدْنَا

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا

(نساء - ۶)

۴۔ کَايْنُ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَبَقِيَ خَاوِيَةٌ
عَلَىٰ عُرْوَتِهَا وَبِئْسَ مَعْطَلَةٌ
وَقَصِّرْ مَشِيدًا ۝

(ج - ۸)

۵۔ وَكَأَيُّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَمَتْ
عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ
فَحَاسِبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا
وَعَدَّ بِنَهَا عَذَابًا تُكَرَّهُ
فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا
وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا
خُسْرًا ۝

ایسے ملکین حکام کیلئے مدد نکالنا یا کرنا
۴۔ کئی بستیوں نے تباہ کر دیں، بخل
باشندے ظالم اور نافرمان تھے۔
اب ان کی عاتیں گری پڑی ہیں۔
کنونیس اور طسند محلات دیران
پڑے ہیں۔

۵۔ اور بہت سی بستیوں تھیں،
جن کے باشندوں نے اپنے
پروردگار کی یعنی اس کے رسولوں
کی نافرمانی کی۔ تو ہم نے ان سے
سخت حساب لیا۔ یعنی بہت شدید
عذاب دیا۔ اور اس طرح انہوں
نے اپنی بد عملی کا وبال چکھ لیا۔ اور

(طلاق - ع)

انجام کا رخا رہے ہیں ربے۔

۶۔ دیکھو عنوان ”نماز“ ۳

۲۰۔ سیاستِ سلطنت

۱۔ افسان کے ساتھ سلطانی و

۱۔ کُوْنُو قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ

حکومت کرو۔

(لسان - ع)

۲۔ بیشک یہ دنیا اللہ ہی کی ہے۔

۲۔ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا

اس کی حکومت اپنے بندوں میں

مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

(اعراف - ع)

۳۔ یقیناً زمین کے مالک میرے

۳۔ اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

نیک بندے ہوں گے۔

الصَّالِحُونَ (انبیاء - ع)

۴۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے

۴۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

جو ایمان والے ہیں اور جنہوں نے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا
(النور - ع)

نیک کام کئے ہیں اُن کو زمین کی
حکومت عطا فرمائیگا جس طرح
ان سے پہلے کے لوگوں کو حکومت
دی۔ اور ان کے دین و طریق کو جو
ان کے لئے پسندیدہ ہے مکمل کر دیگا۔
اور ان کے خوف کو امن سے
بدل دے گا۔

۵- إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا
قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَلَوْا
أَعْيُنَهَا أَهْلُهَا أَذِلَّةٌ
(النمل - ع)

۵- جب بادشاہوں کا کسی آبادی پر دخل
ہو جاتا ہے تو اس کو تباہ و برباد اور
اس کے مغرور باشندوں کو ذلیل
کر دیتے ہیں۔

اشارہ :- اس سے شخصی حکومت کے عواقب و نتائج پر روشنی پڑتی ہے۔

۶- إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

۶- جب کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو

گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب
 اچھی طرح خونریزی کر چکوت
 مضبوطی سے گرفتار کرو، اس کے
 بعد یا تو ان پر یہ احسان کرو کہ ان کو
 بلا معاذ منہ چھوڑ دو یا معا و منہ
 لے کر چھوڑ دو کہ لڑنے والے
 اپنے ہتیار ڈال دیں۔

فَضْرَبَ الرَّقَابَ حَتَّى
 إِذَا اخْتَنَمُوا هُمْ فَشَدُّو
 أَلْوَتَاكَ فَإِمَّا مِمَّا بَعْدُ
 ذَلِكَ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى
 تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا
 (محمد - ع)

۷۔ دیکھو عنوان ”نصاص“ اور ”انتقام“ اور ”خون ناحق“

۸۔ اگر تم تو انین الہی سے منہ پھیر لو گے
 تو اللہ تمہاری جگہ کسی دوسری قوم
 کو لے آئیگا جو تم جیسی نہ ہوگی۔

۸۔ إِنْ تَتَوَلَّوْا لَيَسْتَبدِلْ قَوْمًا
 غَيْرُكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا
 أَمْثَالَكُمُ۔

(محمد - ع)

۹۔ دیکھو دنیا و آخرت کی خوش حالی ۴

۱۰۔ دیکھو عنوان ”قوتِ جہانی“ ۱

۱۱۔ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى
الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي
تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ
فَإِنْ فَأَتَتْ فَأَصْلَحُوا
بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ
(الحجرات - ع)

۱۱۔ اور اگر مسلمان کے دو گروہ باہم
جنگ کریں تو ان کے درمیان صلح
کرادو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ
دوسرے پر زیادتی کرے تو تم اس
گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔
حتیٰ کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع
ہو جائے۔ اور جب رجوع ہو جائے
تو دونوں میں انصاف کے ساتھ صلح
کرادو۔ انصاف کا خیال رکھو قیلاً
اللہ انصاف والوں کو پسند
فرماتا ہے۔

۱۲۔ دیکھو عنوان ”جلیے کو تیا“

۱۳- دیکھو عنوان ”دشمن سے ہر تازہ“

۱۴- دیکھو عنوان ”قوموں سے دوستی و دشمنی“

۱۵- اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاۤئِكَةِۙ اِتٰى

اِسْرٰۤىلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۙ

اِذْ قَالُوۡا لِنَبِيِّۖہُمْ اَبْعَثْ

لَنَا مَلٰٓئِكًا تَقٰتِلُ فِیۡ سَبِیْلِ

اللّٰہِۚ قَالَ هَلْ عَسٰیۤتُمْ

اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُۙ

اَلَا تَقٰتِلُوۡاۙ قَالُوۡا وَاٰ مَا

لَنَا اَلَّا نَقٰتِلَ فِیۡ سَبِیْلِ

اللّٰہِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا

وَاَبْنَاۤئِنَاۙ فَلَمَّا کُتِبَ

عَلٰیہُمُ الْقِتَالُ کُوۡلُوۡ

۱۵ کیا تو نے بنی اسرائیل کی مبعوث

(کے واقعہ) پر غور نہیں کیا جو موسیٰ

کے بعد ہوئی؟ جب اُس جماعت

کے لوگوں نے اپنے نبی سے کہا

کہ ہمارے لئے ایک سردار مقرر

کر دو ہم اللہ کی راہ میں جنگ

کریں گے۔ بنی نے کہا اگر تمہیں

لڑائی کا حکم دیا گیا تو شاید تم نہ لڑو۔

کہا (واہ!) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم

اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کریں گے۔

ایسی صورت میں جبکہ ہم اپنے

إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ وَاللَّهُ
 عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝
 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ
 قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
 مَلَكًا قَالُوا أَأَتَىٰ يَكُونُ
 لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ
 أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ
 يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ
 قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
 عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً
 فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ
 يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

گھروں سے نکالے گئے اور
 بال بچوں سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔
 پھر جب اُن کو جنگ کا حکم دیا گیا، تو
 ایک قلیل تعداد کے سوا سب پھر گئے!
 (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ظالم اور نافرمان
 لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

اُن کے نبی نے کہا کہ اللہ نے
 طالوت کو بحیثیت بادشاہ مقرر کر دیا
 انہوں نے کہا (واہ!) یہ کیونکر
 ہو سکتا ہے کہ وہ ہم پر بادشاہ ہو
 جبکہ بادشاہی کے حق دار اُس سے
 زیادہ ہم ہیں۔ اور (دوسرے
 یہ کہ) اُسے مال و دولت کی فراخی

(البقرہ - ۳۲)

بھی نہیں + بنی نے کہا، اللہ نے طاق
کو تم پر ترجیح دی اور برگزیدہ کیا ہے۔
اور علم و حکم دونوں باتوں میں خوب
وسعت دی ہے اور حقیقت یہ ہے
کہ اللہ جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا
فرماتا ہے۔ وہ بہت بڑی وسعت و قدرت
رکھتا ہے۔ اور اسکا علم بہت وسیع ہے

اشارات :- اس بیان سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) عمل، ایثار اور قربانی کا جذبہ کبھی کبھی کسی قوم میں پیدا ہو جاتا ہے،

مگر عملی ثبوت کا جب وقت آتا ہے تو بہت کم ثابت قدم رہتے ہیں۔

(۲) انسان کو چاہئے کہ اپنے ہنگامی جذبہ سے متاثر ہو کر زبان سے

کوئی ایسی بات نہ کہے، جس پر آئندہ عمل نہ کر سکے۔

(۳) اپنے سرور ارکے سامنے جب کسی بات کا عہد کر لے تو اس پر

استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

(۴) حکومت اور سرداری کی اہمیت جس میں ہوتی ہے، اللہ اسی کو عطا فرماتا ہے۔

(۵) حکومت اور سرداری کے لئے مال و دولت کی فراوانی ضروری نہیں۔ اور نہ نسل و خاندان کو ترجیح ہے۔

(۶) حکومت اور سرداری کے لئے صرف دہی چیریں ضروری ہیں۔

(۱) علم۔ یعنی دل و دماغ کی صحت و قوت۔ جس سے مراد اخلاق کی پاکیزگی اور قوائے عقلیہ کی پختگی ہے۔

(ب) جسم۔ یعنی جسمانی صحت و طاقت۔

(۷) حاکم اور سردار کا جب احکام الہی کے لحاظ سے بلا امتیاز و تمیز قومیت و نسل و خاندان انتخاب ہو جائے تو اس کی اطاعت سب پر فرض ہے۔

۲۱۔ مشورہ

۱۔ سَاوِدُهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا
عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

(آل عمران - ع)

۲۔ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآمَرُوهُمُ

بِشُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

(شوری - ع)

۱۔ اُن سے (مسلمانوں سے) خاص

خاص امر میں مشورہ کر۔ اور اس کے

بعد جب غم کرے تو اللہ پر توکل کرے

اقدام کر، اللہ توکل والوں کو پسند کرتا ہے

۲۔ اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار

کا حکم مانا، نماز کی پابندی کی، اور

اپنے کام آپس کے مشورے سے

کئے اور ہماری دی ہوئی روزی

میں سے نیک کاموں میں خرچ

کرتے رہے (انہی کے لئے

بہتری ہے)۔

۲۲۔ اپنی حفاظت

۱۔ تم اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت
میں نہ ڈالو۔

۲۔ تم اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔

۳۔ اپنی حفاظت اور ہوشیاری
میں رہو۔

۱۔ لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى

التَّهْلُكَةِ ط (لقہ - ع) ۲۴

۲۔ لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

(النساء - ع)

۳۔ خُذُوا حِذْرَكُمْ

(النساء - ع) ۱۵

۴۔ دیکھو عنوان ”قوت جسمانی“ ۱

۵۔ دیکھو عنوان ”رقصا ص“ ۲

۲۳۔ حقیقات

۱۔ اگر تمہارے پاس ایک شریر آدمی کئی

۱۔ إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِئْءُ

فرلائے تو اس کی تحقیقات کرو۔
 تاکہ ایسا نہ ہو نادانستہ کسی قوم کو
 ضرر پہنچا دو اور بعد میں مذمت
 اٹھانی پڑے۔

۲۔ اکثر مجرم اپنے قیادہ سے پہچانے
 جاتے ہیں۔

يَنْبَأُ فِتْبَيْنَا أَنْ لَنْ تُصْبُوا
 قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحُوا
 عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ
 (الحجرات - ع)

۲۔ يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسَيِّئِهِمْ
 (الرَّحْمَن - ع)

۲۴۔ قوموں سے دوستی و دشمنی

۱۔ اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ
 نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے
 سے منع نہیں کرتا جو تم سے
 اسلام کے معاملہ میں جنگ
 نہیں کرتے۔ اور تم کو گھروں سے

۱۔ لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ
 لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ
 لَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
 أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا
 إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

الْمُقْسِطِينَ (المستحق - ع)

۲۔ اِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللّٰهُ عَنِ
الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ
وَآخَرُجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
وَزَاوَجَكُمْ وَاعْلَاٰ اِخْرَاجَكُمْ
اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
النَّظَالِمُونَ ○

(المستحق - ع)

۳۔ دیکھو عنوان ”مذاہب عالم“

ہین نکالتے۔ اللہ انصاف کرنے
والے کو تو بہت پسند کرتا ہے۔

۲۔ اللہ تو صرف ان لوگوں سے

دوستی کرنے کو منع کرتا ہے

جنہوں نے تم سے اسلام کے

معاہدہ میں جنگ کی ہو، تم کو گھروں

سے نکالا ہو، اور تمہارے

نیکانے میں کسی کی مدد کی ہو،

تم میں سے جو شخص ایسے

دوستی کرے گا وہ ظالموں

میں شمار کیا جائے گا۔

۲۵۔ فتنہ و فساد

- | | |
|---|---|
| <p>۱۔ فتنہ و فساد خوں ریزی سے زیادہ سخت ہے۔</p> <p>۲۔ فتنہ و فساد خون ریزی سے بڑا گناہ ہے۔</p> <p>۳۔ زمین پر امن و امان کے بعد فساد نہ پیدا کرو۔</p> <p>۴۔ اللہ فساد برپا کرنے والوں کے کام درست نہیں کرتا۔</p> <p>۵۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیل جائے بیشک ان کے</p> | <p>۱۔ الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ - ع^{۲۳})</p> <p>۲۔ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ - ع^{۲۴})</p> <p>۳۔ لَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا - (الاعراف - ع^{۳۱})</p> <p>۴۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ (رومن - ع^{۸۱})</p> <p>۵۔ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ</p> |
|---|---|

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

(النور - ع)

لے دینا اور آخرت میں دردناک

عذاب ہے۔

۲۶- قصاص

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

عَلَيْكُمْ الْقَصَاصُ فِي الْقَتْلِ

الْحُرِّ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ بِالْعَبْدِ

وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ

عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ

فَاتَّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ

مِّنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنْ

اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ

۱ اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا

قصاص (یعنی بدلہ لینا) فرض کیا گیا

ہے۔ آزاد آدمی کو آزاد کے بیٹے،

غلام کو غلام کے عوض اور عورت

کو عورت کے بیٹے (قتل کرو)۔

اور اگر قاتل کو جو (عالمگیر رشتہ

انسانی کے اعتبار سے) مقتول کا

بھائی ہے معافی مل جائے۔ تو اس

صورت میں خوش اخلاقی اور نرمی کی

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ

(بقرہ - ۲۲)

اتباع کی جائے۔ اور (مقتولوں کا
خون بہا اس کے وارث کو) خوش
حاصلگی سے ادا کر دیا جائے۔ یہ ہمتا
پروردگار کی طرف ایک قسم کی رعایت
نرمی۔ اس کے بعد بھی جو یادنی کریگا اس کے لئے
بہت دردناک عذاب ہے۔

اشارات :- (۱) چھوٹے، بڑے، غریب، امیر اور شرین و ذلیل، انسان ہونے

کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ اس لئے قصاص میں یہ نہیں ہو سکتا کہ

ایک دولت مند طاقتور اور بڑے خاندان کا آدمی کسی کو قتل کرے اور اپنے

بدلے قصاص کے لئے کسی اور کو دیے۔ وہی قتل کیا جائیگا جس نے

قتل کیا ہے۔ جان بخشی کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ مقتول کے

ورثہ کو خون بہا پر راضی کر لے۔

(۲) کیا مساوات کی اس سے بہتر تعلیم ہو سکتی ہے؟

۲۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يٰۤاٰۤمِيْنَ | ۲۔ اے علم و عقل والو! قصاص میں تمہاری
 اُولٰٓئِكَ اَلْبَابُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۷﴾ زندگی ہے۔ تاکہ تم بُرائیوں سے بچو۔

قصاص میں ایک جان کے بدلے، دوسرے کی جان لینے یعنی قاتل کو
 قتل کرنے کا حکم ہے۔ یا باہمی رضامندی سے خون بہا کا حکم ہے۔
 اس سے مقصود زندگی کی حفاظت ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں اپنی
 اور ناسد ہو جائے اور طاقت ور کمزوروں کو پامال کر دیں (دیکھو آیت ۱)

۲۷۔ خون ناحق

۱۔ جو کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر

(ناحق) جان سے مار گیا۔ اسکی مرنے

ہمیشہ کے لئے جہنم ہے اس پر اللہ

کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور

اس کے لئے بڑا عذاب و سزا رکھی

۱۔ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعِدًّا

فَجَزَاءُ لَّهِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا

عَظِيْمًا (النساء - ۸)

رکھا ہے۔

۲۔ جو کسی مومن کو غلطی سے مار ڈالے

وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور

مقتول کے وارث کو خون بہا دے

لیکن وہ معاف کر دیں تو اور بات ہے۔

اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو

جو تمہاری دشمن ہے مگر مومن ہے

تو ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے

اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو

جس کے ساتھ صلح کا پیغام ہو چکا ہو

تو مقتول کے وارثوں کو خون بہا دو

اور ایک مسلمان غلام آزاد کرو۔

جسے غلام میسر نہ ہو وہ (اس کے عوض)

۲ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ

وَدِيَّةٌ مَسْلُومَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ

إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا فَإِنْ كَانَ

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ

مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ

وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ

وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَّةٌ

مَسْلُومَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۚ قَمَنَ لَكُمْ

يَجِدُ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

مُتَتَابِعَيْنِ۔

(النار - ۱۲)

۳۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ

أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ

جَمِيعًا (مائدہ - ۳)

لگا تار دو پہینے روزہ رکھو (دیکھو اشارہ نمبر ۱)

۳۔ جو کسی شخص کو بغیر کسی کو قتل کئے یا بغیر

فساد ملک قتل کرے، تو گویا اس نے

تمام انسانوں کو قتل کیا۔ اور

جس نے کسی کی جان بچائی، تو گویا

اُس نے تمام انسانوں کی جان

بچائی۔

اشارہ :- دنیا کے تمام انسان ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔ ہر فرد نوع انسانی

کے تمام افراد کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ پس جس فرد نے

کسی شخص کو ناحق قتل کیا گویا اس نے سلسلہ نوع انسانی میں سلسل

فساد و خوریزی کی بنیاد ڈال دی، جس کا نتیجہ عام تباہی و ہلاکت ہو۔

تاریخ میں ہزاروں واقعات ملتے ہیں، کہ ایک ہی شخص کے

ناحق قتل سے خوں ریزی کا بازار گرم ہو گیا۔ ہزاروں لاکھوں

جائیں ضائع ہوئیں۔ لٹاق و شتاق کی خلیج پیدا ہو گئی۔ اور وطنیت و قومیت
امارت و محکومیت نے اس عالمگیر قبیلہ انسانی کو متفرق و منتشر کر کے
دو کئے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا۔

اس کے خلاف ایسے بھی واقعات ملتے ہیں کہ ظالم اور سفاک کے
پنجرے کسی ایک فرد کو پچاڑنے سے خلعت میں امن و اطمینان ہو گیا۔ اور
لاکھوں کی جائیں بچ گئیں۔

۳۔ کسی کی جان نہ مارو جس کو خدا
نے حرام کر دیا ہے مگر ہاں حق کی
بنا پر۔

۴۔ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ط
(انعام - ۱۸)

اشارہ۔ نشان ۲ کو عنوان ”قصاص“ کے نشان اسے تعلق نہیں۔
یہاں غلطی سے اور نادانستہ کسی کو قتل کر دینے کا ذکر ہے۔
اور وہاں دیدہ و دانستہ ناحق مار ڈالنے کا بیان ہے۔

۵۔ دیکھو عنوان ”قصاص“

دونوں عزاؤں کو غور سے پڑھو۔ نتیجہ یہی ہوگا کہ :-

(۱) قرآن پاک دو حالتوں کے سوا کسی کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیتا۔

(۱) جنگ یا جہاد میں یا (۲) قاتل کو قتل کے بدلے، قصاص کے طور پر

(۲) جن بادشاہوں نے (خواہ وہ کسی ملک، قوم اور مذہب کے ہوں) اپنے

اغراض انسانی کی ماتحت آپس میں معرکہ قتال گرم کر کے لاکھوں کا خون

بہا یا ہے۔ خیال کرو ان کی کیا حیثیت ہونی چاہئے۔

۲۸۔ انتقام

۱۔ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا

بِمِثْلِ مَا عُوْذِیْتُمْ

بِیْہٖ وَلَکِنَّ صَبْرَتُمْ

لَہٗوَ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ ۝

(نحل - ۱۶)

۱۔ اگر تم بدلاؤ تو اتنا ہی لو جتنا تمہارے

ساتھ بڑاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر تم صبر

کرو گے تو صبر کرنے والوں کے لئے

یہ بہت اچھی بات ہے۔

۲- دیکھو عنوان ”سیاست“

۳- دیکھو عنوان ”خونِ نافع“

۴- دیکھو عنوان ”جلیے کو تیا“ (۳)

۲۹- جہادِ محنت و مشقت

۱- کیا حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد تعمیر کرنا برابر ہے اللہ اور آخرت پر تین کرنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے؟ نہیں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔

۲- اللہ کی خوشنودی کے لئے خوب محنت و مشقت کرو۔

۱- أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ (توبہ - ع)

۲- جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادٍ (الحج - ع)

۳۔ مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهِ ۖ

(عنکبوت - ع)

۴۔ الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَهْدِيَهُمْ صُبُلَنَا ۖ
(عنکبوت - ع)

۵۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ
(الطور - ع)

۶۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ
(النجم - ع)

۳۔ جو جدوجہد کرتا ہے وہ صرف
اپنی ہی ذات کے لئے کرتا ہے۔

۴۔ جو لوگ ہمارے احکام کی تعمیل
میں محنت و مشقت برداشت
کرتے ہیں، ہم ضرور ان کو اپنے

راستے دکھائیں گے (یعنی فلاح و
کامیابی کے طریقے انکو سنبھادیں گے)

۵۔ جو کچھ کام تم کرتے تھے اب اس کے
عوض میں فرے سے کھاؤ
اور پیو۔

۶۔ انسان کو صرف وہی ملے گا
جن کے لئے وہ جدوجہد

کرے گا۔

۷۔ دیکھو عنوان ”دینا و آخرت کی خوش حالی“ (۵)

۸۔ دیکھو موت اور کامیابی کے عنوان

۹۔ نکل چلو! تھوڑا سا مان لے کر یا

بہت سارے کر اور اللہ کی فرمائے

ہوئے طریق میں اپنی جان اور دل

سے جہاد کر دے یہی تمہارے لئے

بہتر ہے اگر تم سمجھ دار ہو۔

۹۔ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ

وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(توبہ - ۹)

۱۰۔ جنگ (جہاد) تم پر فرض کی گئی ہے

گو دو تم کو ناگوار ہے۔ ممکن ہے

ایک چیز تم کو ناپسند ہو مگر تمہاری

لئے بہتر ہو، اور ایک چیز تمہیں

۱۰۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ

هُوَ كَرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى

أَنْ تَكُونُوا سَائِيًا وَهُوَ

خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ

تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ
نَسْرُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

بھلی معلوم ہو کر تمہارے لئے
بُری ہو (ان سب باتوں کو)
اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں
جانتے۔

۳۔ جیسے کوتیسا

۱۔ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (توبہ - ۷)

۱۔ جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے
رہیں تم بھی ان کے لئے لئے سیدھے رہو۔

۲۔ دیکھو عنوان ”دشمن سے برتاؤ“

۳۔ مِّنْ اَعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ

۳۔ جو کوئی تم پر زیادتی کرے، تو تم

فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ

بھی اُسی کی طرح اور اتنا ہی اس کے

مَا اَعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ مِّنْ

ساتھ معاملہ کرو۔ مگر اس حالت

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ
اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

(نقرہ - ع)

میں خاص طور پر اللہ سے ڈرنا کہ

تمہاری طرف سے کہیں زیادتی اٹھ

یے انصافی نہ ہو جائے، اور

یاد رکھو اللہ پر ہرگز کاروں کی حدود کا

۲ اگر تم (اپنے قول و عمل سے) پھر

تو ہم بھی پھر جائیں گے۔

۳۔ اِنْ عُدْتُمْ عَدُنَا۔

(نبی اسرائیل - ع)

اشارہ :- یعنی اگر تم نے ہمارے احکام سے سرِ بانی کی تو ہم بھی سزا دیں گے۔

۳۔ بُرائی کا دفعیہ

۱۔ بُرائی کا دفعیہ ایسے طریقہ سے

کہہ دو احسن ہو۔

۱۔ اِذْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ
السَّيِّئَةِ ۝

(المومنون - ع)

۲۔ دیکھو عنوانِ عدو دشمن سے برتاؤ

۳۲۔ اَلْ۔ اِسْتِرْحَام

رَبَّنَا اِلَّا تُؤْخِذْنَا اِنْ لَّيْسِنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا اِذَا
تَحْمِلُ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ

اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو، تو اس پر گرفت
نہ کر۔ اے ہمارے آقا! ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے پہلے والوں پر تو نے رکھا۔
اے ہمارے رب! جس بات کی ہم میں طاقت نہ ہو اس کی ذمہ داری ہم پر نہ
رکھ۔ ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔
ہمیں کافروں کے مقابلہ میں غالب رکھ۔

ناشر :- محمد خلیل زمیندار - نیر پرنسپٹ - ضلع پوتھل
 طابع :- منشی عبدالغفری خاں، منیجر غزنوی پریس - آگرہ

اَلْ-بَيِّنَاتِ کا غلط نامہ

کاپیوں کی تصحیح بہت احتیاط سے کی گئی مگر کارپردازان مطبع نے غفلت و
بے توجہی سے اصلاح نہیں کی۔ اس لئے جایا غلطیاں رہ گئی ہیں۔ براہ کرم
اس غلط نامہ کی مدد سے صحیح کر لیجئے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	معترف کر چکا ہے	معترف ہو چکا ہے
۷	۱۲	مَالِك	مَالِك
۳۲	۱	ذُوْهُرًا	ذُوْهُرًا
۳۲	۹	کوگوں	لوگوں
۳۴	۳	مُصَدِّقٌ	مُصَدِّقٌ
۳۷	۸	ذہنی ارتقاد	ذہنی ارتقاء
۳۸	۹	لیہ رُو	لِیْدَ بَرُوْدًا
۳۸	۹	لِیْتَذَكَّرَ	لِیْتَذَكَّرَ
۳۸	۱۳	وَلَتَعْلَمَنَّ	وَلَتَعْلَمَنَّ
۳۹	۹	بِقَوْمِكَ	بِقَوْمِكَ

صفحہ	سطر	فقط	صحیح
۴۵	۳	اَلَا لِلّٰهِ	اَلَا لِلّٰهِ
۴۶	۲	يُدْرِیْ	يُدْرِیْ
۵۰	۹	فَاَنی	فَاَنی
۵۳	۱۰	پیٹ کے	پیٹ کی
۵۵	۳	وَالْمَلٰئِکَةُ	وَالْمَلٰئِکَةُ
۵۵	۴	رَبَّهُمْ	رَبَّهُمْ
۵۸	۴	جس کو	جس کی
۵۸	۱۳	اَنْزَلَ اَحَا	اَنْزَلَ اَحَا
۶۳	۱۴	شَجَرَتَهَا	شَجَرَتَهَا
۶۷	۸	طَیِّبَةً	طَیِّبَةً
۶۸	۹	مِیْنَادِیْ	مِیْنَادِیْ
۷۰	۸	اَلْفُسْنَا	اَلْفُسْنَا
۷۱	۱۱	حِی	حِی
۷۳	۱۳	بَوَادِ	بَوَادِ
۷۸	۱	یَحْضُرُوْنَ	یَحْضُرُوْنَ
۸۵	۷	نَقُولُ	نَقُولُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۳	الطَّيِّبُ	الطَّيِّبُ
۸۹	۱۱	عَلِيَّةٌ	حَلِيَّةٌ
۹۲	۱۳	شَرَاب	سَرَاب
۹۳	۱۱	الهِ	اللَّهُ
۹۳	۱۲	فَعَا	فَمَا
۹۶	۱۰	سَلَام	اِسْلَام
۱۰۵	۸	قَوْمِ	قَوْمِ
۱۰۹	۱۱	النَّاسِ بِالْبَيِّ	النَّاسِ بِالْبَيْرِ
۱۱۰	۱۰	الْخَيْرِ	الْخَيْرِ
۱۱۳	۷	أَنْفُسِهِمْ	أَنْفُسِهِمْ
۱۱۶	اُردو میں آج سطر کے بعد الفاظ چھوٹ گئے ہیں	اللہ ہی ہر بات	اللہ ہی ہر بات پر خوب قادر ہے۔
۱۲۳	۷	نَفْسُكَ	نَفْسُكَ
۱۲۴	۷	أَلَا	أَلَا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۳	أَمْ	أَمْ
۱۳۶	۳	وَالصَّابِّينَ	وَالصَّابِّينَ
۱۳۸	۳	وَاتَّبِعُوا	وَاتَّبِعُوا
۱۴۱	۱۱	الطَّعَامِ	الطَّعَامِ
۱۴۳	آخر	يُمْكِنُ	يُمْكِنُ
۱۴۴	۱۱	يُنْجِيكُمْ	يُنْجِيكُمْ
۱۴۵	۲	يُنْجِيكُمْ	يُنْجِيكُمْ
۱۴۶	۶	مُبْصِرًا	مُبْصِرًا
۱۴۶	۷	تَ	تَ
۱۴۷	۲	نَحْلٌ	نَحْلٌ
۱۴۷	۳	لِئْسَى	لِئْسَى
۱۴۷	۴	لَفْضِلٌ	لَفْضِلٌ
۱۴۹	۱	تم نے	تم میں
۱۴۹	۳	فَاعْتَبِرُوا	فَاعْتَبِرُوا
۱۵۱	۱۲	رَحْمِيهِ	رَحْمَتِهِ
۱۵۲	۵	اور تم	کہ! تم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۴	۴	لَح	تَلَح
۱۵۵	۲	اَقْرَبَاکَ	اَقْرَبَاکَ سَاۡتَہ
۱۵۷	۷	حَسْرَکَہ	جَسْرَکَہ
۱۵۹	۹	اَرُضْ	اَرُضْ
۱۶۰	۵	اَشَّہ	اَشَّہْ
۱۶۳	۹	مِمَّا	مِمَّا
۱۶۷	۳	الطَّیْبُ	الطَّیْبُ
۱۷۱	۴	ض	ض
۱۷۳	۲	شَفَاءُ	شَفَاءُ
۱۷۴	۲	عَیْرَ مَا عِ	عَیْرَ مَا عِ
۱۷۴	۹	وَالْمَیْسِرُ	وَالْمَیْسِرُ
۱۷۴	۱۱	حُبْسُ مِّنْ	حُبْسُ مِّنْ
۱۷۴	۱۲	فَاجْتَنِبُوْہُ	فَاجْتَنِبُوْہُ
۱۸۰	۸	تَلِسُوْنَهَا	تَلِسُوْنَهَا
۱۸۲	آخر	بِوَالِدِیَا	بِوَالِدِیْہِ
۱۹۲	۶	قَتَنَ	قَتَنَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۸	۳	پھانسی	پھانسی
۱۹۲	۰	آخر سطر کے بعد عبارت نمبر (ii)	(ii) زانی جب کسی غیر منکوحہ عورت سے زنا کرتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک شخص کی نہیں بلکہ سوسائٹی کی دل آزاری کرتا ہے اور سوسائٹی کے مقررہ نظام کے خلاف بغاوت کرتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے۔
۲۰۳	۳	اس کو	ان کو
۲۰۴	۱	أَشْعُرٍ	أَشْعُرٍ
۲۰۴	۳	کوئی	کوئی گناہ
۲۰۵	۱	سِرَاجًا	سِرَاجًا
۲۰۶	آخر	بِحُمْرٍ	بِحُمْرٍ
۲۰۷	۲	يُبْدِينَ	يُبْدِينَ
۲۰۸	آخر	مِنْ	مِنْ
۲۱۴	۱	لَا يَأْتِلُ	لَا يَأْتِلُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۴	۱۰	خداہ	خدا کا
۲۱۵	۵	يُنَزِّلُ	يُنَزِّلُ
۲۱۸	۱۰	لَكُمْ	لَكُمْ
۲۲۲	۷	يَا مَرُّ	يَا مَرُّ
۲۲۸	۱۰	اس کی رسول	اس کے رسول
۲۲۹	۸	گواہی کو چھاؤ	گواہی کو نہ چھاؤ
۲۳۱	۹	أَنْزَلَ	أَنْزَلَ
۲۳۲	۱۰	يَبَالَعُونَ	يَبَالَعُونَ
۲۳۴	۲	صَفَحَ	صَفَحَ
۲۳۵	۸	يَمْشُونَ	يَمْشُونَ
۲۳۶	۳	وَاجِلًا	وَاجِلًا
۲۳۷	۷	مردو	مردوں
۲۴۰	۳	فَحَيُّوْ	فَحَيُّوْ
۲۴۰	۶	يَحْيِيَّتُهُمْ	يَحْيِيَّتُهُمْ
۲۴۰	۹	نَحْيَةً	نَحْيَةً
۲۴۲	۱۰	بِالْقَوْلِ	بِالْقَوْلِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۲	۱۰	كَجَرٍ	كَجَرٍ
۲۴۳	۹	قَلِيلَةٍ	قَلِيلَةٍ
۲۵۱	۳	الْمُحْصَنَاتِ	الْمُحْصَنَاتِ
۲۶۹	۱۲	فِي جَهَنَّمَ	فِي نَارِ جَهَنَّمَ
۲۷۸	۹	وَأَبْنَيْنِ	وَأَبْنَيْنِ
۲۸۰	۴	الضَّرِّ	الضَّرِّ
۲۸۰	۶	كَشَفْنَا	كَشَفْنَا
۲۸۳	۷	لَنُثَبِّتَ	لَنُثَبِّتَ
۲۸۹	۸	وَأَعْتَصِمُوا	وَأَعْتَصِمُوا
۲۹۲	۱۰	إِلَيْهِ	إِلَيْهِ
۲۹۳	۹	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ
۲۹۴	آخر	سُبَلْنَا	سُبَلْنَا
۳۲۳	۵	ذَن	ذَن

